کلوا واشربو حتی یتبین لکم الخیط البیض من الخیط الاسود

تالیف :۔ سید مکرم شاہ

ناشر:۔
تحقیق المسائل میڈیا سروس

الکلمات البینات

علی

فہم الفلکیات

تالیف

سید مکرم شاہ

نام کتاب :۔ الکلمات البینات
علی فہم الفلکیات

مؤلف کا نام: سید مکرم شاہ

کمپوزنگ : الحسینی کمپوزنگ

تعداد صفحات: 186

نظر ثانی : مفتی احمد فراز خان مدظلہ

تاریخ اشاعت :۔ 25 مارچ سنہء 2018

ناشر :۔ تحقیق المسائل میڈیا سروس

Email: hisufi2009@gmail.com

آئینہ کتاب

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد!

نماز عبادات مقصودہ میں سے ایک اہم عبادت ہے جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں پر مقرر اوقات کے حساب سے دن رات میں پانچ مرتبہ فرض فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا [1]

"بے شک نماز مؤمنوں پر مقرر اوقات میں فرض کردی گئی ہے"

صلوٰۃ خمسہ کے اوقات کو رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر متعین کرکے دکھایا، روایت میں آتا ہے، کہ ایک دفعہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں دوسرے دن پھر اسی طرح پانچوں نمازوں کو اپنے اوقات میں پڑھائیں مگر دونوں میں فرق یہ تھا کہ پہلے دن سب نمازیں ابتدائی اوقات میں جبکہ دوسرے دن آخری

---

[1]۔ النساء آیت نمبر 103

اوقات میں پڑھائیں، پھر سائل کو ارشاد فرمایا ان اوقات کے مابین تیری نمازوں کے اوقات ہیں۔[2]

اوقات کے حوالے سے علماء اور فقہاء کرام کے درمیان دو جہات سے بحث ہوتی رہتی ہے،ایک ان کی شرعی تعریف دوسرا ان کا خارج میں تعین،پہلی بات ہماری بحث سے خارج ہے کیونکہ صبح صادق کے بارے میں فقہاء کرام کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے سب اس کی شرعی تعریف پر متفق ہیں رات کے آخیر میں افق شرقی پر شمالاً جنوباً چوڑائی میں مستطیر روشنی صبح صادق کہلاتی ہے اور یہ نماز فجر کاوقت ہے،اسی طرح افق غربی پر غیوب شفق کے بعد عشاء کا وقت داخل ہو جاتا ہے البتہ شفق کے بارے میں فقہاء کے دو اقوال پائے جاتے ہیں حمرۃ اور بیاض، چنانچہ اس حوالے سے ان اوقات کی شرعی تعریف اور وضاحت میں کوئی ابہام نہیں پایا جاتا۔لہٰذا اوقات نماز کا یہ پہلو ہماری موجودہ بحث سے خارج ہے۔

---

[2]۔ صحیح مسلم، مسلم بن حجاج القشیری (م:261ھ) باب اوقات الصلوٰۃ الخمس

جہاں تک ان اوقات کے حوالے سے دوسری جہت (یعنی خارج میں ان اوقات کے تعیّن) کی بات ہے تو اس میں علماء کے نکتہ ہائے نظر مختلف ہو گئے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک طرف یہ اوقات شریعت اسلامیہ کے میں اہم ترین عبادات کے ساتھ متعلق ہونے کی وجہ سے نہایت اہمیت کے حامل ہیں تو دوسری طرف صبح کا وقت کارخانہ قدرت میں ایک عظیم تبدیلی (یعنی رات کی تاریکی سے دن کے اجھالے میں داخل ہونے) کا عجیب وغریب منظر پیش کرتا ہے اسی طرح عشاء کا وقت اس کے برعکس سمجھ لیجئے، لہٰذا یہ اوقات فن ہیئت (Astronomy) کے بنیادی موضوعات میں شامل ہو کر سائنسدانوں اور ماہرین فلکیات کی ابحاث کی آماجگا بن گئے۔

بنا بریں ان کی معرفت بنسبت باقی اوقات (یعنی ظہر عصر اور مغرب) کے مشکل ہو گئی، یہاں تک کہ آج ہمارے اہل علم ان اوقات کے تعین میں مختلف نکتہ ہائے نظر اختیار فرما گئے۔

چنانچہ اس موضوع پر مستقل طور پر اردو میں پہلا رسالہ غالباً مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب نے المسمی ب "درء القبح

عن اوقات الصبح[3] " تحریر کیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ جناب پرو فیسر عبد اللطیف صاحب نے ایک مستقل کتاب " صبح صادق و صبح کاذب[4] " تالیف کی ،اسی طرح مولانا محمد اسماعیل قاسمی صاحب (مقیم برطانیہ) نے بھی ایک مستقل کتاب "برطانیہ اوراعلی عروض البلاد میں صبح اور شفق کی تحقیق[5] " لکھی ہے، ان کے علاوہ جناب انجنیئر شبیر احمد کاکاخیل صاحب نے بھی " فہم الفلکیات[6] "میں اس موضوع سے متعلق کچھ ضروری بحث کی ہے ،ان کے علاوہ بعض نووارد حضرات نے بھی اس موضوع پر کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے مثلاً مفتی رضوان کی " صبح صادق وکاذب اور وقت عشاء کی تحقیق "کے نام سے ادارہ غفران راولپنڈی نے شائع کی گئ ہے، تاہم اس قسم کی تالیفات کو بعید از قیاس تاویلات کی بنا پر اہل علم میں کوئی خاص پزیرائی حاصل نہیں ہو سکی، چنانچہ منظرعام پر آتے ہی قائلین 15 والوں کی طرف سے اس قسم کی تحریرات کا تعاقب کیا گیااور اس کے اندر تمام ضعیف اور بے بنیاد استدلالات کو بے نقاب

---

3 - درء القبح عن درک وقت الصبح، مولانا احمد رضاخان بریلوی (م ۱۴۲۶ھ)، ، گلزار عالم پریس لاہور

4 - صبح صادق و صبح کاذب، پروفیسر عبداللطیف، مکتبہ رشیدیہ، کراچی، طبع اول ۱۴۰۲ھ

15 ۔ ۱۱برطانیہ اوراعلیٰ عروض البلاد میں صبح صادق اور صبح کاذب کی تحقیق، مولانا محمد اسماعیل، جامعہ علوم القرآن جمبوسر، برطانیہ

6 - فہم الفلکیات، سید شبیر احمد کاکاخیل ،۔ مکتبہ دارالعلوم کراچی، طبع جدید ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ

کرکے ان دعووں کی حقیقت سے پردہ اٹھایا جنہیں ان بنیادوں پر استوار کئے گئے تھے ، مجموعی طور پر ان سب حضرات نے اپنی تصانیف میں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ " صبح صادق " سورج کے 18 درجے زیر افق ہونے پر طلوع ہوتی ہے۔

ان کے بر عکس بعض حضرات مثلاً مولانا مفتی رشید احمد لودھیانوی صاحب نے ایک رسالہ بنام " صبح صادق[7] " لکھاہے اس کے علاوہ مکہ مکرمہ کے الشیخ تقی الدین الہلالی صاحب نے ایک رسالہ "الفجر الصادق وامتیازہ عن الفجر الکاذب[8] "لکھا ہے۔ اسی طرح الشیخ محمد بن احمد الترکی نے ایک مضمون "خطأ أکثر التقاویم لوقت صلاۃ الفجر[9] "لکھا ہے۔ان بزرگوں نے یہ ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ صبح صادق کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ سورج 15 درجے زیر افق ہو۔

ان کے علاوہ برطانیہ میں " حزب العلماء یوکے " نے مختلف اوقات میں کچھ تصانیف شائع کی ہیں، مثلاً مولانا یعقوب مفتاحی کی کتاب " برطانیہ میں طلوع آفتاب ،زوال، پنج وقتہ نمازوروزہ اوقات کیلینڈر

---

[7] - لدھیانوی، مفتی رشید احمد، صبح صادق (احسن الفتاویٰ جلد دہم) ،ایچ ایم سعید کراچی،

[18] ـ اا الهلالی ،الشیخ تقی الدین ،الفجر الصادق وامتیازہ عن الفجر الکاذب ،،المکتبۃ الشاملۃ

[19] ـ ا الشیخ محمد بن احمد الترکی، خطأ أکثر التقاویم لوقت صلاۃ الفجر۔ ط ن ا

اور قبلہ گائیڈ[10]"اس کے علاوہ ایک ضمیمہ "برائے کتاب برطانیہ میں عشاء کا صحیح وقت" بنام "برطانیہ میں نمازوں کے اوقات ،عشاء وفجر کے مشاہدات اور رصد گاہی ڈگریاں ودرجات[11]" ان تالیفات وتصنیفات میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ اوقات نماز کے حوالے سے فنی طور پر صبح صادق و صبح کاذب کے لئے کوئی خاص درجات متعین نہیں ہیں بلکہ اصل اعتبار مشاہدے کا ہے، چنانچہ ان حضرات کے نزدیک صبح صادق اگر کسی علاقے میں 18 درجے زیر افق طلوع ہو سکتی ہے تو کسی میں 15 درجے کے مطابق بھی صحیح ہے، حتیٰ کہ برطانیہ کے لئے ان حضرات نے 12 درجے زیر افق کا قول اختیار کیا ہوا ہے۔ہمارے نزدیک چونکہ یہ قول قدیم وجدید ماہرین فن کے اتفاقی اصول سے متصادم ہے لہٰذا ابھی تک اس قول کے تنقیدی جائزے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

---

10 - مفتاحی، محمد یعقوب، برطانیہ میں طلوع آفتاب، زوال، پنج وقتہ نماز وروزہ اوقات کیلینڈر اور قبلہ گائیڈ، حزب العلماء یوکے۔

11 - برطانیہ میں نمازوں کے اوقات، عشاء وفجر کے مشاہدات اور رصد گاہی گڑیاں، یعقوب احمد مفتاحی، حزب العلماء یوکے، طبع جنوری ۲۰۰۷ء

زیر نظر رسالے کا تعلق ثانی الذکر تصانیف (یعنی 15 درجے) کی نوع سے ہے، البتہ برادرم محترم مولانا سید مکرم شاہ صاحب طوفانی حفظہ اللہ نے ناقدانہ منہج اختیار فرمایا ہے۔ رسالہ ھٰذا کے اندر اول الذکر انواع کی تصانیف (یعنی 18 درجے کے قائلین) کی دلائل، بالخصوص "فہم الفلکیات "کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ "فہم الفلکیات "کے مؤلف دین اسلام کے ایک نہایت ہی اہم اصلاحی ادارے یعنی خانقاہی نظام سے منسلک ہیں، اور اکابر بزرگوںؒ کے اچھے خاصے صحبت یافتہ رہے ہیں، لیکن ان سب کچھ کے باوصف، چونکہ موصوف شعبے کے لحاظ سے عصری علوم کے تربیت یافتہ انجینئر ہیں اور باضابطہ طور پر درس نظامی اور شعبہ افتاء کے فاضل نہیں ہیں لہٰذا یہی رنگ کتاب مذکور میں واضح طور پر نظر آرہا ہے کہ اس کے اندر فنی مباحث تو ضرورت سے بھی زیادہ درج کی گئی ہیں لیکن اس کے برعکس علمی ابحاث کو کماحقہ جگہ نہیں دے سکے۔ چنانچہ ان کی یہ تالیف اچھی خاصی فنی تحقیقات اور 18 درجے کے اثبات میں علمی مباحث پر مشتمل ہونے کے باوجود اصولی اور استدلالی کمزوریوں سے پاک نہیں رہی، لہٰذا اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس کتاب کا تنقیدی جائزہ لیا جائے اور 18 درجے کے اثبات میں

جن ضعیف حوالہ جات اور دورازکار تاویلات کا سہارا لیا گیا ہے ان کی حقیقت سے پردہ اٹھایا جائے۔تاکہ فہم الفلکیات کے پڑھنے والوں میں سے حق کے متلاشی طلباء کے لئے غور و فکر کا سامان مہیا ہوسکے اور خواہ مخواہ یک طرفہ تاثر کا شکار نہ ہوں۔

محترم جناب مولانا سید مکرم شاہ صاحب راقم فقیر کے نہایت ہی قدردان دوستوں میں سے ہیں، بلکہ اس راستے پر اس ناچیز نے جو تھوڑا بہت سفر کیا ہے،اس میں مولانا صاحب کا تعاون ہمیشہ شامل حال رہا ہے یہ مولانا صاحب مساعی جمیلہ ہی کی برکات ہیں کہ آج یہ مسئلہ الحمد للہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ گیا، اللہ کریم انہیں جزئے خیر عطاء فرمائے، ہمارے نزدیک بڑے باہمت لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، یہ مولانا صاحب کا خاصہ ہے کہ انہوں نے اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے عزم کیا اور الحمد للہ اپنے مقصد میں کامیاب ہیں، مولانا صاحب نے زیر نظر رسالہ تحریر فرما کر اگر چہ ایک طرف تو "فہم الفلکیات " کا تنقیدی جائزہ لیا ہے لیکن دوسری طرف اس کے ساتھ ساتھ دلائل کے ضمن میں قائلین 15 کا موقف بھی ایک خوبصورت انداز میں پیش فرمایا ہے ، جس سے محترم مولانا صاحب کا فقہی ذوق اور قوت استدلال جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔

قارئین کرام جب اس رسالے کا مطالعہ فرمائیں گے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ دلائل کا ٹھاٹے مارتا ہوا ایک سمندر ہے، جس کے موجوں کے سامنے 18 درجے کے اثبات میں کھڑی کی گئی دیواریں ٹھہرنے کی ہمت ہی نہیں کر سکیں گی۔

محترم موصوف نے پوری کتاب میں ادب واحترام کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا ہے، اور 18 درجے کے ترجمانی کرنے والے بعض نووارد حضرات کی طرح ناشائستہ زبان اور جانبدارانہ عصبیت سے اپنی تحریر کو بچانے کی بھرپور کوشش فرمائی ہے ۔ہمیں امید ہے، ان شآء اللہ تعالیٰ ! قارئین کرام کتاب کا مطالعہ فرما کر محترم مؤلف کو داد دئے بغیر نہیں رہ سکیں گے ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعاء ہے کہ اللہ کریم محترم مؤلف کی یہ سعی اپنے دربار میں قبول فرما کر امت مسلمہ کے لئے استفادے کا زریعہ بنادے اور آخرت میں نجات کا وسیلہ بنادے۔آمین یارب العالمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

احقر شوکت علی قاسمی، 12

ادارہ فرقان صوابی،

اپریل،2018

الحمدللہ الذی من علینا بقولہ کلوا واشربو حتی یتبین لکم الخیط البیض من الخیط الاسود من الفجر والصلوۃ والسلام علی من قال لا یغرنکم اذان بلال ولا ھذا البیاض لعمود الصبح حتی یستطیر ھکذا اما بعد-----------------------------

سبب تالیف

2017 کے اواخر میں تحقیق المسائل میڈیا سروس نے ادارہ فرقان کے تعاون سے ایک کورس بنام "معرفت اوقات نماز" شروع کیا جسے بحمد اللہ قلیل عرصے میں بڑی پذیرائی ملی اور مختلف طبقہائے فکر کے سینکڑوں شائقین ،اہل علم اس کورس سے تا حال مستفید بھی ہو رہے ہیں، کورس میں بندہ کی بھی کچھ ذمہ داریاں تھیں جس کی بنیاد پر کورس کے شرکاء سے رابطہ بھی رہتا تھا دوران کورس کچھ احباب نے توجہ دلائی کہ فہم الفلکیات میں چند صفحات پر مشتمل اوقات فجر وعشاء کے حوالے سے ایک مضمون شامل ہے، جس سے بعض احباب یہ تاثر لے رہے ہیں کہ حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ 18 درجے کی تحقیق سے متاثر ہوگئے تھے اور رجوع کر لی تھی وغیرہ وغیرہ جبکہ بعض نے تو بڑے شد ومد کے

ساتھ بحوالہ کتاب زیر تبصرہ اس کا دعوی بھی فرمایا { حالانکہ اہل علم جانتے ہیں کہ ایسی بات قطعاً نہیں حضرت مفتی رحمہ اللہ آخر تک اپنے مؤقف پر قائم رہے } اگر چہ فہم الفلکیات کے مذکورہ مندرجات کی وضاحت قائلین 15 درجے والوں کی طرف سے مختلف مواقع پر پیش کی گئی ہیں، لیکن اس کے باوجود بھی ضرورت محسوس کی گئی کہ اس حوالے سے ایک تفصیلی کلام کیا جائے تاکہ کورس کے شرکاء اور دیگر احباب کے سامنے وضاحت آجائے۔

زیر تبصرہ رسالہ " فہم الفلکیات مرتبہ سید شبیر احمد کاکاخیل " فلکیاتی مضامین کے حد تک ایک اچھا مجموعہ ہے جسے موصوف ماشاء اللہ نے بڑی محنت سے جمع فرمایا ہے، یہ رسالہ چند سالوں سے وفاق المدارس کے نصاب میں بھی شامل کیا گیا ہے لیکن ہمارے ایک دوست کے تجزیے کے مطابق تقریباً 65 فیصد مدارس میں باوجود نصاب میں شامل ہونے کے پڑھایا نہیں جاتا بلکہ مدرسین حضرات امتحان سے کچھ دن قبل اس کے متبادل دیگر کتب سے طلباء کو امتحان کی تیاری کروادیتے ہیں۔

اس کتاب کے صفحہ 121 تا 126 تقریباً ساڑھے پانچ صفحات پر مشتمل ایک مضمون بحوالہ اوقات فجر وعشاء تحریر ہے جس میں موصوف نے صبح صادق کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی

کوشش فرمائی ہے کہ صبح صادق 15 درجے زیر افق نہیں بلکہ 18 درجے زیر افق ہوتی ہے، حالانکہ اس وقت پوری دنیا میں ان گنت شرعی ماہرین و محققین واہل علم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ 18 درجے زیرافق صبح صادق کی تحقیق اگرچہ مشہور ضرور ہے لیکن شرعی دلائل اور متقدمین فلکیین کی تصریحات کی روشنی میں ایک کمزور تحقیق ہے، جس پر عمل کرنے سے اذان فجر و نماز فجر جیسے اہم عبادات ضائع ہونے کا خطرہ ہے، جبکہ 15 درجے زیرافق صبح صادق کی تحقیق میں مذکورہ دونوں عبادات کی ادائیگی یقینی ہو جاتی ہے، نیز موصوف نے 15 درجے زیر افق صبح صادق کی تحقیق کو فنی سہو قرار دیا جو حقائق کے یکسر خلاف بات ہے لہٰذا اہل علم سے مشاورت کے بعد طے پایا کہ موصوف کے ان چند صفحات کی تحریر کے حوالے سے قائلین 15 درجے والوں کا مؤقف سامنے لایا جائے تاکہ واضح ہو کہ 15 درجے والی تحقیق کی بنیاد فنی سہوات نہیں بلکہ دلائل شرعیہ، قدیم فلکیین کی صریح عبارات اور ماہرین شرع کے آراء ہیں۔

قارئین کرام یہ بھی ذہن میں رکھیں دنیا کے جملہ فنون وغیرہ کی صرف وہ بات تسلیم کی جاتی ہے جو دلائل شرعیہ سے موافقت رکھے لیکن کسی بھی فن یا صاحب فن کی کوئی بات جب تک

دلائل شرعیہ سے مطابقت نہ رکھے ے شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اس تبصرہ کے حوالے سے چند ضروری امور یاد رکھیں۔

1 : تبصرہ میں جہاں " موصوف "کا لفظ ہے اس سے مراد محترم سید شبیر کاکاخیل ہیں۔

2 : تبصرہ میں جہاں "پیش رو"کا لفظ ہے اس سے مراد پروفیسر عبداللطیف صاحب ہیں ، کیونکہ یہی وہ بزرگ ہیں جو اہل علم کے اتفاقی فیصلے کو اختلاف کے زمرے میں ڈالنے کا سبب بنے۔

3 : یہ تبصرہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول :اس حصے میں ابتدائی امور کا تذکرہ ہے۔

باب دوم :اس حصے میں شرعی صبح کاذب کا تذکرہ ہے اور دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بروجی روشنی صبح کاذب کا مصداق نہیں۔

باب سوم :اس حصے میں صبح صادق کا تذکرہ ہے اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی صبح صادق کا مصداق نہیں بلکہ صبح کاذب کا مصداق ہے۔

باب چہارم :اس حصے میں موصوف کے چند عبارات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

تشکر

بندہ ان تمام احباب کا مشکور ہے کہ جو اس تبصرے کا باعث بنے اور بالخصوص اپنے رفیق خاص مولانا مفتی احمد فراز خان جدون کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے اس مضمون کی تیاری میں بے حد تعاون فرمایا اور کمپوزنگ سے لے کر نظر ثانی تک تمام مراحل میں اپنا قیمتی وقت اس کار خیر میں لگایا اللہ ان کی اس محنت کو قبولیت عطا فرمائے۔ امین

بندہ سید مکرم شاہ

باب اول

اس باب میں ہم ابتدائی چند باتوں کا تذکرہ کریں گے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

اوقات نماز کی اہمیّت

جیسا کہ ہر صاحب ایمان اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ نماز پنجگانہ ہر مسلمان پر وقت مقررہ پر پڑھنافرض ہے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے **انّ الصّلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا**،النساء ترجمہ: بے شک نماز مسلمانوں پر فرض ہے اپنے مقررہ وقتوں میں،اس آیت کی تفسیر میں مفتی شفیعؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ "پس فرض ہونے کی وجہ سے ادا کرنا ضرور اور وقت کے ساتھ خاص ہونے کی وجہ سے وقت ہی میں ادا کرنا ضروری ہوا۔ معلوم ہوا کہ نماز پنجگانہ کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا نماز ہی کی طرح اہمیت رکھتا ہے،یعنی اگر کوئی شخص نہایت ہی اہتمام کے ساتھ وضو کرکے مسجد میں آئے اور صبح یا کسی اور وقت کی نماز وقت داخل ہونے سے قبل یا وقت گزر جانے کے بعد پڑھ لے تو

ثواب تو در کنار فرض بھی اس کے ذمہ سے ساقط نہیں ہو گا بلکہ ایسی صورت میں متعلقہ نماز کے وقت میں نماز واجب الاعادہ ہو گی۔

نمازوں کے اوقات

شریعت مطہرہ میں نماز پنجگانہ کے اوقات کو معلوم کرنے کا طریقہ کار انتہائی سادہ اور آسان رکھا گیا ہے اور وہ اس طرح کہ اوقات نماز کے لئے نشانیاں بتائی گئی ہیں کہ جب یہ نشانی پائی جائے تو مثلاً فجر یا عشاء وغیرہ کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔

علامات اوقات نماز

1 : فجر: جب مشرق کی جانب اُفق پر صبح صادق ظاہر ہو جائے تو نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

2 : ظہر: جب زوال ہو جائے تو ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور باقوال اختلاف فقہاء ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے (کما عند الشوافع) یا دو مثل ہونے تک (کما عند الاحناف) رہتا ہے۔

3 : عصر: جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے۔

4: مغرب: جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور احتیاطاً شفق احمر جبکہ توسعاً شفق ابیض کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔

5: عشاء: جب شفق غائب ہو جائے تو عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور طلوع صبح صادق تک رہتا ہے اگر چہ اتنی تاخیر کرنا کہ آدھی رات گزر جائے فقہاء نے مکروہ لکھا ہے ۔[ویکرہ اداء العشاء بعد نصف اللیل کذا فی بحر الرائق]

وضاحت

شفق دو ہیں 1: شفق احمر 2: شفق ابیض

1: آفتاب غروب ہونے کے کچھ دیر بعد اُفق پر سرخی مائل ایک روشنی نظر آتی ہے یہی روشنی شفق احمر کہلاتی ہے اور جب تک یہ روشنی ختم نہ ہو جائے بالاتفاق مغرب کا وقت رہتا ہے۔

2: شفق احمر کے غائب ہونے کے بعد ایک سفید پھیلی ہوئی روشنی نظر آتی ہے جب یہ روشنی غائب ہو جائے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

اوقات نماز کا شرعی پہلو

شریعت نے اوقات نماز کے نشانیاں انتہائی سادہ اور آسان الفاظ میں بیان کر دیے ہیں جس کے ذریعے ہر بینا آدمی بغیر کسی نقشہ کے نماز پنجگانہ کے اوقات معلوم کر سکتا ہے، یہ نشانیاں خالصتاً شرعی ہیں اس میں فن فلکیات کا ذرہ برابر بھی دخل نہیں، کیونکہ جب فن فلکیات رواج نہیں تھا تب بھی مسلمان نمازیں پڑھتے تھے اور انہی نشانیوں کو دیکھ کر ہی اوقات نماز کا تعین فرماتے تھے اور ان کی نمازوں کی بروقت ادائیگی تا قیامت مسلّم ہے۔

اوقات نماز کا فنی پہلو

اوقات نماز کا فنی پہلو یہ ہے کہ باقاعدہ سالانہ اوقات کو چارٹ یا نقشہ کے صورت میں ترتیب دیا جائے یہ ریاضی دان کا کام ہے جسے ہم بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، نیز جب تک کسی ریاضی دان کا بنایا ہوا چارٹ یا نقشہ میں مندرج اوقات شرعی نشانیوں کے ساتھ مطابقت نہ رکھیں محض ریاضی کہلائے گی شرع میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔

موصوف کا خیال

صبح کاذب اور صادق کے حوالے سے موصوف کا خیال یہ ہے کہ زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی صبح کاذب ہے ،چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: { صبح کاذب } "اصل میں یہ بروجی روشنی ہے"۔[12]
جبکہ سورج کے 18درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ صبح صادق ہے،چنانچہ ارشادفرماتے ہیں:
{ صبح صادق کے حوالے سے } "18درجہ کا قول ہی صحیح ثابت ہوتا ہے"۔[13]
آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیا جائے کہ موصوف کے خیال میں صبح کاذب کا فنی نام زوڈیکل لائٹ اور صبح صادق کا فنی نام آسٹرونومیکل ٹویلائٹ ہے جس کا ظہور سورج کے 18درجے زیر افق ہوتا ہے۔
لیکن بوجوہ موصوف کا یہ خیال تسلیم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ صبح صادق اور صبح کاذب دونوں شرعی اصطلاحات ہیں اور شریعت میں ان دونوں شرعی اصطلاحات کی تفصیل موجود ہے کہ صبح کاذب کی روشنی کیسی ہوتی ہے، اس کے علامات کیا ہیں؟صبح صادق کی روشنی کیسی ہوگی اس کی علامات کیا ہیں؟

---

[12] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126
[13] ارسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126

لہٰذا جب تک کسی روشنی میں صبح کاذب وصادق کی شرعی علامات موجود نہ ہوں تب تک اسے محض اہل فن کے کہنے کی وجہ سے صبح کاذب یا صادق نہیں کہا جاسکتا۔

ہمارا مؤقف

شرعی صبح کاذب وہ روشنی ہے جو صبح کے وقت مکمل اندھیرے سے نمودار ہوتی ہے جسے اہل فن آسٹرونومیکل ٹویلائٹ یا فلکی فلق بھی کہتے ہیں اوراس کا ظہورسورج کے 18 درجے زیر افق ہوتا ہے، جبکہ شرعی صبح صادق وہ روشنی ہے جو صبح کے وقت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب سورج 15 درجے زیر افق پہنچتا ہے۔

جائزہ

انشاء اللہ اس مضمون میں ہم موصوف کے اس خیال کا تفصیلی جائزہ لیں گے کہ موصوف کا یہ خیال دلائل کی روشنی میں کیا مقام رکھتا ہے کیا ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی کو صبح کاذب اور آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کو صبح صادق کہنا درست ہے یا نہیں؟

چنانچہ اس بحث کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بروجی روشنی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ ،شرعی صبح کاذب،شرعی صبح صادق اور 15 یا 18 درجے زیرافق کی بات سمجھ لیں۔

اصل گفتگو

اگرچہ ہماری اصل گفتگو تو اس عنوان سے ہے کہ کیا 18 درجے زیر افق جو روشنی نظر آتی ہے کیا اس میں وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں؟ جو محدثین و فقہاء نے صبح صادق کی بیان فرمائی ہیں، جس کی بنیاد پر ہم یہ کہہ سکیں کہ 18 درجے زیر افق صبح صادق ہے؟ یا معاملہ اس کے برعکس ہے؟

لیکن اس سے پہلے ہم صبح کاذب اور ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی کا جائزہ اس لئے پیش کریں گے تاکہ قارئین مضمون پڑھتے ہوئے اس حوالے سے کوئی تشنگی محسوس نہ فرمائیں۔

بروجی روشنی

فلکیاتی اصطلاح میں ایک روشنی کا نام ہے جسے انگریزی میں Zodiacal Light بھی کہتے ہیں، چنانچہ English to urdu Dictionary میں ہے کہ Zodiacal Light انگریزی زبان میں بطور اسم [Noun] مستعمل ہے، جس کے معنی ضیاء بروجی اور نور بروجی کے ہیں، دراصل یہ انعکاسی روشنی ہے جو کہ افق پر موجود خلائی ذرات کے ساتھ منعکس ہو کر سطح زمین کے اوپر افق سے دور روشنی کی ایک مینار کی طرح نظر آتی ہے۔

جیسا کہ لفظ { بروجی } سے ظاہر ہے کہ یہ روشنی بروجی پٹی کے اوپر نمودار ہوتی ہے اور غالباً اسی وجہ سے اس کا نام بروجی روشنی مشہور ہو گیا۔

ٹویلائٹ

Twilightانگریزی زبان کا لفظ ہے جو بطور اسم استعمال ہوتا ہے، جس کے معنی "کچھ اندھیرا اور کچھ اجالا" کے ہیں یعنی غروب آفتاب کے بعد مکمل اندھیرے تک اور مکمل اندھیرے سے طلوع آفتاب تک کا دورانیہ ٹویلائٹ کہلاتا ہے۔

ٹویلائٹس کی قسمیں

اصحاب فن نے اسے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

1: آسٹرونومیکل ٹویلائٹ **{astronomical twilight}**

2: ناٹیکل ٹویلائٹ **{nautical twilight}**

3: سول ٹویلائٹ **{civil twilight}**

آسٹرونومیکل ٹویلائٹ { فلکی فلق } وہ روشنی ہے جس کا ظہور مشرقی افق پر مکمل اندھیرے سے اس وقت ہوتا ہے جب سورج 18 درجے زیر افق پہنچتا ہے، یعنی اس سے قبل مشرقی افق پر کسی قسم کی روشنی نہیں ہوتی، یہی وہ پہلی روشنی ہے جو رات کے

اندھیرے سے نکلتی ہے اور اسے فرسٹ لائٹ آف دی ڈے بھی کہا جاسکتا ہے۔

اقسام فجر

شرع نے فجر کی دو قسمیں متعین فرمائی ہیں۔

1: فجر کاذب یعنی صبح کاذب

2: فجر صادق یعنی صبح صادق

صبح کاذب: وہ روشنی ہے جو مشرقی افق پر رات کے آخری حصے میں مستطیل شکل میں نمودار ہوتی ہے جسے اول الصبح، فجر اول یا فجر مستطیل بھی کہتے ہیں۔

چنانچہ مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے، وہ سفیدی زمین سے اُٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے اسے صبحِ کاذب کہتے ہیں۔[14]

---

[14] تعلیم الاسلام از حضرت مفتی اعظم ہند مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ ص105

صبح صادق: وہ روشنی ہے جو مشرقی افق پر صبح کاذب کے بعد شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی نظر آتی ہے جسے فجر ثانی یا فجر مستطیر بھی کہتے ہیں۔

چنانچہ مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

{صبح کاذب کی روشنی} تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے، اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے، یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے، اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اسے صبحِ صادق کہتے ہیں۔[15]

فائدہ جلیلہ

18 درجے پر ظاہر ہونے والی روشنی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ باعتبار ظہور کے [**اول الصبح**] اور باعتبار حکم کے [**الصبح الکاذب**] ہے، فافہم وتدبر

فلکیات کی اصطلاح

(مطلق صبح سے صبح کاذب مراد ہے) یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ فلکیات کا علم ایک دنیاوی علم ہے اور جس طرح ہر علم و

---

[15] ایضاً

فن کی اپنی اصطلاحات ہوتی ہیں، اسی طرح فن فلکیات کی بھی اپنی اصطلاحات ہیں۔

جب تک یہ فن مسلمانوں کے ہاتھ میں نہیں آیا تھا تو اس وقت تک لوگ صبح کی اس تقسیم سے ناواقف تھے کہ ایک صبح کاذب ہے اور ایک صبح صادق ہے بلکہ جس وقت سورج کی وہ روشنی جو رات کے اخیر میں افق سے معمولی سی اوپر آسمان کی طرف لمبائی میں اٹھی ہوئی نمودار ہوتی ہے، تو لوگ اسے دن کی ابتداء سمجھتے تھے کیوں کہ یہ روشنی ختم نہیں ہوتی بلکہ نیچے کی طرف آہستہ آہستہ گھٹتے گھٹتے ختم ہونے کے قریب ہو کر اچانک نیچے کی طرف سے تھوڑی زیادہ روشن ہو کر آسمان کے کناروں پر پھیلتی ہے اور پھر اس کے اثرات سے زمین بھی روشن ہو جاتی ہے، پس یہ روشنی دن کی ابتداء سمجھی جاتی تھی اور اس کو لوگ صبح کہتے تھے۔

فلکیات کے اہل فن نے اس صبح کے نمودار ہونے کا اندازہ لگایا تو معلوم ہوا کہ یہ 18 درجے پر نمودار ہوتی ہے، چونکہ کاذب اور صادق کی اصطلاح سے اس وقت دنیا ناواقف تھی، لہٰذا لفظ صبح کے ساتھ کاذب یا صادق جیسا کوئی دوسرا لقب نہیں تھا، جب اللہ تعالی کا فضل ہوا اور اسلام دنیا میں آیا تو اسلام نے شرعی احکام کے اعتبار سے اس صبح کا اعتبار نہیں کیا اور اسے دن کے بجائے رات کا حصہ

قرار دیا اور یہ روشنی جب ختم ہونے کے قریب ہو کر دوسری روشنی میں تبدیل ہوتی ہے، اسلام نے اس دوسری روشنی کو دن کی ابتداء قرار دیا اور وہ پہلی روشنی جس کو عام لوگ صبح سمجھتے تھے اس کو رات کا حصہ قرار دیا، لہٰذا اس کے بعد صبح دو ہو گئیں، ایک وہ صبح جو پہلے سے معروف تھی اور اسلام سے پہلے اہل فن کے تجربات کے مطابق 18 درجے پر نمودار ہوتی تھی، وہ صبح اسلام میں صبح کاذب کے نام سے مشہور ہوئی اور اس کے بعد دوسری روشنی جو افق کے کناروں پر عرضا پھیلنے والی ہوتی ہے، اسلام نے اسے دن کی ابتداء قرار دے کر اسے صبح صادق کا نام دیا، اس سے معلوم ہوا کہ فلکیات میں جو مطلق صبح کا لفظ ہے وہ حقیقت میں صبح کاذب ہے، لیکن فلکیات والوں نے اس کے ساتھ کاذب کا لقب اس لئے نہیں لگایا کہ کاذب اور صادق کے القاب اسلامی اور شرعی القاب ہیں، اسلام سے پہلے ان القاب کا وجود نہیں تھا، اس اصطلاح کو مسلمان ماہرین بھی استعمال کرتے ہیں کہ صبح کا لفظ مطلق استعمال کرتے ہیں اور اس کے لئے 18 درجے بتاتے ہیں لیکن مسلمان ماہرین کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ یہ صبح کاذب ہے، بعض مسلمان ماہرین کبھی کبھی اس کے ساتھ کاذب کی قید لگاتے ہیں، لیکن اکثر حضرات کے ذہن میں اس قید کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ان کے

ہاں یہ طے ہے 18 درجہ پر جو صبح نمودار ہوتی ہے، وہ صبح کاذب ہے، چاہے اس کے ساتھ کاذب کی قید ہو یا نہ ہو۔[16]

پس ایک بنیادی بات یہی ہے کہ فلکیین کے ہاں صبح کا وقت وہ ہوتا ہے جو اسلام میں صبح کاذب کا وقت ہے لیکن ہمارے بھائی اس صبح کو صبح صادق سمجھتے ہیں، پس یہ بات ذہن میں ہونی چاہیے کہ فلکیات کی کسی بھی کتاب میں جب مطلق صبح کے لئے 18 درجے ذکر کئے جائیں تو اس صبح سے مراد صبح کاذب ہوگی اور اس کے لئے 18 درجے مقرر ہیں، یہ ایسی آسان بات ہے کہ ہر شخص اسے سمجھ سکتا ہے۔[17]

قدیم وجدید نقشہ جات میں فرق

قدیم نقشہ جات بنانے والوں کا خیال ہے کہ سورج جب مشرقی کنارے کی طرف بڑھتے ہوئے 18 درجے (ڈگری) پر پہنچتا ہے تو صبح صادق ہو جاتی ہے اور فجر کا وقت داخل ہو جاتا ہے، جب کہ جدید نقشہ جات بنانے والے سمجھتے ہیں کہ 18 درجے (ڈگری) پر سورج جب پہنچتا ہے تو صبح صادق نہیں ہوتی بلکہ مزید 3 درجے (ڈگری) آگے بڑھ کر جب سورج 15 درجے (ڈگری) پر پہنچتا ہے

---

[16] صبح صادق اور عشاء کا صحیح وقت، مولانا حافظ گلاب شاہ، محرم 1439ھ ص 21

[17] صبح صادق اور عشاء کا صحیح وقت، مولانا حافظ گلاب شاہ، محرم 1439ھ ص 21

تو صبح صادق ہو جاتی ہے اور فجر کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت نے صبح صادق کی جو نشانیاں بتائی ہیں وہ 18 درجے پر نظر آنے والی روشنی میں نہیں پائے جاتے بلکہ 15 درجے پر نظر آنے والی روشنی میں پائی جاتے ہیں۔

نتیجتًا جدید نقشہ میں صبح صادق کا وقت 16,15 منٹ تاخیر کے ساتھ مندرج ہے۔

15 اور 18 درجے

مبتدئین کے لئے 15 اور 18 درجے ایک مثال کی صورت میں پیش خدمت ہے۔

آپ کسی بھی وقت مشرق کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو جائیں اور یہ تصور فرمائیں کہ آپ سورج نکلنے کی جگہ پر کھڑے ہیں،

اب پہلے اپنا ہاتھ بلند کریں اور پھر آہستہ آہستہ نیچے کی طرف گنتی کرتے ہوئے لائیں مثلًا

1،2،3،4،5،6،7،13،14،5،1،16،17،18 یہ درجات طول بلد ہیں جنہیں آپ ڈگری بھی کہتے ہیں۔

اب آپ غور فرمائیں گے تو 15 درجہ طول بلد یا ڈگری آپ کی گنتی میں پہلے اور 18 درجہ طول بلد یا ڈگری بعد میں آ رہے ہیں یعنی 15 درجہ طول بلد آپ کے قریب اور 18 درجہ طول بلد آپ سے دور ہے۔ اب یہیں کھڑے کھڑے ایک دوسری بات پر غور کریں کہ سورج مشرقی کنارے کی طرف اپنا سفر جاری رکھے ہوئے نیچے سے اوپر کی طرف آ رہا ہے یعنی آپ کی طرف بڑھ رہا ہے تو مختلف درجات طے کرتے ہوئے پہلے 18 درجے پر پہنچے گا پھر بڑھتے بڑھتے 16 اور 15 درجے کی طرف آئے گا، امید ہے کہ آپ 15 اور 18 درجات یا ڈگری کو سمجھ گئے ہوں گے۔
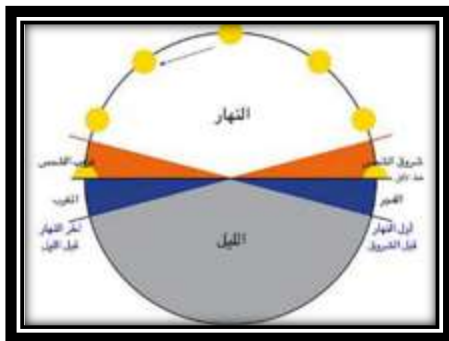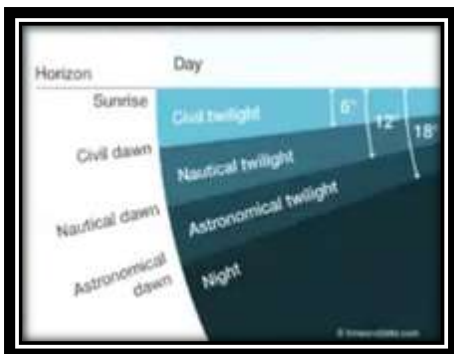
نوٹ: یہ مثال فقط سمجھانے کے لئے دی گئ ہے۔

اہل علم سے گزارش

بندہ اہل علم کی خدمت میں نہایت ہی مؤدبانہ گزارش کرنے کی جسارت کرتا ہے کہ شخصیات سے قطع نظر خالصتاً اپنی منصبی ذمہ داری سمجھتے ہوئے مسئلہ اوقات نماز کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور صبح صادق وکاذب، سایہ اصلی اور شفق احمر وابیض وغیرہ کے وہ تمام ابحاث جو آپ کتب فقہ، خلاصہ کیدانی، منیہ المصلی سے لے ہدایہ تک تقریباً ہر سہ ماہی امتحان سے پہلے یقین وجزم کے ساتھ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

کیاان ابحاث کا مقصد صرف پڑھنے اور پڑھانے تک ہی ہے؟

کیاآپ کی مسجد میں اوقات نماز کاجو نقشہ کسی صاحب خیر نے کارِ ثواب سمجھ کرآویزاں کیا ہے، اس میں مندرج اوقات ان علامات کے مطابق درست ہیں جو آپ کتب فقہ میں پڑھ کرآئے ہیں؟

کیااوقات نماز کی اہمیت کے پیش نظر نقشہ جات کی جانچ پڑتال آپ کے فرائض منصبی میں داخل نہیں؟

اگرآپ سمجھتے ہیں کہ یہ کام ماہرین فن فلکیات کا ہے تو معاف کیجئے گا آپ کا یہ عذر شرعاً قابل قبول نہیں کیونکہ ماہرین فن کا کام فقط اتنا

ہے کہ وہ سال بھر کے اوقات ایک چارٹ کی صورت میں تیار کریں،آگے اس کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار آپ کے پاس ہے یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کونسے نقشہ میں مندرج اوقات (بالخصوص اوقات فجر وعشاء)علامات شرعیہ کے مطابق ہو کر درست اور کونسے غلط ہیں۔

باب دوم

اس باب میں ہم انشاء اللہ صبح کاذب کے بارے میں تفصیلی بحث کریں گے اور اس بات کا جائزہ لیں گے کہ بروجی روشنی یعنی زوڈیکل لائٹ جو موصوف کے خیال میں صبح کاذب کا دوسرا نام ہے دلائل کی روشنی میں کہاں تک درست ہے؟

جائزہ کا منہج

صبح کاذب چونکہ ایک شرعی اصطلاح ہے اس لئے اس کی تفصیلات شرع کی روشنی میں پیش کئے جائیں گے اور بروجی روشنی یعنی زوڈیکل لائٹ ایک فنی اصطلاح ہے لہٰذا اس کی تفصیلات میں اہل فن ہی کے اقوال پیش کئے جائیں گے، شرع کی روشنی میں صبح کاذب کی جو نشانیاں سامنے آئیں گی اگر وہ کلیۃً بروجی روشنی یعنی زوڈیکل لائٹ میں پائی گئیں تو موصوف کا خیال تسلیم کرنے میں ہمیں کوئی شرعی مانع نہیں ہوگا اور اگر شرعی صبح کاذب کی نشانیاں بروجی روشنی یعنی زوڈیکل لائٹ میں کلیۃً نہیں پائی گئیں تو دل

میں موصوف کا احترام رکھتے ہوئے بھی ان کے اس خیال کو فنی سہو پر محمول کرتے ہوئے تسلیم کرنے سے معذرت کریں گے۔

غلط فہمی

صبح کاذب کے حوالے سے ایک غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ چونکہ کوئی حکم شرعی متعلق نہیں اس لئے اس کے پیچھے پڑنا ، اس کا تذکرہ کرنا یا اس کے تفصیلات میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟

غلط فہمی کا ازالہ

اس بات سے ہمیں بھی کوئی انکار نہیں کہ صبح کاذب کے ساتھ احکام شرعیہ متعلق نہیں لیکن معذرت کے ساتھ جب صبح کاذب کا مصداق ایسی روشنی کو قرار دیا جائے جسے تسلیم کرنے سے صبح کاذب کی تعریف ہی بدل جائے تو ایسی صورت حال میں نہ صرف یہ کہ صبح کاذب کا تذکرہ ضروری ہو جاتا ہے بلکہ وہ تمام تر تفصیلات جاننا بھی ضروری ہو جاتے ہیں جس کی روشنی میں صبح کاذب کا صحیح مصداق پہچاننے میں مغالطہ نہ ہو۔

اور دوسری بات یہ کہ صبح کاذب صبح صادق کے لئے مابہ الامتیاز ہے یہی وجہ ہے کہ احادیث مبارکہ میں کثرت کے ساتھ صبح کاذب کا

تذکرہ موجود ہے کہ یہ تمھیں دھوکہ میں نہ ڈالے، فقہ کی کوئی کتاب ایسی نہیں ملے گی جس میں صبح صادق کے ساتھ صبح کاذب کا تذکرہ نہ ہو، اگر احکام شرع کے عدم تعلق کی وجہ سے صبح کاذب واقعی کوئی ناقابل التفات شے ہوتی تو فقہاء و محدثین اس کا بالکل تذکرہ نہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ صبح صادق کی طرح صبح کاذب بھی ایک شرعی اصطلاح ہے اور جہاں فنی اصطلاحات کی وجہ سے صبح کاذب کا مفہوم بدلنے کا خدشہ ہو تو اس کی وضاحت ضروری ہو جاتی ہے۔

صبح کاذب کی پہلی نشانی

صبح کاذب کی پہلی نشانی مستطیل ہونا ہے۔

احادیث مبارکہ میں صبح کاذب کے لئے "وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ" "وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا" "وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ" "فَإِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ" "وَلَا بَيَاضُ الصُّبْحِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ" وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کاذب کی روشنی مستطیل ہو گی اور افق پر اس کی اونچائی اس کے عرض سے زیادہ ہو گی۔

مستطیل ہونے کا مطلب

مستطیل ہونا ایک عام فہم سی بات ہے کہ روشنی کی ایسی شکل جس کا طول وعرض برابر نہ ہو یا طول عرض سے زیادہ ہو عرفاً مستطیل کہلائے گا، مثلاً اگر ہم محراب کی شکل کو دیکھیں تو عموماً جو مساجد میں محراب بنے ہوتے ہیں اس کا طول اس کے عرض سے زیادہ ہوتا ہے لہٰذا ایسے اشکال بھی مستطیل کہلائیں گے، اس تفصیل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صبح کاذب جس روشنی کا نام ہو ہے وہ جب افق پر ظاہر ہوگی تو اس کا طول اس کے عرض سے زیادہ ہوگا۔

بروجی روشنی کا مستطیل ہونا

اہل فن کے ہاں بروجی روشنی یعنی زوڈیکل لائٹ ایک تکونی، مستطیل یا مخروطی روشنی ہے۔

نوٹ: یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ کسی روشنی کا فقط مستطیل ہونا اس روشنی پر صبح کاذب کا حکم لگانے کے لئے کافی نہیں جب تک منشاء احادیث کے مطابق اس روشنی میں صبح کاذب کی دیگر نشانیاں نہ پائی جائیں کیونکہ رات کے وقت آسمان پر مختلف خطوں میں مختلف اوقات میں کئی روشنیاں نمودار ہوتی ہیں جن کے اہل فن نے مختلف نام بھی رکھے ہیں اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ رات

کے وقت جو بھی مستطیل روشنی نمودار ہو تو فقط اس کے مستطیل ہونے کی بنیاد پر اسے صبح کاذب کا نام دیا جائے بلکہ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کونسی روشنی کی صفات وکیفیات احادیث میں { صبح کاذب کے لئے } مذکور تمام نشانیوں کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں پس جس روشنی میں صبح کاذب کی تمام نشانیاں پائی گئیں تواس روشنی کا حکم صبح کاذب کا ہوگا لہٰذا بروجی روشنی پر فقط مستطیل ہونے کی وجہ سے صبح کاذب کا حکم لگانا درست نہیں۔

صبح کاذب جیسی روشنی

صبح کاذب جیسی مستطیل [طولانی] روشنیاں رات کے مختلف دورانیوں میں آسمان میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں چنانچہ مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

دسمبر 1971 میں پاک وہند کی جنگ کے دوران بلیک آؤٹ کی وجہ سے شہر کے اندر رہتے ہوئے مشاہدات کا بہتر موقع مل گیا مجھے اس سے بہت حیرت ہوئی کہ صبح کاذب سے بہت پہلے مشرق کی طرف اور عشاء سے بہت بعد مغرب کی طرف مستطیل روشنی نظر آرہی ہے میں نے اس عقدہ کو حل کرنے کا خاص اہتمام کیا 19 دسمبر کی شام کو مغرب کے بعد جلد ہی میں نے افق غربی کا

مراقبہ شروع کر دیا میں نے دیکھا کہ مغرب شمس سے قدر جنوب کی طرف ایک غیر معمولی روشن سیارہ زہرہ ٹھیک اسی جگہ پر ہے جہاں پہلے روز عشاء کے بعد بھی روشنی نظر آ رہی تھی یہ سیارہ پونے آٹھ بجے غروب ہو گیا مگر اس کے اوپر مستطیل روشنی تقریباً ساڑھے دس بجے تک نظر آتی رہی جب کہ اس روز 15 درجے زیر افق {وقت عشاء مقابل صبح صادق} کا وقت 6:55 اور 18 درجے زیر افق {مقابل صبح کاذب} کا وقت 7:09 ہے اس کے بعد یوں محسوس ہونے لگا کہ اس مقام سے ثریا تک کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدہم سفید سڑک ہے اس پورے مشاہدہ میں میرے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے 20 تا 22 دسمبر ابر کی وجہ سے مشاہدہ نہ ہو سکا 23 دسمبر کو 4:30 پر اٹھ کر دیکھا تو مشرق کی طرف سے مستطیل روشنی موجود تھی 24 دسمبر کو میں نے رات کو 3:00 بجے سے کام شروع کر لیا مشاہدہ سے محسوس ہوا کہ مشرق سے کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدہم سفیدی اوپر کو جا رہی ہے ثریا کی سیدھ میں معروف کہکشاں کے ساتھ مل رہی ہے تقریباً 4:30 کے بعد مشرق کی طرف اس سفیدی میں کچھ اضافہ اور اوپر کی جانب کچھ کمی محسوس ہونے لگی اور وقت صبح کاذب تک یہی کیفیت رہی صبح کاذب کی ابتداء کا کچھ احساس نہ ہو سکا حسابی رو

سے اس روز صبح کاذب کا وقت 5:49اور صبح صادق کا وقت 6:06ہے 4:30بجے کے بعد روشنی میں اضافے سے اندازہ ہوا کہ مغرب کی طرف افقی شرقی کے نیچے بھی کوئی غیر معمولی روشن ستارہ اس کا باعث بن رہا ہے چنانچہ جنوری میں یہ ستارہ بوقت صبح نظر آنے لگا جو ذنب عقرب کے قریب معروف کہکشاں کے اندر واقع ہے نتیجہ یہ نکلا کہ معروف کہکشاں کے علاوہ ایک اور مدہم کہکشاں بھی ہے جس کے ساتھ بعض غیر معمولی روشن ستاروں کی روشنی بھی شامل ہو جاتی ہے جو مغالطے کا باعث بنتی ہے۔[18]

صبح کاذب کی دوسری نشانی

صبح کاذب کی روشنی سے صبح صادق کا دھوکہ ہو سکتا ہو۔

1 : وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ

[18] لدھیانوی، مفتی رشید احمد، ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم ۱۴۲۵ھ احسن الفتاوی ج2ص182

بِلَالٍ، وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا، حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا» وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ، قَالَ: يَعْنِي مُعْتَرِضًا [19]

2 : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَوَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَبْدُوَ الْفَجْرُ - أَوْ قَالَ - حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ». [20]

3 : أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا - يَعْنِي مُعْتَرِضًا -» قَالَ أَبُو دَاوُدَ: «وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ». [21]

4 : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

---

[19] صحیح مسلم، باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر، بیروت، ج2 ص770

[20] صحیح مسلم، باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر، بیروت، ج2 ص770

[21] سنن النسائی، کیف الفجر، مطبوعات اسلامیہ حلب ج4 ص148، طبعہ ثانیہ 1986

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ» أَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ شَكَّ التَّيْمِيُّ «فَإِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ وَلَكِنِ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا وَمَدَّ أُصْبُعَيْهِ عَرْضًا »،[22]

5 :حدثنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلالٍ وَلا هَذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيءَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَرَادَ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلالٍ وَلا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الأُفُقِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ[23]

6 : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَا: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ

---

[22] المنتقی لابن الجارود، بیروت، طبع اولی 1988ج1ص48

[23] مختصر الأحکام، مستخرج الطوسی علی جامع الترمذی ، مکتبۃ الغرباء الأثریۃ المدینۃ المنورۃ ، طبع اولی 1415ھ،ج3ص331

عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الصُّبْحِ هَكَذَا -وَرَفَعَ يَدَيْهِ- حَتَّى يَطِيرَ فِي الْأُفُقِ، وَعَرَّضَ بِيَدِهِ». [24]

7 : مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَ أَبُو الْمُثَنَّى، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيرَ». [25]

8 : حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ التَّنُوخِيُّ، إِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ النَّسَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَشْرَمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، أَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ شَكَّ التَّيْمِيُّ، فَإِنَّ الْفَجْرَ

---

[24] المعجم الکبیر للطبرانی، مکتبۃ ابن تیمیۃ—القاہرۃ، طبع ثانیہ ج 7 ص 236

[25] المستدرک علی الصحیحین للحاکم، بیروت طبعہ اولی، 1990 ج1 ص 588

لَيُسَ بِالَّذِى هَكَذَا ,وَرَفَعَ يَدَهُ,وَلَكِنَّ الْفَجُرَ الَّذِى هَكَذَا ,وَمَدَّ إِصُبَعَهُ عَرُضًا »[26]

لَا يَغُرَّنَّكُم

مذکورہ احادیث مبارکہ جوبات قابل غور ہے وہ "لایغرنکم "ہے، جس کے معنی ہیں تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے چنانچہ حضور ﷺ نے نظر نبوت سے دیکھتے ہوئے بار بار یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ صبح کے معاملے میں دھوکہ میں نہ پڑ جانا جس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ فجر کاذب کا معاملہ واقعی ایسا ہے جس میں دھوکہ میں پڑ جانا عین ممکن ہے۔

اگر آپ غور فرمائیں تو حضور ﷺ کے مذکورہ ارشادات میں دو باتیں بڑی واضح ہیں۔

1 : بلال کی اذان آپ کو دھوکہ میں نہ ڈالے کیونکہ وہ "یؤذن بلیل"رات کے وقت اذان دیتے ہیں یعنی ان کی اذان نماز فجر کے وقت داخل ہونے سے قبل ہےاور صبح کے وقت قبل از وقت اذان یقیناً انسان کو دھوکہ میں ڈال سکتا ہے اور عین ممکن ہے کہ سننے والا اسے اذان فجر {صادق} سمجھ کر نماز پڑھ لے اسی لئے حضور

---

[26] ترتیب الأمالی الخمیسیۃ للشجری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت –لبنان، طبع: اولی 2001،ج2ص60

ﷺ نے نماز فجر کے حفاظت کے پیش نظر دھوکہ میں پڑنے سے بچنے کی ترغیب فرمائی۔

2: مستطیل {یعنی مخروطی، گنبد نما، عمودی} روشنی {صبح کاذب} بھی تمھیں دھوکہ میں نہ ڈالے کیونکہ اگرچہ یہ روشنی بھی لغتہً فجر ہے کیونکہ کرہ ارض پر پڑنے والی شمس کی پہلی شعاع ہے لیکن رب ذوالجلال کے حکمت بالغہ کے تحت احکام شرع اس سے متعلق نہیں بلکہ اسی روشنی کے دوسرے رخ یا دوسرے منظر مستطیر ہونے کے ساتھ متعلق ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ مستطیل روشنی صبح کاذب {فجر اول} حکماًرات کا حصہ ہے اگر حکم شرعی نہ ہوتا تو فجر اول بھی دن کا حصہ شمار ہوتا۔

دو صورتیں

اب دھوکہ میں پڑنے کی پہلی صورت تو یہ ہے کہ صبح کاذب کی روشنی کو دیکھ کر کوئی اسے صبح صادق سمجھ بیٹھے جبکہ دوسری صورت یہ ہے کہ صبح صادق کی روشنی کو دیکھ کر کوئی اسے صبح کاذب سمجھ لے، اول الذکر صورت احادیث مبارکہ اور فقہاء کرام کے بیان کے عین مطابق ہے کہ "**لایغرنکم**" کہ صبح کاذب کی

روشنی کو صبح صادق کی روشنی سمجھنے کی غلطی نہ کرنا، لیکن مؤخر الذکر صورت یعنی صادق کو دیکھ کر کاذب سمجھنا بعید ہے۔

مبتدئین یوں سمجھیں کہ کاذب سے صادق کا دھوکہ تو ہو سکتا ہے کیونکہ اس وقت روشنی کم ہوتی ہے لیکن صادق سے کاذب کا دھوکہ کسی بینا شخص کو کم از کم نہیں ہو سکتا اور حضور ﷺ نے جس پر بار بار تنبیہ فرمائی ہے وہ پہلی صورت ہے نہ کہ دوسری صورت۔

بروجی روشنی سے دھوکہ

احادیث مبارکہ کے مفہوم پر اگر غور کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ صبح کاذب ایسی روشنی کا نام ہے جسے ممکن ہے کہ دیکھنے والا صبح صادق سمجھ بیٹھے اس تناظر میں جب ہم دیکھتے ہیں تو بروجی روشنی جو موصوف کے خیال میں صبح کاذب ہی ہے اس میں اس صفت کا پایا جانا ضروری ہے۔

حالانکہ ہمارے موصوف بھی اس طرح کا کوئی مثال تا قیامت نہیں پیش کر سکتے جس میں کسی نے زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی کو صبح کاذب سمجھا ہو اور جب زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی میں

دھوکہ کی صفت موجود نہیں تو بروجی روشنی کو صبح کاذب کا نام دینا منشاء احادیث کے خلاف ہے۔

صبح کاذب کی تیسری نشانی

صبح کاذب صبح صادق کے انتہائی قریب کالمتصل ہے۔

1 : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله : ذكر العلامة المرحوم الشيخ خليل الكاملي في حاشيته على رسالة الأسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق على أفندى الداغستانى أن التفاوت بين الفجرين و كذا بين الشفقين الأحمر والأبيض إنما هو بثلاث درج۔[27]

ترجمہ : فجرین یعنی صبح صادق اور کاذب اور شفقین یعنی شفق احمر اور شفق ابیض کے درمیان 3 درجے کا وقفہ ہے۔

اور سورج ایک درجہ 4 منٹ میں طے کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ عین خط استواء پر فجرین و شفقین میں وقفہ 3 درجے یعنی 12 منٹ کا ہوگا جبکہ خط استواء سے دائیں بائیں یہ وقفہ 19،20 منٹ تک بھی پہنچ جاتا ہے۔

[27] رد المحتار علی الدر المختار، ابن عابدین، دار الفکر-بیروت، طبعۃ الثانیۃ 1992 ج 1 ص 359

2: قال العلامة محمد عمیم الاحسان المجددی البرکتی رحمه الله: وَالصُّبح الْكَاذِب هُوَ الْبيَاض الَّذِي يَبْدُو طولا ثمَّ يعقبه الظلام والتفاوت بَينهمَا بِثَلَاث درج فِي غَالب الْبِلَاد كَمَا بَين الشفقين الْأَحْمَر والأبيض بعد غرُوب الشَّمْس۔[28]

ترجمہ: اور صبح کاذب طولانی صورت میں ظاہر ہونے والی وہ روشنی ہے جس کے بعد {معمولی} اندھیرا آتا ہے اور فجرین یعنی صبح کاذب اور صادق کے درمیان اکثر البلاد میں 3 درجے کا فرق ہے جیسا کہ سورج کے غروب کے بعد یہی فرق شفق احمر اور ابیض کے درمیان بھی ہے۔

3: قال العلامة ابوالحسن عبید الله بن محمد مبارکفوری رحمه الله: قال ابن الملك: وهو الفجر الكاذب، يطلع أولاً مستطيلاً إلى السماء ثم يغيب، وبعد غيبوبته بزمان يسير يظهر الفجر الصادق۔[29]

---

[28] قواعد الفقہ، محمد عمیم الاحسان المجددی البرکتی، صدف پبلشرز کراچی، طبع اولی 1986ج1ص346

[29] مرعاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، ابو الحسن، طبع ثالث 1984ج2ص383

ترجمہ : ابن الملک فرماتے ہیں کہ یہ فجر کاذب ہے جو پہلے آسمان کی طرف لمبائی میں طلوع ہوتی ہے پھر غائب ہونے کے تھوڑی دیر "بزمان یسیر" بعد فجر صادق نمودار ہوتی ہے۔

4 : قال العلامة احمد بن عبد الرحمن البنا الساعاتی رحمه الله :(الفجر فجران فأما الذی کأنه ذنب السرحان (أی الذئب) فإنه لا یحل شیئاً ولا یحرمه، ولکن المستطیر) أی هو الذی یحرم الطعام ویحل الصلاة، فیه استحباب تأخیر السحور لأنه لیس بین الفجر الکاذب والفجر الصادق إلا زمن یسیر۔[30]

ترجمہ : فجر دو ہیں ایک وہ صبح جو بھیڑیے کے دم کی طرح ہے یہ فجر کسی چیز کے حرام یا حلال ہونے کا سبب نہیں بنتا اور دوسری وہ مستطیر فجر ہے جس کے ظہور کے بعد کھانا حرام اور نماز فجر درست ہو جاتی ہے اس روایت میں تاخیر سحری کے استحباب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ فجر کاذب اور فجر صادق کے درمیان " زمن یسیر" معمولی وقفہ ہے۔

---

[30] الفتح الربانی لترتیب مسند الإمام إحمد بن حنبل الشیبانی ، دار إحیاء التراث العربی، طبع ثانی، ج10 ص20

5: مولانا عبد الماجد دریا آبادی فرماتے ہیں :"من الفجر " فجر شرعی سے مراد صبح کاذب نہیں، جب کچھ دیر کے لیے اجالا شمال وجنوب میں معلوم ہونے لگتا ہے، بلکہ وہ نور کاتڑکا مراد ہے، جو صبح کاذب کے کچھ دیر بعد ہوتا ہے اور روشنی شرقاً غرباً پھیلنے لگتی ہے، قال الجمهور ذلك الفجر المعترض فی الافق یمنة ویسرة وبهذا جاءت الخبار ومضت علیه الاعصار ۔[31]

6 : قال العلامة ابو طاهر ابراهیم: ووقت الصبح إذا طلع الفجر الثانی وهو الفجر الصادق والأول وهو ذنب السرحان وإنما سمی بذلك لأنه یظهر مستطیلا تأنس الأبصار به ثم یظهر أنه قد غاب، ولیس كذلك بل هو أول ما یطلع من نور الشمس إذا قرب دنوها من الأفق ثم إذا زاد الدنو كثر الضوء واستطال فی الأفق، فسمی هذا المستطیل الفجر الصادق، وبه یتعلق حكم الإمساك عن الطعام وحكم الصلاة۔[32]

---

[31] تفسیر ماجدی بقرہ آیت 187

[32] التنبیہ علی مبادئ التوجیہ ،ابوالطاہر ابراہیم، بیروت لبنان، طبع اولی 2007 ج1 ص381

ترجمہ: اور صبح صادق کا وقت فجر ثانی کے طلوع سے شروع ہوتا ہے اور فجر اول {کاذب} بھیڑیے کے دم کی طرح ہے اور فجر اول {صبح کاذب} کو ذنب السرحان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لمبائی میں نمودار ہوتی ہے پھر ایسے لگتاہے کہ {صبح کاذب} غائب ہو گئی حالانکہ غائب نہیں ہوتی بلکہ یہ فجر اول {صبح کاذب} سورج کی ابتدائی کرن ہے جب سورج افق کے قریب ہو جاتاہے پھر جب سورج افق کے مزید قریب ہوتا ہے اور روشنی بڑھتی ہوئے پھیل جاتی ہے تو اسی مستطیل روشنی کے دوسرے منظر کو صبح صادق کہتے ہیں، اور اسی فجر صادق کے ساتھ روزہ بند کرنے اور نماز فجر کے احکام متعلق ہیں۔

7: حکیم الامت حضرت اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں:

شب کے اخیر میں تاریکی کے بعد ایک نور ہوتا ہے جس کو صبح کاذب کہتے ہیں ناواقف خوش ہو جاتا ہے کہ تاریکی گئی پھر دفعۃً وہ نور زائل ہو جاتا ہے اور تاریکی چھاجاتی ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں پھر دوسرا نور آتا ہے جس کو صبح صادق کہا جاتا ہے۔[33]

---

[33] حکیم الامت، اشرف علی تھانوی، بصائر حکیم الامت ص451 ادارۃ المعارف، کراچی 14

8 : قال العلامة ابوزکریا محی الدین النووی رحمہ اللہ :
قَالَ أَصْحَابُنَا الْفَجْرُ فَجْرَانِ أَحَدُهُمَا يُسَمَّى الْفَجْرَ الْأَوَّلَ وَالْفَجْرَ الْكَاذِبَ وَالْآخَرُ يُسَمَّى الْفَجْرَ الثَّانِي وَالْفَجْرَ الصادق فَالْفَجْرُ الْأَوَّلُ يَطْلُعُ مُسْتَطِيلًا نَحْوَ السَّمَاءِ كَذَنَبِ السَّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ ثُمَّ يَغِيبُ ذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ يَطْلُعُ الْفَجْرُ الثَّانِي الصادق مُسْتَطِيرًا بِالرَّاءِ أَيْ مُنْتَشِرًا عَرْضًا فِي الافق قَالَ أَصْحَابُنَا وَالْأَحْكَامُ كُلُّهَا مُتَعَلِّقَةٌ بِالْفَجْرِ الثَّانِي۔[34]

ترجمہ: فجر دو ہیں ایک کو فجر اول اور فجر کاذب کہتے ہیں اور دوسرے کو فجر ثانی اور فجر صادق کہتے ہیں فجر اول بھیڑیے کی دم کی طرح مستطیل ہوتا ہے پھر تھوڑی دیر کے لئے غائب ہو کر فجر ثانی طلوع ہوتا ہے فجر ثانی مستطیر یعنی منتشر ہوتا ہے، ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ احکام سارے اسی سے متعلق ہیں۔

9 : قال العلامة ابو الحسن : قَوْلُهُ: لِأَنَّ الْفَجْرَ فَجْرَانِ إلخ،
حَاصِلُهُ أَنَّ الْفَجْرَ مَعْنَاهُ الْبَيَاضُ وَيَتَنَوَّعُ إِلَى كَاذِبٍ وَصادق وَكِلَاهُمَا مِنْ نُورِ الشَّمْسِ إِلَّا أَنَّ الْكَاذِبَ لَا

---
[34] المجموع شرح المہذب ،ابوزکریا،، دار الفکر، ج3 ص44

يَنْتَشِرُ لِدِقَّتِهِ وَيَنْقَطِعُ بِالْكُلِّيَّةِ إِذَا قَرُبَ زَمَنُ الصادق، وَقَدْ عَرَّفَهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلَى الْمُدَوَّنَةِ بِقَوْلِهِ: أَبْيَضُ مُسْتَدَقٌّ مُسْتَطِيلٌ وَالصادق يَنْتَشِرُ لِقُرْبِهَا وَيَعُمُّ الْأُفُقَ۔[35]

مفہوم : ا: صبح کاذب وصادق دونوں سورج کی روشنی کے اثرات ہیں۔

ب: صبح کاذب مدہم ہونے کی وجہ سے منتشر نہیں ہوتا۔

ج: صبح کاذب کی روشنی صبح صادق کے قریب لمحات میں بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

د: صبح صادق کی روشنی بوجہ قربت کے منتشر ہوتی ہے۔

فجرین میں وقفہ

درجہ بالا بعض عبارات میں فجرین کے درمیان وقفہ مذکور ہے اس وقفے کو سمجھنے کے لئے دو امور قابل توجہ ہیں۔

امر اول :ابتدائے صبح کاذب {فجر اول} اور ابتدائے صبح صادق {فجر ثانی} کا درمیانی وقفہ

[35] حاشیۃ العدوی علی شرح کفایۃ الطالب الربانی،ابوالحسن، دار الفکر بیروت،1994ج1ص242

اس وقفے کے بارے میں سوال جواب

چنانچہ ڈاکٹر مفتی شوکت قاسمی صاحب مدظلہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

سوال: السلام علیکم محترم ومکرم علماء کرام یہ پوچھنا تھا کہ 15 درجے اور 18 درجے کے درمیان کتنا فرق ہے نیز کیا دونوں درجوں میں فرق کا وقت ہمیشہ یکساں رہتا ہے یا اس میں تغیر بھی ہوتا ہے؟

سائل عبدالسلام عمار القاری کراچی

الجواب باسم ملهم الصواب

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جی ہاں ان دونوں جسے 15 والے فجرین کہتے ہیں، تو ان کے درمیان فرق درجات کے اعتبار سے تو برابر ہے یعنی 3 درجے لیکن وقت کے اعتبار سے یہ فرق بمطابق عرض بلد مختلف ہوتا رہتا ہے مثلاً خط استواء { یعنی صفر عرض بلد مقامات } میں یہ فرق 12 منٹ سے شروع ہوتا ہے اور جوں جوں یہ عرض بلد بڑھتا چلا جاتا ہے یہ فرق بھی بڑھتا جاتا ہے چنانچہ اسلام آباد میں یہ فرق 15 سے 20 منٹ تک بن جاتا ہے اس پر دیگر علاقے قیاس فرمائیں۔

شوکت قاسمی

مفتی اعظم ہند

سوال: نمازِ فجر کا وقت بیان کرو؟

جواب: سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹا پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے، وہ سفیدی زمین سے اُٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے اسے صبحِ کاذب کہتے ہیں، تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے، اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے، یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے، اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اسے صبحِ صادق کہتے ہیں، اسی صبحِ صادق کے نکلنے سے نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہا۔[36]

صبح صادق اور صبح کاذب کے درمیان کتنا وقفہ ہوتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: بعد ختم صبح کاذب کے صبح صادق کے شروع میں

[36] تعلیم الاسلام از حضرت مفتی اعظم ہند مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ ص 105

دیر لگتی ہے یا ساتھ ہی ساتھ صبح صادق ہو جاتی ہے، بعض مولوی کہتے ہیں کہ بعد گذرنے و ختم صبح کاذب اتنی دیر بعد صبح صادق ہوتی ہے کہ جتنی دیر میں ۵۰-۶۰ آیات پڑھی جائیں، کونسا قول صحیح ہے؟

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ الجواب وباللہ التوفیق

صبح کاذب اور صبح صادق کی پہچان میں علماء نے بڑی بحثیں کی ہیں، قریبی دور کے محقق عالم اور فقیہ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ معتدل حالت میں خط استواء کے مقام پر صبح کاذب و صبح صادق کے درمیان کم از کم 12 منٹ کا فصل ہوتا ہے، اور دیگر مقامات پر عرض البلد اور طول البلد اور موسموں کے فرق کے اعتبار سے یہ مقدار اور زیادہ بھی ہو سکتی ہے، (تفصیل دیکھیں: رسالہ صبح صادق در احسن الفتاوی 163/2) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ 20/10/1429

الجواب صحیح: شبیر احمد عفااللہ عنہ [37]

---

[37] کتاب النوازل ج۳ ص۲۱۹

یعنی امر اول میں مذکور وقفہ سے مراد صبح کاذب کی ابتداء سے لے کر صبح صادق کے ابتداء تک ہے، جیسا کہ عبارت نمبر 1 اور 2 میں مذکور ہے۔

امر دوم: انتہائے صبح کاذب {فجر اول} اور ابتدائے صبح صادق {فجر ثانی} کا درمیانی وقفہ:

اس وقفہ کے بارے میں عرض ہے کہ صبح کاذب یعنی فجر اول کے انتہاء اور صبح صادق یعنی فجر ثانی کے ابتداء کے درمیان کوئی خاص وقفہ نہیں بلکہ نہایت معمولی یعنی چند لمحوں کا وقفہ ہے جسے بعض اہل علم نے اتصال {مجازی} سے بھی تعبیر کیا ہے اسی وجہ سے ہم نے بھی اس کو "**کالمتصل**" سے تعبیر کیا ہے۔

معلوم ہوا کہ فجرین یعنی صبح صادق اور صبح کاذب کے درمیان باعتبار ابتدائے فجر اول اور ابتدائے فجر ثانی منٹوں کا جبکہ باعتبار انتہائے فجر اول اور ابتدائے فجر ثانی معمولی یعنی چند لمحوں کا وقفہ ہے اور اگر یوں کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ فجرین دراصل ایک تصویر کے دو رخ ہیں جس کا پہلا رخ فجر اول یعنی صبح کاذب حکماً رات اور دوسرا رخ فجر ثانی یعنی صبح صادق دن کا حصہ ہے، جیسا کہ عبارت نمبر 7، 6، 5، 4، 3 میں مذکور ہے۔

المختصر کہ شرعاً بحوالہ امر دوم صبح کاذب اور صادق کے درمیان کوئی قابل ذکر وقفہ نہیں بلکہ دونوں متصل {مجازاً} ہیں۔

"حتیٰ" سے استدلال

احادیث مبارکہ میں کثرت کے ساتھ "حتی یستطیر،حتی ینفجر" {یہاں تک کہ پھیل جائے} وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صبح کاذب یعنی بیاض مستطیل کی روشنی کا اثر صبح صادق یعنی بیاض مستطیر تک باقی رہے گا، یعنی فجرین باہم متصل ہیں۔

صبح کاذب اور صبح صادق کے باہمی اتصال پر ہمارے محترم مفتی ڈاکٹر شوکت صاحب نے لفظ حتیٰ سے استدلال کرتے ہوئے ایک نہایت ہی عمدہ بحث فرمائی ہے یہاں ہم اپنے قارئین کے لئے بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔

تحریر فرماتے ہیں:

آیئے دیکھتے ہیں کہ "حتیٰ" زیادہ تر کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

لغات کے حوالے سے المعجم الوسیط میں ہے:

ا:حتیٰ: حرف یکون جاراً مثل الی فی انتہاء الغایۃ نحو حتیٰ مطلع الفجر۔[38]

ترجمہ : حتیٰ : الیٰ کی طرح حرف جار کے طور پر بمعنی انتہاء غایت استعمال ہوتا ہے مثلًا (لیلۃ القدر کے بارے میں آتا ہے)حتیٰ مطلع الفجر۔

اس کے علاوہ معجم میں اس کا استعمال " عطف للغایۃ" "استیناف اور " کـی "کے طور پر بھی مذکور ہے، مگر احادیث میں بیاض مستطیر سے پہلے بیاض مستطیل کے ذکر کی بنیاد پر یہاں ان میں سے کوئی معنی درست نہیں بنتا۔

(۲) عربی سے انگلش ایک لغت " المورد (AL-MAWRID) قاموس عربی، انگلیزی" میں حتیٰ کا معانی یہ لکھے ہیں :

Until, till; up to, as far as; to وغیرہ آئے ہیں جو کہ ظاہر ہے "یہاں تک"، "تک" وغیرہ کے معنی رکھتے ہیں۔[39]

(۳) مفردات القرآن لامام راغب اصفہانیؒ میں " حتیٰ " کی تفصیل ملاحظہ ہو :

---

[38] المعجم الوسیط ص 154

[39] AL-MAWRID ص 352

ویدخل علی الفعل المضارع فینصب ویرفع،وفی کل واحد وجهان:فاحد وجهی النصب : الیٰ ان ،والثانی : کی،واحدوجهی الرفع ان یکون الفعل قبله ماضیاً،نحو: مشیت حتی ادخل البصرة، ای : مشیت فدخلت البصرة،والثانی :یکون مابعده حالا،نحو: مرض حتی لا یرجونه۔(مفردات القرآن للراغب)

ترجمہ : جب یہ فعل مضارع پر داخل ہو تو اس پر رفع اور نصب دونوں جائز ہوتے ہیں اور ان میں ہر ایک کی دو وجہ ہو سکتی ہیں ، نصب کی صورت میں حتی بمعنی اِلیٰ اَن یا کَی ہوتا ہے اور مضارع کے مرفوع ہونے کی ایک صورت یہ ہے کہ حتی سے پہلے ماضی آجائے، جیسے :مشیت فدخلت البصرة(یعنی میں چلا حتی کہ بصرہ میں داخل ہوا) دوسری صورت یہ ہے کہ حتی کا مابعد حال واقع ہو جیسے مرض حتی لا یرجونه (وہ بیمار ہوا اس حال میں کہ سب اس سے ناامید ہو گئے) [40]

اب ہمیں یہاں دیکھنا چاہیے کہ حدیث "لا یَغُرّنّکُم اذَان

---

[40] ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ فیروزپوری، مفردات القرآن جلد ا ص 212

بلالٍ ولَا ھٰذاَ البَیَاضُ لِعمُودِ الصُّبحِ حتیٰؒ یَستَطِیرَ ھٰکذا "میں حَتّٰی مضارع (یَستَطِیرَ) پر داخل ہوا ہے لہٰذا امام راغب کی تشریح کے مطابق یہ کس معنی میں استعمال کرنا چاہیے ظاہر ہے کہ یہاں صرف ایک صورت یعنی بمعنی "اِلیٰ اَن" اس کا استعمال درست ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں لفظ "حتیٰؒ" تقریباً 108 مرتبہ استعمال ہوا ہے جن میں "حتی" اکثر انتہاء غایۃ کے لئے استعمال کیا گیا ہے، ان میں چند مثالیں عرض کی جارہی ہے۔

1: واذ قلتم یاموسیٰ لن نومن لك حتیٰؒ نری اللہ جھرۃ۔

یعنی ان کے سلسلہِ انکار کا آخر (بقولہم) وہی لمحہ ہوگا جس میں وہ باری تعالیٰ کی پہلی دفعہ رؤیت کریں گے۔

2: لن ترضیٰ عنك الیھود ولا النصاریٰ حتیٰؒ تتبع ملتھم۔

اور جب تك آپ یہود و نصاری کی تابعداری نہیں کریں گے یہ آپ سے کبھی خوش نہیں ہونگے، یعنی اہل کتاب کی ناراضگی وہاں پر ختم ہو گی جہاں سے آپ (معاذاللہ) ان کی تابعداری شروع کریں گے۔

3: وَكُلُوا وَاشرَبُوا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الخَیطُ الاَبیَضُ مِنَ

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۔

یعنی آپ کے کھانے پینے کی اجازت کی انتہاء طلوع فجر پر جا کر پوری ہو گی۔

4: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ۔

یعنی ان مشرک عورتوں سے عدم جواز نکاح کا حکم ان کے ایمان تک ممتد ہو گا۔

5: فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ۔

یعنی اپنی بیویوں سے عدم تعلق کا حکم ان کی طہارت تک جاری رہے گا۔

اس کے علاوہ درجنوں آیات ہیں جن میں "حتیٰ" انتہاء غایت کے لئے وارد ہوا ہے۔

احادیث سے استشہاد

آیات بینات وروایات کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل احادیث پر غور فرمائیے تو نہایت آسانی سے مسئلہ واضح ہو سکتا ہے کہ یہاں "حتیٰ" کا کیا مفہوم سامنے آتا ہے؟

1: عَن عَبدِ اللہ بنِ مسعودٍ قال قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَمنَعَنَّ احَدَکُم اذَانُ بلالٍ من سُحُورَۃٍ فِانّہ یُوَذِّنُ او قال یُنادِی لیَرجِعَ قائِمُکم وَیَنتبِہ نَائِمُکم ولَیسَ الفجرُ ان یَقولَ ھکذا وجمعَ یحیٰ کفّہ حتّٰی یقول ھکذا ومدّ یحیٰ باصبعَیہِ السّبابَتَینِ۔[41]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سننے سے سحری کھانا مت چھوڑیں، کیونکہ بلال اذان اس لئے دیتے ہیں تاکہ تہجد پڑھنے والے گھر چلے جائیں اور سوئے ہوئے جاگ اٹھے اور یحیٰ نے مٹھی بند کرکے فرمایا اسی طرح فجر نہیں ہوتی، بلکہ انگلیاں دائیں بائیں کھول کر فرمایا (فجر صادق) اسی طرح ہوتی ہے۔

2: عن عبد اللہ بن سوادۃ القشیری عن ابیہ قال سمعتُ سمُرۃَ بنَ جندُبٍ یَخطُبُ و ھو یقُولُ قَالَ رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لایَمنَعَنّ من سحُورِکم

---

[41] رواہ ابوداؤد فی کتاب الصوم

اذَانُ بلالٍ ولاَ بیاضُ الاُفقِ الذّی ھٰکذا حتّٰے یَستَطیرَ۔[42]

ترجمہ : عبد اللہ بن سوادۃ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان یا افق پر سیدھی روشنی آپ کو سحری کھانے سے نہ روکے، یہاں تک کہ وہ روشنی افق پر عرضاً پھیل جائے۔

3 : عن سمرۃ قال قال رسو لُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ لا یَغُرّنّکُم اذَانُ بلالٍ ولَا ھٰذاَ البَیَاضُ لِعمُودِ الصُّبحِ حتیّٰ یَستَطِیرَ ھٰکذا۔[43]

ترجمہ : آپکو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور یہ آسمان کی طرف اونچائی میں جاتی ہوئی روشنی دھوکہ میں نہ ڈالے یہاں تک کہ یہ پھیل جائے۔

4 :وعن سمرۃ قال قال رَسوُ لُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ لا یغرّنکم اذانُ بلالٍ ولا ھٰذا البیاضُ حتیٰ

---

[42] رواہ ابوداؤد فی کتاب الصوم

[43] رواہ مسلم

یَنفَجِرَ الفَجرُ ھٰکذا وھٰکذا معتَرِضاً قال ابوداؤد وبسط یدَیہِ یَمِیناً وشمَالاً مادا یَدیہِ۔[44]

ترجمہ: آپ کو دھوکہ میں نہ ڈالے بلالؓ کی اذان اور نہ یہ سفید روشنی یہاں تک کہ یہ چھوڑائی میں فجر ہو کر پھیل جائے۔

5: عن عائشۃ اَنّ بلالاً کاَن یُؤذِّنُ بلَیلٍ فقَال رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کُلُوا واشرَبُوا حتیّٰ یُوذِّنَ ابنُ امِّ مَکتوُمٍ فاِنَّہ لَا یُوذِّنُ حتیّٰ یَطلُعَ الفَجرُ قاَل القَاسمُ ولَم یَکُن بَّینَ آذَانِہما اِلاّ آن یَرقیٰ ذاَوَیَنزِلُ ذا[45]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دے کیونکہ وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک فجر طلوع نہ ہو جائے اور قاسم نے کہا ان دونوں اذانوں کے درمیان بس اتنا ہی فرق ہوتا تھا کہ ایک چڑھے اور دوسرا اترے۔

مذکورہ بالا آیات کو پڑھنے کے بعد ان روایات کو پڑھ کر ایک

---

[44] رواہ نسائی

[45] رواہ بخاری

سیدھا سادہ شخص جس کو ذوڈیکل لائٹ اور آسٹر ونومیکل ٹویلائٹ کا کچھ بھی علم نہ ہو کیا یہی مطلب نہیں لے گا کہ بیاض مستطیل کے بعد" حتیٰ "کا تقاضا یہ ہے کہ یہ روشنی رات کے اخیر میں طلوع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک موجود رہنی چاہیے؟ یہی وجہ ہے کہ علماء محققین نے بھی یہی معنی لیا ہے۔

سبحان اللہ ! اب تو حقیقت بالکل بے نقاب ہو گئی کہ صبح کاذب اور صبح صادق کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟

الحمد للہ بندہ نے پچھلے کسی صفحہ پر یہ تقریر لکھی ہے کہ بنیادی طور پر **الفجر فجران** کے روسے صبح کاذب وصادق ایک ہی منظر کے دو حصے ہیں یہی وجہ ہے کہ فقہاء کے علاوہ ماہرین فن متقدمین بزرگوں نے بھی تحریر فرمایا ہے "**الفجر فجران**" مگر حکمت بالغہ کے تحت شرعی احکام اس کے دوسرے حصے (یعنی بیاض مستطیر) کے ساتھ متعلق فرمائے گئے، { انتہی }[46]

سکالرز سے سوال

نوٹ: کالج اور یونیورسٹی سے متعلق احباب کی خاطر شامل مضمون کیا جارہا ہے،

[46] قاسمی، ڈاکٹر شوکت علی، کشف الغشاء صفحہ 51تا57

ہمارے محترم انجنئیر ملک بشیر احمد بگوی صاحب نے چند سکالرز سے صحیح مسلم حدیث نمبر 1094 کے بارے میں استفسار کیا کہ اس حدیث مبارکہ میں لفظ حتیٰ کا تقاضا کیا ہے؟ یعنی کیا یہ حدیث اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ صبح کاذب اور صبح صادق آپس میں متصل ہیں یا نہیں؟

حدیث مبارکہ

صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 770 مطبوعہ بیروت

{1094} وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا، حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا» وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ، قَالَ: يَعْنِي مُعْتَرِضًا۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے اپنی سحری سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ ہی افق کی لمبی سفیدی سے یہاں تک کہ وہ پھیل جائے۔

والسلام بشیر احمد بگوی اسلام آباد

جواب از جناب ڈاکٹر سہیل حسن

صدر شعبہ حدیث، شعبہ تحقیقات اسلامی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

حتی سے مراد "یہاں تک" ہے تو اس کا معنی یہی ہو گا کہ جب افق پر مستطیل کے بعد یہاں تک افق مستطیر طلوع ہو جائے اس طرح اتصال کا معنی واضح ہوتا ہے،

سہیل جسن،17،9،2013

جواب از جناب جسٹس ڈاکٹر محمد غزالی

شریعت ایپیلیٹ بینچ سپریم کورٹ آف پاکستان اسلام آباد

سحری کے وقت کے معاملہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا نہ اس طرح طول پکڑتی ہوئی افق کی سفیدی سے یہاں تک کہ وہ اس طرح پھیل نہ جائے "حماد نے اپنے ہاتھوں سے پھیلنے کی کیفیت بیان کی خلاصہ یہ کہ دونوں اوقات باہم ملے ہوئے ہیں۔

محمد غزالی،24،9،2013

جواب از جناب ڈاکٹر فدا محمد خان
فیڈرل شریعت کورٹ اسلام آباد
محترم بگوی صاحب مذکورہ بالا حدیث شریف کا مفہوم واضح طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ صبح کاذب کے اختتام کے ساتھ ہی صبح صادق کا آغاز ہو جاتا ہے ،اس لئے صبح کاذب اور صبح صادق کے متعلق مغالطہ ختم ہو جاتا ہے اور صلوۃ فجر اور روزے کے اوقات کا حتمی تعین ہو جاتا ہے۔

خاکسار فدا محمد خان، 25 دسمبر 2013

جواب از جناب محمد الیاس خان
ڈائریکٹر جنرل [ریسرچ] اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد
حدیث میں حتی سے اتصال مراد ہے یعنی جب تک افق مستطیل کا بیاض افق مستطیر کے بیاض میں نہ بدل جائے اس وقت تک سحری کا ٹائم ہے اور فجر نہیں ہوئی، واللہ اعلم

الیاس خان، 26،9،2013

جواب از ڈاکٹر حافظ ہارون رشید
ڈین فیکلٹی آف اصول الدین
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

بنیادی طور پر حتی تین معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے غایہ، تعلیل اور استثناء ،مذکورہ حدیث میں لفظ حتی غایہ کے معنی میں ہے علماء نحو نے لکھا ہے کہ حتی جب تک غایہ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو ما قبل حتی بتدریج اختتام پذیر ہوتا ہے اور پھر معاً مابعد حتی کا آغاز ہوتا ہے دوسری اہم بات علماء نحو نے یہ لکھی کہ حتی جب غایہ کے معنی میں ہو تو اس کی جگہ الی کو رکھنا درست ہوتا ہے۔

ہارون رشید،27،9،2013

معلوم ہوا کہ صبح کاذب وصادق کا آپس میں متصل ہونا ایک امر بدیہی ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور جو حضرات فجرین کو متصل نہیں مانتے ان کا یہ دعوی منشاء احادیث سے مطابقت نہیں رکھتا نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی صبح کاذب نہیں ہو سکتی بلکہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ 18 درجے زیر افق صبح کاذب اور اس سے بعد 15 درجے زیر افق پر نظر آنے والی روشنی شرعی صبح صادق ہے۔

.بروجی روشنی اور فجر میں وقفہ

تیسری نشانی کے ذیل میں جو تفصیل ہم نے پیش کی اس سے بدیہی طور پر یہ بات ثابت ہوئی کہ شرعی صبح کاذب جس روشنی کا نام ہے

وہ باعتبار انتہاء کے صبح صادق کے بالکل قریب [کالمتصل] ہے اور باعتبار ابتداء کے صبح صادق سے چند منٹ پہلے ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں جو روشنی ہمارے موصوف اور ان کے پیش رو کے خیال میں صبح کاذب ہے { یعنی زوڈیکل لائٹ } وہ بھی صبح صادق کے قریب ہے یا نہیں؟

بطور یاد دہانی یہ بات ذہن نشین رہے کہ موصوف اور ان کے پیش رو کے خیال میں زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی صبح کاذب اور 18 درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ صبح صادق ہے۔

1: چنانچہ موصوف کے پیش رو "مراسلہ جاوید قمر" کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

جہاں تک صبح کاذب [بروجی روشنی] کا تعلق ہے یہ بالکل دوسری شئے ہے، بعض دفعہ سازگار حالات میں (یعنی بالکل ہی صاف مطلع کی صورت میں اور کراچی جیسی جگہوں کیلئے اگست سے ستمبر تک) فلکی فلق [آسٹرونومیکل ٹویلائٹ] کے طلوع (یعنی صبح صادق کے شروع) ہونے سے بھی کافی قبل ایک مدھم سی لیکن باایں ہمہ خاصی واضح قسم کی روشنی مشرقی افق پر دیکھی جا سکتی ہے۔[47]

---

[47] پروفیسر عبداللطیف، صبح صادق و صبح کاذب صفحہ نمبر 56 بحوالہ معرفت اوقات نماز

2: اسی طرح موصوف کے پیش رو "مراسلہ جاوید قمر" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

'' اس روشنی { زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی } کے ختم ہونے اور فلکی فلق کے طلوع ہونے تک کے درمیان خاصہ وقفہ ہوتا ہے، اس طرح فلکی فلق کے طلوع سے فوراً پہلے یعنی سورج کے 18 درجات زیر افق کی حد تک پہنچنے سے قبل افق پر کوئی روشنی نہیں ہوتی ''۔[48]

3: مولانا احمد رضا خان بریلوی صاحب رسالہ "**درء القبح عن درك وقت الصبح**" میں تحریر فرماتے ہیں:

'' بلکہ 18 درجہ انحطاط پر صبح صادق ہو جاتی ہے اور اس سے بہت درجے پہلے صبح کاذب کا فقیر نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ محاسبات علم ہیئت سے آفتاب ہنوز 33 درجے افق سے نیچا تھا۔۔۔۔۔ آگے تحریر فرماتے ہیں اس میں اور صبح صادق میں 15 درجے سے بھی زائد فاصلہ ہے ''[49]

4: فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں:

---

[48] پروفیسر عبد اللطیف، صبح صادق و صبح کاذب، ص: 31 بحوالہ معرفت اوقات نماز

[49] احمد رضا خان بریلوی (م 1426ھ) درء القبح عن درك وقت الصبح، ص 8

صبح کاذب سے کافی پہلے زوڈیکل لائٹ ظاہر ہوتی ہے جس کا صبح سے کوئی تعلق نہیں۔[50]

5: مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ { زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی } آسٹرونومیکل ٹویلائٹ سے کافی پہلے ختم ہو جاتی ہے۔[51]

6: مفتی شوکت قاسمی صاحب فرماتے ہیں:

رات کے وقت یہ روشنی طلوع شمس سے کبھی کبھی بہت دیر پہلے ظاہر ہو جاتی ہے۔[52]

خلاصہ کلام

مذکورہ فنی حوالہ جات ثابت ہوا کہ زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی جو اہل فن کے ہاں ایک روشنی کا نام ہے وہ فجر سے بہت پہلے رات کے وقت کبھی کبھی نمودار ہوتی ہے جیسے آمدہ جملوں سے ظاہر ہے۔

زوڈیکل لائٹ اور آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کے درمیان "خاصہ وقفہ "اور زوڈیکل لائٹ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ سے "کافی قبل"

[50] احسن الفتاوی جلد 2 ص 178 لدھیانوی، مفتی رشید احمد، ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم ۱۴۲۵ھ

[51] احسن الفتاوی جلد 2 ص 180 لدھیانوی، مفتی رشید احمد، ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم ۱۴۲۵ھ

[52] قاسمی ڈاکٹر شوکت علی، معرفت اوقات نماز

اور بقول اعلی حضرت کے "15 درجے {یعنی ایک گھنٹہ} سے بھی زائد فاصلہ ہے"

{ذوڈیکل لائٹ} "آسٹرونومیکل ٹوئیلائٹ سے کافی پہلے ختم ہو جاتی ہے"

"صبح کاذب سے کافی پہلے ذوڈیکل لائٹ ظاہر ہوتی ہے"

اب اگر بقول موصوف 18 درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کو صبح صادق تسلیم کیا جائے اور ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی کو صبح کاذب تسلیم کیا جائے {اگرچہ حقیقت اس کے برعکس ہے} تو تب بھی اہل فن کی تصریحات کے مطابق خاصہ وقفہ بنتا ہے جب کہ شریعت مطہرہ فجرین کے درمیان خاصے وقفے کی تردید کرتی ہے، معلوم ہوا کہ اصولی طور پر ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی کو صبح کاذب کہنا دلائل کی روشنی میں درست نہیں۔

صبح کاذب کی چوتھی نشانی

صبح کاذب کو بھیڑیے کی دم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

فقہاء نے صبح کاذب {فجر اول} کو **"ذنب السرحان"** سے تشبیہ دی ہے۔

1: يُسَمَّى ذَنَبَ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ لِأَنَّ الضَّوْءَ يَكُونُ

فِي الْأَعْلَى دُونَ الْأَسْفَلِ كَمَا أَنَّ الشَّعْرَ يَكُونُ عَلَى أَعْلَى الذِّئْبِ دُونَ أَسْفَلِهِ۔[53]

ترجمہ: صبح کاذب کو ذنب السرحان یعنی بھیڑیے کی دم بھی کہتے ہیں کیونکہ صبح کاذب کی روشنی کی کیفیت کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ اس وقت روشنی افق پر متصل ہونے کے بجائے اوپر ہوتی ہے جیسے بھیڑیے کی دم پر بال نیچے کے بجائے اوپر ہوتے ہیں۔

2: والعرب تشبهه بذنب السرحان لمعنيين أحدهما طوله والثانی أن الضوء يكون فی الاعلی دون الاسفل۔[54]

ترجمہ: اور عرب دو وجہ سے صبح کاذب {فجر اول} کو "ذنب السرحان" یعنی بھیڑیے کی دم کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں ایک لمبی ہونے کی وجہ سے اور دوسری یہ کہ صبح کاذب یعنی {فجر اول} میں روشنی اوپر ہوتی ہے نہ کہ نیچے۔

درجہ بالا عبارات میں صبح کاذب کو ذنب السرحان یعنی بھیڑیے کی دم سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس کی دو وجوہات بتائی گئی ہیں۔

---

[53] المبدع فی شرح المقنع، إبراہیم بن محمد، بیروت لبنان، طبع اولی 1997 ج1 ص306
[54] فتح العزیز بشرح الوجیز، عبد الکریم بن محمد الرافعی القزوینی، دار الفکر، ج3 ص33

پہلی وجہ

جس طرح بھیڑیے کی دم لمبی اور اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوتی ہے ،اس طرح صبح کاذب کی روشنی بھی مخروطی ہوتی ہے یعنی اس کا طول اس کے عرض سے زیادہ ہوتا ہے۔

دوسری وجہ

جس طرح بھیڑیے کی دم میں بال اوپر زیادہ اور نیچے بالکل کم ہوتے ہیں اسی طرح صبح کاذب کی روشنی میں افق پر اندھیرا اور اوپر روشنی کا مینار نظر آئے گا۔

وضاحت

صبح کاذب کی وضاحت کرتے ہوئے فقہاء جو چوتھی علامت سمجھائی ہے وہ یہ کہ شرعی صبح کاذب جب طلوع ہو گی تو اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی روشنی میں افق روشن نہیں ہو گا بلکہ افق پر اندھیرا ہو گا" لِأَنَّ الضَّوْءَ يَكُونُ فِي الْأَعْلَى دُونَ الْأَسْفَلِ "اور افق سے اوپر والا حصہ روشن ہو گا آیئے دیکھتے ہیں کیا بروجی روشنی میں بھی افق پر اندھیرا ہوتا ہے۔

بروجی روشنی اور افق

1: ذوڈیکل لائٹ کی یہ تصاویر جو اہل فن نے جاری کی ہیں {جس کا ایک عکس موصوف نے بھی صفحہ نمبر122 پر دیا ہے} ان تصاویر میں اگر آپ غور کریں تو آپ کو افق واضح نظر آئے گا یعنی افق خوب روشن ہے اور صبح کاذب کی روشنی کی وہ کیفیت جو ہم نے ماہرین شرع یعنی فقہاء کرام کے عبارات سے پیش کی ہے اس میں فقہاء نے ذنب السرحان سے تشبیہ دے کر یہ بات سمجھائی ہے کہ جس طرح بھیڑیے کی دم میں بال اوپر زیادہ اور نیچے کم ہوتے ہیں بالکل اسی طرح صبح کاذب کی روشنی میں افق پر اندھیرا اور اوپر کا حصہ روشن ہوتا ہے

،لیکن مذکورہ تصویروں میں معاملہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس روشنی کی صورت میں افق روشن ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ بروجی روشنی یعنی ذوڈیکل لائٹ کے بارے میں موصوف کے پیش رو کیا فرماتے ہیں۔

موصوف کے پیش رو "مراسلہ جاوید قمر" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

خاصی واضح قسم کی روشنی مشرقی افق پر دیکھی جا سکتی ہے۔[55]

الحاصل

شرعی صبح کاذب کی چوتھی علامت کے ذیل میں جو بات سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صبح کاذب میں افق پر اندھیرا ہوتا ہے یعنی غیر واضح ہوتا ہے جبکہ موصوف جس روشنی {یعنی ذوڈیکل لائٹ} کو صبح کاذب کہتے ہیں اس روشنی میں افق اہل فن کی نشاندہی کے مطابق خوب واضح ہے بھلا ایسی روشنی کو کیسے صبح کاذب کہا جا سکتا ہے لہٰذا اس تفصیل کے پیش نظر بھی بروجی روشنی کو صبح کاذب سمجھنا محض خام خیالی کے سوا کچھ نہیں۔

---

[55] پروفیسر عبد اللطیف، صبح صادق و صبح کاذب صفحہ نمبر 56

صبح کاذب کی پانچویں علامت

صبح کاذب کو ظہور بلاد معتدلہ میں پورا سال ہوتا ہے۔

صبح کاذب کی یہ علامت نہایت ہی اہم ہے کہ جس طرح معتدل خطوں میں روزانہ صبح صادق نمودار ہوتی ہے وہاں صبح کاذب بھی نمودار ہو گی اسے بعض اہل علم نے " تعمیم صبح کاذب" سے بھی تعبیر کیا ہے، آیئے دیکھتے ہیں ماہرین شرع اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں:

1 : دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

صبح کاذب سال کے تمام مہینوں میں اور ہر موسم میں ظاہر ہوتی ہے، جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ صبح کاذب صرف دو ماہ وسطِ اگست سے وسطِ اکتوبر تک ظاہر ہوتی ہے، انکو مغالطہ ہوا ہے، دراصل صبح کاذب سے پہلے ایک روشنی ہوتی ہے، جسے انگریزی میں "زوڈیکل لائٹ" کہا جاتا ہے، وہ روشنی صرف دو ماہ ظاہر ہوتی ہے۔[56]

2 : جامعہ فریدیہ اسلام آباد

صورت مسؤلہ میں کتب حدیث، فقہ اور فلکیات میں وضاحت کی گئی ہے کہ صبح صادق سے کچھ قبل صبح کاذب کی روشنی ظاہر ہوتی

---

[56] فتوی نمبر 1315، مورخہ: 3/3/1427

ہے، جو صبح صادق تک باقی رہتی ہے، فقہ اور فلکیات میں یہ وضاحت بھی ہے کہ صبح کاذب ہر موسم میں ہوتی ہے یعنی صبح کاذب کا ظہور سال کے چند مہینوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہمیشہ صبح صادق سے پہلے صبح کاذب ہوتی ہے۔

مزید تحریر فرماتے ہیں:

اور جو صاحب فلکیات کے حوالے سے کہتا ہے کہ صبح کاذب دو مہینوں (وسط اگست تا وسط اکتوبر) میں ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے مہینوں میں ظاہر نہیں ہوتی، حدیث فقہ اور فن فلکیات کے حوالے سے اسکی بات درست نہیں ہے کیونکہ صبح کاذب تمام مہینوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا، نیز وسط اگست تا وسط اکتوبر ایک روشنی ظاہر ہوتی ہے وہ "زوڈیکل لائٹ" ہوتی ہے جسکی وجہ سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے اسکا صبح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ صبح کاذب سے کافی پہلے ظاہر ہوتی ہے، اس کے بعد صبح کاذب ظاہر ہوتی ہے۔[57]

3: امداد العلوم پشاور صدر

وسط اگست تا وسط اکتوبر میں مشرق کی طرف صبح کاذب سے کافی

[57] فتوی نمبر، 22/1-109 مورخہ: 11/3/1427

پہلے زوڈیکل لائٹ ظاہر ہوتی ہے جس کا صبح کاذب سے کوئی تعلق نہیں، اسی طرح یہ روشنی مغرب کی طرف وسط فروری تا وسط اپریل میں ظاہر ہوتی ہے۔[58]

4: جامعہ عثمانیہ پشاور

واضح ہو کہ بوقت صبح کاذب آفتاب افق سے 18 درجہ نیچے ہوتا ہے اور بوقت صبح صادق 15 درجہ نیچے ہوتا ہے، تو اس سے معلوم ہوا کہ صبح صادق اور صبح کاذب میں تین درجہ کا فرق ہے جسکو آفتاب تقریباً بارہ (12) منٹ سے سترہ (17) منٹ کے وقت میں طے کرتا ہے اس (صبح صادق) سے پہلے افق سے کافی بلندی پر نمودار ہونے والی مستطیل روشنی ظاہر ہوتی ہے جو صبح صادق تک باقی رہتی ہے اور یہ صبح کاذب ....فقہ اور فلکیات میں یہ وضاحت بھی ہے کہ صبح صادق سے صرف تین درجہ پہلے صبح کاذب نظر آتی ہے نیز یہ صبح کاذب ہر موسم میں ہوتی ہے اور روز کا معمول ہے۔[59]

مذکورہ فتاوی جات کے درجہ ذیل جملوں کو غور سے پڑھیئے:

"صبح کاذب سال کے تمام مہینوں میں اور ہر موسم میں ظاہر ہوتی

---

[58] فتوی نمبر 5877

[59] مورخہ: 25/4/2006، فتوی نمبر 20,20,19/20,297/328 سلسلہ 1972

ہے"

" فقہ اور فلکیات میں یہ وضاحت بھی ہے کہ صبح کاذب ہر موسم میں ہوتی ہے"

" کیونکہ صبح کاذب تمام مہینوں میں ظاہر ہوتی ہے"

" نیز یہ صبح کاذب ہر موسم میں ہوتی ہے اور روز کا معمول ہے"

تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ صبح کاذب بلاد معتدلہ میں اسی طرح روزانہ ظاہر ہوتی ہے جس طرح صبح صادق ظاہر ہوتی ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے اہل علم وارباب فتوی کے نزدیک یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صبح صادق کی طرح صبح کاذب بھی معتدل خطوں میں روزانہ { پوراسال } نمودار ہوگی۔

اسی طرح احادیث کے عموم سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ جو روشنی { ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی } موصوف اور ان کے پیش رو کے خیال میں صبح کاذب ہے کیا وہ روشنی بھی صبح کاذب کی طرح روزانہ پوراسال معتدل خطوں میں نمودار ہوتی ہے؟

بروجی روشنی کا ظہور

1 : فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں:

وسط اگست تا وسط اکتوبر میں مشرق کی طرف صبح کاذب سے کافی
پہلے ذوڈیکل لائٹ ظاہر ہوتی ہے جس کا صبح سے کوئی تعلق
نہیں۔[60]

مزید ارشاد فرماتے ہیں: غرض یہ کہ ذوڈیکل لائٹ کا اصطلاح
شریعت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ قوس وقزح کی طرح ایک
انعکاسی روشنی ہے جو سال بھر میں صرف دو ماہ وسط اگست تا وسط
اکتوبر میں بعض مقامات پر نمودار ہوتی ہےاور آسٹرونومیکل
ٹویلائٹ سے کافی پہلے ختم ہو جاتی ہے۔[61]

2: ڈاکٹر مفتی شوکت علی قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

{ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی} کا ظہور پورے سال نہیں بلکہ
خاص مہینوں (وسط اگست تا وسط اکتوبر) میں ہوتا ہے[62]

3: موصوف کے پیش رو "نارٹنز اسٹار اٹلس" کے حوالے سے لکھتے
ہیں:

" فروری، مارچ کے زمانہ میں شام کے وقت (بعد غروب
آفتاب) اور اگست، ستمبر کے دوران صبح کے وقت شمالی نصف کرہ

---

[60] احسن الفتاوی جلد 2 ص 178 لدھیانوی، مفتی رشید احمد، ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم ۱۴۲۵ھ

[61] احسن الفتاوی جلد 2 ص 180 لدھیانوی، مفتی رشید احمد، ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم ۱۴۲۵ھ

[62] معرفت اوقات نماز

میں یہ زیادہ روشن تر دکھائی دیتی ہے"۔[63]

4: پروفیسر اے ای ڈیو گلاس لکھتے ہیں:

1916 میں ذوڈیکل لائٹ کے عنوان سے پروفیسر A.E. DouGLAss University of Arizona, Tuscon, Arizona, U.S.A نے ایک رپورٹ شائع کی ہے، اس اندر ذوڈیکل لائٹ کے بارے میں کچھ یوں رقم طراز ہیں:

The zodiacal light is a large, faint light of conical form, seen extending upward from the western horizon in February, March and April, after night has become enti rely dark.[64]

ترجمہ: یہ بہت لمبی تکونی شکل میں ایک روشنی ہے، جو کہ فروری، مارچ اور اپریل کے مہینوں میں افق غربی کے اوپر اونچائی کی طرف چڑھتی ہوئی اس وقت نظر آتی رہتی ہے جب رات کا مکمل اندھیرا چھاجاتا ہے۔

---

[63] پروفیسر عبداللطیف، صبح صادق و صبح کاذب صفحہ نمبر 56

64 ZODIACAL LIGHT AND COUNTERGLOW AND THE PHOTOGRAPHY OF LAROE AREAS AND PAINT CONTRASTS.

(Page No. 1)

خلاصہ کلام

صبح کاذب {شرعی} کا صبح صادق کی طرح روزانہ ہر موسم میں پورا سال معتدل خطوں میں نمودار ہونا ضروری ہے اور جس {ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی} روشنی کو موصوف اوران کے پیش رو صبح کاذب قرار دے رہے ہیں وہ روشنی سال میں چند ماہ وسط اکتوبر تا وسط اگست مشرقی افق پر اور وسط فروری تا وسط اپریل مغربی افق پر نظر آتی ہے ،یعنی مذکورہ بزرگوں کے مزعومہ صبح کاذب میں صبح صادق کی طرح تعمیم نہیں،بھلا ایسی روشنی کو کیسے صبح کاذب قرار دیا جاسکتا ہے۔

تقابلی جائزہ

حصہ دوم میں ہم نے شرعی صبح کاذب اور فنی ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی کی کیفیات آپ کے سامنے پیش کیں جس سے درجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

1: صبح کاذب کی روشنی مستطیل جبکہ بروجی روشنی بھی مستطیل ہوتی ہے۔

2: صبح کاذب سے صبح صادق کا دھوکہ ہو سکتا ہے لیکن بروجی روشنی سے صبح صادق کا دھوکہ نہیں ہو سکتا اور نہ آج تک کسی نے یہ دعوی کیا ہے۔

3: صبح کاذب اور صبح صادق انتہائی قریب [کالمتصل] ہوتے ہیں جبکہ بروجی روشنی اور فجر کے درمیان خاصہ وقفہ ہوتا ہے۔

4: صبح کاذب میں افق غیر روشن جبکہ بروجی روشنی میں افق خوب روشن اور واضح ہوتا ہے۔

5: صبح کاذب کا طلوع ہونا بلاد معتدلہ میں روزانہ کا معمول ہے جبکہ بروجی روشنی اس کے بالعکس ہے۔

الحمد للہ اتنی بات تو واضح ہو گئی کہ صبح کاذب کی پانچ نشانیوں میں سے چار نشانیاں زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی میں نہیں پائی جاتی، بھلا یہ کیسی صبح کاذب ہے جس میں شرعی صبح کاذب کی نشانیاں تو نہیں پائی جاتی لیکن نام پھر بھی صبح کاذب؟ کسی کے ذہن میں اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ صبح کاذب کی ایک نشانی مستطیل ہونا تو بروجی روشنی میں موجود ہے تو ایسے احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ فقط مستطیل ہونا ہی اگر صبح کاذب علامت ہے تو پھر تو ہر مستطیل روشنی صبح کاذب قرار پائے گی لہٰذا مستطیل ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری علامات کا پایا جانا ضروری ہے۔

توجہ طلب

ایک ہوتا ہے "عین الشیء" اور ایک ہوتا ہے "کالشیء" یعنی وہی شے یا اس کی طرح۔ اگر آپ سے کوئی ایسی شے گم ہو جائے جس کی 4 نشانیاں ہوں مثلاً

ایک گھڑی ہی لے لیں جو آپ سے گم ہو گئی اور اس کی 4 نشانیاں ہیں۔

1: گولڈن ہے۔

2: چین کا کنارہ ٹوٹا ہوا ہے۔

3: سیکنڈز والی سوئی سرخ رنگ کی ہے۔

4: دیکھنے میں پرانی لگتی ہے۔

اگر آپ کسی کے پاس اس طرح کی گھڑی دیکھ کر دعوی کرتے ہیں کہ یہ گھڑی میری ہے تو آپکو مذکورہ چار نشانیاں اس گھڑی میں ثابت کرنی پڑیں گی، اگر آپ کا دعوی فقط اس بنیاد پر ہو کہ میری گم شدہ گھڑی کا رنگ چونکہ گولڈن تھا اور یہ گھڑی بھی گولڈن ہے اس لئے یہ وہی گھڑی ہے جو مجھ سے گم ہوئی ہے تو آپ کا دعوی نا قابل قبول ہوگا، کیونکہ یہ گھڑی اس طرح کی تو ہے لیکن وہی نہیں، یعنی کالشیء تو ہے لیکن عین الشیء نہیں، اسی طرح زوڈیکل

لائٹ کی صورت بوجہ مستطیل ہونے کے کالشیء تو ہے لیکن عین الشیء نہیں یعنی صبح کاذب "کی طرح "ہونے کے باوجود بھی صبح کاذب نہیں، لہٰذا انصاف کی بات تو یہ ہے کہ موصوف اور ان کے پیش رو کی نیت پر شک کئے بغیر ان کا ذوڈیکل لائٹ یعنی بر و جی روشنی کو صبح کاذب کہنے کو محض ایک فنی سہو پر محمول کرتے ہوئے شرعی صبح کاذب کا تعین کیا جائے۔

ملحوظہ

شرعی صبح صادق کونسی روشنی کا نام ہے یہ ہم انشاء اللہ باب سوم میں بیان کریں گے۔

باب سوم

اس باب میں ہم انشاء اللہ صبح صادق کے بارے میں تفصیلی بحث پیش کریں گے اور اس بات کا جائزہ لیں گے کہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ یعنی فلکی فلق جو موصوف کے خیال میں صبح صادق کا دوسرا نام ہے دلائل کی روشنی میں کہاں تک درست ہے؟

جائزہ کا منہج

صبح صادق بھی چونکہ ایک شرعی اصطلاح ہے اس لئے اس کی تفصیلات بھی صبح کاذب کی طرح شرع کی روشنی میں ماہرین شرع کے اقوال وغیرہ سے پیش کئے جائیں گے اور آسٹرونومیکل ٹویلائٹ یعنی فلکی فلق ایک فنی اصطلاح ہے لہٰذا اس کی تفصیلات میں اہل فن ہی کے اقوال پیش کئے جائیں گے۔ شرع کی روشنی میں صبح صادق کی جو نشانیاں سامنے آئیں گی اگر وہ کلیتاً آسٹرونومیکل ٹویلائٹ یعنی فلکی فلق میں پائی گئیں تو ہم اس کو صبح صادق تسلیم کرلیں گے اور اگر شرعی صبح صادق کی نشانیاں آسٹرونومیکل ٹویلائٹ یعنی فلکی فلق میں کلیتاً نہیں پائی گئیں تو دل میں موصوف

کا احترام رکھتے ہوئے ان کے اس خیال کو بھی فنی سہو پر محمول کرتے ہوئے تسلیم کرنے سے معذرت کریں گے۔

اور ساتھ ساتھ اس بات کی بھی وضاحت پیش کریں گے کہ جب آسٹرونومیکل ٹویلائٹ یعنی فلکی فلق صبح صادق نہیں تو پھر اس روشنی کا محل کیا ہے؟ نیز اس حصے میں ہم انشاء اللہ موصوف کے تین دعووں کا بھی تفصیلی جائزہ لیں گے۔

موصوف کا دعوی

موصوف اپنی تحقیق اور مشاہدات کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"راقم کی اپنی تحقیق اور مشاہدہ 18 درجے کا ہے"[65]

"18 درجے کی تحقیق صحیح ہے اور 15 درجے کی تحقیق فنی سہو کی بنیاد پر ہے"[66]

موصوف نے یہاں 3 دعوے فرمائے ہیں:

پہلا دعوی: میری تحقیق یہ ہے 18 درجے زیر افق صبح صادق ہے۔

دوسرا دعوی: میرا مشاہدہ 18 درجے زیر افق صبح صادق کا ہے۔

[65] رسالہ زیر تبصرہ 1431ھ صفحہ 121 تا 126

[66] رسالہ زیر تبصرہ 1431ھ صفحہ 121 تا 126

تیسرا دعوی: پندرہ {15} درجے زیر فق صبح صادق کی تحقیق فنی سہو کے بنیاد پر ہے۔

موصوف کی تحقیق

اگرچہ موصوف کا مکمل مضمون بسلسلہ اوقات فجر وعشاء ماشاء اللہ فقط ساڑھے پانچ صفحات پر مشتمل ہے جسے انہوں نے تحقیق جیسے بھاری بھر کم لفظ سے مزین فرما کر اپنے {افق سے} مانوس آنکھوں کے مشاہدات اور 15 درجے پر صبح صادق کی تحقیق کے فنی سہو کو بھی انہی ساڑھے پانچ صفحات میں سمویا ہوا ہے یقیناً اس طرح سے سمندر کو کوزہ میں بند کرنا موصوف ہی کا کمال ہو سکتا ہے۔

ہمارا مؤقف

ہمارا مؤقف یہ ہے کہ صبح صادق 18 درجے زیر افق نہیں بلکہ اس وقت ہوتی ہے جب سورج کے 15 درجے زیر افق پہنچتا ہے اور 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی صبح کاذب یعنی فجر اول کی ہے نہ کہ صبح صادق یعنی فجر دوم کی نیز 15 درجے {پر صبح صادق} والی تحقیق زیادہ صحیح، دلائل اور عینی مشاہدات سے ہم آہنگ اور نماز واذان فجر کی محافظ ہے نیز 15 درجے {پر صبح صادق

}والی تحقیق "فنی سہو"{جیسا کہ موصوف کا خیال ہے}کے بنیادپر نہیں بلکہ" الفجر کما قال اللہ وبلغ عنہ رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام "کے بنیادپر ہے۔

اختلاف

موصوف کا خیال ہے کہ 18 درجے زیرافق نمودار ہونے والی روشنی صبح صادق کی روشنی ہےاور جن اہل علم نے اس خیال کو تسلیم نہیں کیاان کا مؤقف یہ ہے کہ شریعت مطہرہ میں صبح صادق کے پہچان کے لئے باقاعدہ نشانیاں بتائی گئی ہیں لیکن وہ 18 درجے زیرافق نمودار ہونے والی روشنی میں موجود نہیں بلکہ 15 درجے زیر افق ظاہر ہونے والی روشنی میں کلیۃً پائی جاتی ہیں اس لئے 18 درجے زیرافق والی روشنی شرعی صبح صادق کا مصداق نہیں بلکہ 15 درجے زیر افق والی روشنی شرعی صبح صادق کا صحیح مصداق ہے۔

ثمرہ اختلاف

موصوف کے خیال میں چونکہ 18 درجے زیرافق صبح صادق ہو گئی لہٰذا سحری کا وقت ختم ہو گیا اور نماز فجر کا وقت شروع ہو گیا،جب کہ قائلین 15 درجے کا مؤقف یہ ہے کہ شرعی صبح صادق تک

پہنچنے میں سورج نے اب مزید 3 درجے طے کرنے ہیں { یاد رہے کہ سورج خط استواء کے قریب علاقوں میں ایک درجہ تقریباً 4 منٹ میں طے کرتا ہے } لہٰذا جب تک سورج 15 درجے زیر افق نہیں پہنچتا شرعاً صبح صادق کے احکام لاگو نہیں ہوں گے۔
ہاں اگر کوئی روزہ صبح صادق سے پہلے بند کرلے تو کوئی حرج نہیں البتہ اذان فجر اگر سورج کے 15 درجے زیر افق پر پہنچنے سے پہلے دی گئی تو واجب الاعادہ ہے نیز یہ عمل نہ صرف یہ کے احتیاط کے خلاف ہے بلکہ عمومی طور پر بھی محتاط محققین کے قول خلاف ہے۔

شرعی صبح صادق

شریعت میں صبح یعنی فجر کی دو قسمیں ہیں فجر اول اور فجر ثانی یعنی صبح کاذب اور صبح صادق اول الذکر کی تفصیل ہم نے باب دوم میں تفصیل کے ساتھ پیش کردی ہے۔
آیئے اب فجر ثانی یعنی صبح صادق کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ شریعت میں اس صبح کی کیا نشانیاں بتائی گئی ہیں۔
چنانچہ اس بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ، الاية[67]

تراجم

اس عنوان کے تحت ہم بطور مثال مفسرین کے چند تراجم پیش کریں گے تاکہ آیت مبارکہ کے سمجھنے میں آسانی ہو:

ترجمہ مدنی

اور تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے تمہارے لئے سپیدہ صبح کی سفید دھاری تاریکی شب کی سیاہ دھاری سے۔

ترجمہ آسان قرآن

اور اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک صبح کی سفید دھاری سیادہ دھاری سے ممتاز ہو کر تم پر واضح (نہ) ہو جائے۔

ترجمہ معالم العرفان

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صاف ظاہر ہو جائے تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے فجر سے۔

---

[67] بقرہ 187

ترجمہ معارف القرآن

اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف نظر آئے تم کو دھاری صبح کی جدا دھاری سیاہ سے۔

ترجمہ احمد علی لاہوری

اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ تمہارے لیے سفید دھاری سیادہ دھاری سے فجر کے وقت صاف ظاہر ہو جاوے۔

اتنی بات تو ان تراجم سے بھی واضح ہے کہ فجر ثانی یعنی صبح صادق کی روشنی کی صفت یہ ہے کہ یہ روشنی صاف اور واضح ہو گی اس میں کوئی خفا نہیں ہو گا۔

تفاسیر

1 : حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ :أَنَّهُ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ، صِفَةُ ذَلِكَ الْبَيَاضِ أَنْ يَكُونَ مُنْتَشِرًا مُسْتَفِيضًا فِي السَّمَاءِ[68]

مفہوم : ا: صبح صادق کی سفید روشنی کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمان میں منتشر ہو گی۔

ب: خط ابیض واسود سے دن کا اجالا اور رات کا اندھیرا مراد ہے۔

---

[68] تفسیر الطبری، ابو جعفر الطبری، دار ہجر، طبع اولی 2001ج3ص251

2 ا: والثانی: هو المستطیر الذی ینتشر ویأخذ الأفق ضوء الفجر الصادق الذی یحل الصلاۃ ویحرم الطعام علی الصائم وهو المعنی بهذہ الآیة.[69]

مفہوم : ا: فجر ثانی صبح صادق وہ مستطیر روشنی ہے جو منتشر ہو ـــــ اور آیت کے یہی معنی ہے۔

3 ا: واعلم أن الفجر الذی یحرم به علی الصائم الطعام والشراب والجماع هو الفجر الصادق المستطیر المنتشر فی الأفق سریعا۔[70]

مفہوم: ا: فجر یعنی صبح صادق مستطیر ہے جو افق پر جلد پھیلتا ہے،
ب: وہ فجر جس کے نمودار ہونے کے بعد روزہ دار کے لئے کھانا پینا اور جماع حرام ہو جاتا ہے وہ فجر صادق مستطیر ہے۔

4 : قوله تعالی: {حتی یتبین لکم الخیط الأبیض من الخیط الأسود} أی حتی یظهر ظهوراً جلیاً یتمیز به

---

[69] تفسیر الثعلبی، احمد بن محمد بن إبراہیم الثعلبی، دار إحیاء التراث العربی، بیروت لبنان، طبع اولی 2002ج2ص80

[70] تفسیر الخازن، علاء الدین، المعروف بالخازن، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع اولی 1415ھ ج1ص117

{الخيط الأبيض} وهو بياض النهار {من الخيط الأسود} وهو سواد الليل۔[71]

مفہوم: فجر صادق کا ظہور جلی معتبر ہے۔

5 : وذكر أهل العلم أن بين الفجر الصادق والفجر الكاذب ثلاثة فروق:

الفرق الأول: أن الصادق مستطير معترض من الجنوب إلى الشمال؛ والكاذب مستطيل ممتد من الشرق إلى الغرب.

والفرق الثاني: أن الصادق متصل بالأفق؛ وذاك بينه، وبين الأفق ظلمة.

والفرق الثالث: أن الصادق يمتد نوره، ويزداد؛ والكاذب يزول نوره ويظلم۔[72]

ترجمہ: اہل علم نے فجر صادق اور کاذب میں تین طرح کا فرق بتایا ہے۔

---

[71] تفسیر الفاتحۃ والبقرۃ, محمد العتیمین , دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ b طبعۃ اولی، 1423ھ- ج2 ص348

[72] ایضاً ج2 ص357

ا: صبح صادق شمالاً جنوباً مستطیر عرض میں پھیلا ہوتا ہے،اور صبح کاذب مشرق سے مغرب مستطیل ہوتا ہے۔

ب: صبح صادق افق سے متصل ہوتا ہے اور صبح کاذب اور افق کے درمیان اندھیرا ہوتا ہے۔

ج: صبح صادق کی روشنی میں تسلسل کے ساتھ اضافہ ہوتا ہے اور صبح کاذب کی روشنی ختم ہو کر اندھیرا ہو جاتا ہے۔

6 : (المستطیر فی الأفق) ھو الذی انتشر ضوءہ،واعترض فی الأفق الشرقی کأنہ طار فی نواحی السماء۔[73]

ترجمہ: صبح صادق مستطیر: وہ صبح ہے جس کی روشنی منتشر ہو اور افق شرقی پر شمالا جنوبا آسمان میں پھیلی ہوئی ہو۔

مفسرین ومترجمین نے فجر ثانی یعنی صبح صادق کی جو نشانیاں بیان فرمائی ہیں مجموعی طور پر ان کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

1: فجر ثانی یعنی صبح صادق کی روشنی کی صفت یہ ہے کہ یہ آسمان میں منتشر و مستفیض ہو گی۔

---

[73] مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح،ابو الحسن، طبع ثالث1984ج2ص383

کما دل علیه صِفَةُ ذَٰلِكَ الْبَيَاضِ أَنْ يَكُونَ مُنْتَشِرًا مُسْتَفِيضًا فِي السَّمَاءِ۔

2: فجر ثانی یعنی صبح صادق کی روشنی مستطیر یعنی منتشر روشنی کا نام ہے۔

کما دل علیه هو المستطیر الذی ینتشر وایضاً (المستطیر فی الأفق) هو الذی انتشر ضوءه، واعترض فی الأفق الشرقی۔

3: فجر ثانی یعنی صبح صادق کی روشنی ظاہر ہونے کے بعد رکے گی نہیں بلکہ فوراً پھیلنے کا عمل شروع ہوگا۔

کما دل علیه المنتشر فی الأفق سریعا ۔

4: فجر ثانی یعنی صبح صادق کی روشنی ظہور جلی کا اعتبار ہے۔

کما دل علیه حتی یظهر ظهوراً جلیاً ۔

5: فجر ثانی یعنی صبح صادق کی روشنی شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی ہو گی،

کما دل علیه أن الصادق مستطیر معترض من الجنوب إلی الشمال۔

6: فجر ثانی یعنی صبح صادق کی روشنی افق کے ساتھ ملی ہوئی ہو گی

کما دل علیه أن الصادق متصل بالأفق۔

7: فجر ثانی یعنی صبح صادق کی روشنی مسلسل بڑھتی ہے۔ ا
كما دل عليه أن الصادق يمتد نوره و يزداد.

احادیث مبارکہ

1: عَنْ سَوَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَبْدُوَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ- حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ.[74]

مفہوم: بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور یہ سفید روشنی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے یہاں تک کہ صبح صادق ظاہر ہو جائے۔

2: أَخْبَرَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» يَعْنِي مُعْتَرِضًا، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَبَسَطَ يَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ.[75]

---

[74] صحیح مسلم، دار إحياء التراث العربي – بيروت، ج2 ص770

[75] السنن الكبرى، إبو عبد الرحمن، النسائي، مؤسسة الرسالة – بيروت، طبع

مفہوم: بلال کی اذان اور یہ سفید روشنی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے یہاں تک کہ شمالًا جنوبا فجر ہو کر پھیل جائے۔

3 : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ , عَنْ أَبِيهِ , قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ , يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الَّذِى هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔[76]

مفہوم : بلال کی اذان اور افق کی روشنی {صبح کاذب کی روشنی} آپ کو سحری کھانے سے نہ روکے یہاں تک وہ روشنی افق پر شمالًا جنوباً پھیل جائے۔

4 : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِى مُعْتَرِضًا ۔[77]

[76] سنن الدار قطنی، ابو الحسن، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت – لبنان طبع اولی 2004، ج3 ص118
[77] مختصر صحیح مسلم، عبد العظیم بن عبد القوی، المنذری، المکتب الاسلامی، بیروت – لبنان، طبع سادسہ 1987 ج1 ص157

مفہوم: بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور افق کی یہ مستطیل سفیدی تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے یہاں تک کہ افق پر شمالاً جنوباً پھیل جائے۔

5 : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ قَالَ: أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا، وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ، وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ» وَأَشَارَ بِيَدِهِ۔[78]

مفہوم: رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کھاؤ پیو اور یہ بلندی کی طرف چڑھنے والی روشنی تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ فجر احمر پھیل جائے۔

7 : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْفَجْرُ
فَجْرَانِ فَجْرٌ يُحَرِّمُ فِيهِ الطَّعَامُ وَيَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ، وَفَجْرٌ يُحَرِّمُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ۔[79]

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ فجر دو ہیں۔

---

[78] صحیح ابن خزیمۃ، ابو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمۃ، المکتب الإسلامی – بیروت ج3 ص211

[79] صحیح ابن خزیمۃ، ابو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمۃ، المکتب الإسلامی – بیروت ج1 ص184

ماہرین شرع کے اقوال

1 : وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ طُلُوعُ الْفَجْرِ وَانْصِدَاعُهُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الْمُعْتَرِضُ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي الَّذِي يَنْتَشِرُ وَيَظْهَرُ۔ [80]

ترجمہ : ا: اس بات پر اجماع ہے کہ نماز فجر کا وقت طلوع صبح صادق ہے۔

ب: صبح صادق افق رات کے آخر میں افق شرقی پر پھیلی ہوئی روشنی کا نام ہے۔

ج: صبح صادق منتشر روشنی کو کہتے ہیں۔

2 : أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ طُلُوعُ الْفَجْرِ الثَّانِي إِذَا تَبَيَّنَ طلوعه وهو البياض الْمُنْتَشِرُ مِنْ أُفُقِ الْمَشْرِقِ۔ [81]

ترجمہ : ا: اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ نماز فجر کا وقت طلوع فجر ثانی ہے۔

ب: صبح صادق افق شرقی پر منتشر روشنی کا نام ہے۔

---

[80] الاستذکار وابو عمر یوسف بن عبد اللہ ودار الکتب العلمیۃ—بیروت، طبعۃ اولی 2000ج1ص32

[81] التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ، وزارۃ عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیۃ—المغرب، 1387ھ-ج3ص275

3:والمستطير: الْمُنْتَشِر بِسُرْعَة، يُقَال: استطار الْفجْر: إِذا انْتَشَر وَاعْترض فِي الْأُفق، وَذَلِكَ الَّذِي يمْنَع السّحُور.[82]

مفہوم :ا: مستطیر جلد منتشر ہونے کو کہتے ہیں۔

ب: عرب " استطار الفجر " اس وقت کہتے ہیں جب روشنی افق پر پھیل جائے۔

4 : وروى ابن جريج، عن عطاء، عن ابن عباس، قال: الفجر فجران: فجر يطلع بليل، يحل فيه الطعام والشراب ولا يحل فيه الصلاة. وفجر تحل فيه الصلاة ويحرم فيه الطعام والشراب، وهو الذى ينتشر على رؤوس الجبال.[83]

مفہوم :ا: صبح صادق وہ ہے جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر منتشر ہو جائے۔

5 : (عَمُودُ الصُّبْحِ الْأَوَّلِ) أَيِ الْعَمُودُ الْمُسْتَطِيلُ الْمُرْتَفِعُ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ الصُّبْحُ الْكَاذِبُ دُونَ الْفَجْرِ

---

[82] کشف المشکل من حدیث الصحیحین ،جمال الدین ابو الفرج، دار الوطن - الریاض، ج1 ص297

[83] فتح الباری شرح صحیح البخاری، زین الدین ، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ - المدینۃ النبویۃ، طبعۃ، 1996م

الْأَحْمَرِ الْمُنْتَشِرِ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ فَإِنَّهُ الصُّبْحُ الصادق وَالْمُسْتَطِيرُ فَبَيْنَ الصُّبْحَيْنِ سَاعَةٌ لَطِيفَةٌ فَإِنَّهُ يَظْهَرُ الْأَوَّلُ وَبَعْدَ ظُهُورِهِ يَظْهَرُ الثَّانِي ظُهُورًا بَيِّنًا فَالْفَجْرُ الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ هُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي۔[84]

مفہوم: ا: آسمان میں مستطیل، بلند روشنی صبح کاذب ہے۔

ب: صبح صادق منتشر اور مائل بسرخی روشنی کا نام ہے۔

ج: صبح کاذب اور صادق کے درمیان نہایت لطیف وقفہ ہے۔

د: صبح کاذب کے بعد جلد ہی صبح صادق کا ظہور ہوتا ہے۔

7 : عن محمد بن علی (أن جابر بن عبد الله) رضی الله عنهما (قال: صلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - الصبح) أي صلاة الصبح،(حين تَبَيَّنَ له الصبح) فيه أن أول الصبح إذا تبين الفجر، واتضح، فأما قبل تبينه فلا تصح صلاة الصبح، ولا يحرم الأكل في الصوم. وهذا الفجر هو الفجر الثاني المسمى بالصادق،

---

[84] عون المعبود شرح سنن ابی داود، محمد اشرف، ابو عبد الرحمٰن، شرف الحق، الصدیقی، العظیم آبادی، دار الکتب العلمیۃ—بیروت، طبعۃ: الثانیۃ، 1415ھ۔

الذی تتعلق به الأحكام، من صلاة الصبح، وحرمة الأكل ونحوه على الصائم۔[85]

مفہوم: ا: صبح صادق کی روشنی واضح ہوتی ہے۔

ب: صبح صادق واضح سے قبل نماز فجر پڑھنا درست نہیں۔

9 : قال أصحابنا: الفجر فجران: أحدهما يسمى الفجر الأول، والفجر الكاذب، والآخر يسمى الفجر الثانی، والفجر الصادق؛ فالفجر الأول يطلع مستطيلًا نحو السماء، كذنب السِّرْحَان، وهو الذئب، ثم يغيب ذلك ساعة، ثم يطلع الفجر الثانی الصادق مستطيرًا - بالراء-أی منتشرًا عرضًا فی الأفق.[86]

مفہوم: ا: فجر دو ہیں صبح کاذب اور صبح صادق

ب: پہلے صبح کاذب طلوع ہوتا ہے اور پھر معمولی وقفے کے بعد صبح صادق طلوع ہوتا ہے۔

ج: مستطیر کا معنی افق پر منتشر اور پھیلا ہوا ہونا ہے۔

---

[85] شرح سنن النسائی المسمی، ذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی، محمد بن علی، دار المعراج الدولیۃ، طبع اولی 1999ج7ص205

[86] حوالہ بالا ایضاً

10 : ولكن المستطير) أى هو الذى يحرم الطعام ويحل الصلاة فيه استحباب تأخير السحور لأنه ليس بين الفجر الكاذب والفجر الصادق إلا زمن يسير ۔[87]

مفہوم: ا: مستطیر فجر کے نمودار ہونے پر سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

ب: سحری آخری وقت میں کھانا مستحب ہے۔

ج: صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیان {زمن یسیر} انتہائی معمولی وقفہ ہے۔

11 : قال القاضى{المالكى} رحمه الله تعالى: ووقت صلاة الفجر طلوع الفجر الثانى ويسمى الصادق وهو الضياء المعترض فى الأفق الذاهب فيه عرضًا يبتدىء من المشرق معترضًا حتى يعم الأفق، ثم لا يزال ممتدًا مالم تطلع الشمس ۔[88]

مفہوم: ا: صبح صادق پھیلی ہوئی روشنی کا نام ہے۔

ب: صبح صادق کی روشنی {رکتی نہیں} بڑھتی رہتی ہے یہاں تک

[87] الفتح الربانی لترتیب مسند الإمام احمد بن حنبل الشیبانی ،احمد بن عبد الرحمٰن ، دار إحیاء التراث العربی، طبع دوم ج10 ص20

[88] شرح التلقین، ابو عبد اللہ ، دار الغرب الإسلامی، طبعۃ اولی، 2008م ج1 ص399

سورج طلوع ہو جاتا ہے۔

12 : وَالْفَجْرُ الثَّانِي وَهُوَ الْمُسْتَطِيرُ الْمُعْتَرِضُ فِي الْأُفُقِ لَا يُزَالُ يَزْدَادُ نُورُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَيُسَمَّى هَذَا فَجْرًا صادقا؛ لِأَنَّهُ إِذَا بَدَأَ نُورُهُ يَنْتَشِرُ فِي الْأُفُقِ۔[89]

مفہوم: ا: صبح صادق کی روشنی شمالًا جنوبًا پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔

ب: صبح صادق کی روشنی مسلسل بڑھتی رہتی ہے۔

ج: صبح صادق کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ نمودار ہوتے ہی روشنی افق پر پھیلنا شروع ہو جاتی ہے۔

13 : وَأما الْفجر الثَّانِي فَهُوَ الْمُعْتَرض فِي الْأُفق لَا يزَال نوره حَتَّى تطلع الشَّمْس سمي فجرا صادقا لِأَنَّهُ إِذا بدا نوره ينتشر فِي الْأُفق۔[90]

مفہوم: ا: صبح صادق کی روشنی مسلسل بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔

ب: فجر صادق اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی روشنی نمودار ہوتے ہی افق پر پھیلنا شروع ہو جاتی ہے۔

---

[89] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج1 ص122

[90] تحفۃ الفقہاء، محمد بن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، طبعۃ ثانیۃ، 1994 ج1 ص99

حاصل بحث

ماہرین شرع نے قرآن وحدیث کی روشنی میں فجر ثانی یعنی صبح صادق کی جو نشانیاں بیان فرمائی ہیں مجموعی طور پر ان کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

1: صبح صادق منتشر روشنی کو کہتے ہیں۔
کما دل علیہ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي الَّذِی يَنْتَشِرُ وَيَظْهَرُ۔

2: مستطیر جلد منتشر ہونے کو کہتے ہیں۔
کما دل علیہ والمستطیر: الْمُنْتَشِر بِسُرْعَة۔

3: عرب "استطار الفجر" اس وقت کہتے ہیں جب روشنی افق پر پھیل جائے۔
کمادل علیہ ، يُقَال: استطار الْفجْر: إِذا انْتَشَر وَاعْترض فِي الْأُفق۔

4: صبح صادق وہ ہے جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر منتشر ہو جائے۔
کما دل علیہ وھو الذی ینتشر علی رؤوس الجبال۔

5: صبح صادق منتشر اور مائل بسرخی روشنی کا نام ہے۔
کما دل علیہ دُونَ الْفَجْرِ الْأَحْمَرِ الْمُنْتَشِرِ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ۔

7: صبح کاذب اور صادق کے درمیان نہایت لطیف وقفہ ہے۔
كما دل عليه فَبَيْنَ الصُّبْحَيْنِ سَاعَةٌ لَطِيفَةٌ۔

8: صبح کاذب کے بعد جلد ہی صبح صادق کا ظہور ہوتا ہے۔
كما دل عليه فَإِنَّهُ يَظْهَرُ الْأَوَّلُ وَبَعْدَ ظُهُورِهِ يَظْهَرُ الثَّانِي ظُهُورًا بَيِّنًا۔

9: صبح صادق واضح سے قبل نماز فجر پڑھنا درست نہیں۔
كما دل عليه ، فأما قبل تبيينه فلا تصح صلاة الصبح۔

10: پہلے صبح کاذب طلوع ہوتا ہے اور پھر معمولی وقفے کے بعد صبح صادق طلوع ہوتا ہے۔
كما دل عليه ثم يغيب ذلك ساعة، ثم يطلع الفجر الثاني۔

11: مستطیر کا معنی افق پر منتشر اور پھیلا ہوا ہونا ہے۔
كما دل عليه مستطيرًا أي منتشرًا عرضًا في الأفق.

12: صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیان {زمن یسیر} انتہائی معمولی وقفہ ہے۔
كما دل عليه لأنه ليس بين الفجر الكاذب والفجر الصادق إلا زمن يسير۔

13: صبح صادق پھیلی ہوئی روشنی کا نام ہے۔

کما دل علیہ وھو الضیاء المعترض فی الأفق

14: صبح صادق کی روشنی {رکتی نہیں} بڑھتی رہتی ہے یہاں تک سورج طلوع ہو جاتا ہے۔

کما دل علیہ ثم لا یزال ممتدًا ما لم تطلع الشمس۔

ماہرین شرع یعنی مترجمین ، مفسرین، محدثین اور فقہاء نے صبح صادق کی درجہ ذیل 5 نشانیاں بتائی ہیں۔

صبح صادق کی 5 نشانیاں

1: افق پر پھیلا ہوا ہونا

2: انتشار سریع

3: مائل بسرخی ہونا

4: صبح کاذب کے انتہائی قریب {کالمتصل} ہونا

5: واضح ہونا

آیئے دیکھتے ہیں کہ جو روشنی موصوف اور ان کے پیش رو کے خیال میں صبح صادق ہے {یعنی 18 درجے زیر افق پر ظاہر ہونے والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ} اس میں ماہرین شرع کی یہ بتائی ہوئی نشانیاں کہاں تک پائی جاتی ہیں۔

صبح صادق کی پہلی نشانی

افق پر پھیلا ہوا ہونا: اس نشانی کا مطلب یہ ہے کہ شرعی صبح صادق ایسی روشنی کا نام ہے کہ جب وہ نمودار ہوگی تو افق پر شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی نظر آئے گی۔

جبکہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ یعنی سورج کے 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی افق پر پھیلی ہوئی نہیں ہوتی بلکہ یہ روشنی نمودار ہونے کے بعد پہلے اونچائی کی طرف بڑھتی ہے چنانچہ:

جناب ڈائریکٹر صاحب ہائیڈرو گرافی نیول ہیڈ کوارٹر حکومت پاکستان کراچی ایک مراسلہ میں بنام ڈاکٹر [مفتی] شوکت صاحب لکھتے ہیں:

لیفٹیننٹ کمانڈر پاکستان نیوی ڈپٹی ہایڈرو گرافر کا مراسلہ

1: آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کے ظہور سے پہلے مکمل اندھیرا ہوتا ہے۔

2: اس کا ظہور سورج کے اٹھارہ (18) درجے زیر زمین ہوتا ہے۔

3: یہ ظاہر ہونے کے بعد اونچائی کی طرف بڑھتی رہتی ہے۔

4: اس کے ابتداء ظہور اور انتہاء روشن میں چوبیس (24) منٹ کا دورانیہ ہوتا ہے۔

5 : پھر ظاہر ہونے کے بعد اونچائی کی طرف بڑھتی ہے۔

6 : سول ٹویلائٹ اور آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کے مابین بہتّر (72)

منٹ کا دورانیہ ہوتا ہے۔

والسّلام شہزاد علی عامر لیفٹیننٹ کمانڈر پاکستان نیوی ڈپٹی ہایڈرو گرافر[91]

تجزیہ

سورج کے 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ میں صبح صادق کی پہلی نشانی "افق پر پھیلا ہوا ہونا" موجود نہیں کیونکہ یہ روشنی نمودار ہونے کے بعد اوپر کی طرف چڑھتی ہے اس لئے یہ روشنی شرعی صبح صادق کا مصداق نہیں بلکہ اس روشنی کو صبح کاذب کہنا زیادہ مناسب ہے، ہاں سورج جب 15 درجے زیر افق پہنچتا ہے تو اس وقت روشنی یقیناً پھیلی ہوئی ہوتی ہے معلوم ہوا کہ شرعی صبح صادق اس وقت ہوتی ہے جب سورج 15 درجے زیر افق پہنچتا ہے۔

---

[91] مراسلہ تاریخ مئی 2006

صبح صادق کی دوسری نشانی

انتشار سریع: انتشار سریع کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کی روشنی نمودار ہونے کے بعد افق پر رکی ہوئی یعنی قائم نہیں ہوتی بلکہ نمودار ہونے کے ساتھ جلد ہی منتشر ہونا شروع ہو جاتی ہے نیز یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ صبح صادق کا پہلا لمحہ روشنی کا وہ حصہ کہلائے گا جس حصے میں انتشار ہوگا کیونکہ انتشار سے قبل وہ روشنی صبح صادق کہنے کا مصداق نہیں جیسا کہ فقہاء ومحدثین کے عبارات میں مذکور ہے کہ **المستطیر:المنتشر** وغیرہ۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ موصوف کے مزعومہ صبح صادق میں یہ علامت پائی جاتی ہے یا نہیں۔

چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

{سورج کے 18 درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ }کے وقت روشنی کی جو حدود قائم ہوتی ہیں وہ تادیر قائم رہتی ہیں۔[92]

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

---

[92] رسالہ زیر تبصرہ1431ھ صفحہ 121تا126

اس قوس کے اندر روشنی بہت کم ہوتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا ہے حتی کہ یہ روشنی اتنی زیادہ ہوتی کہ اس کے کناروں سے روشنی پھیلنے لگتی ہے یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب سورج افق سے 15 درجہ نیچے پہنچ چکا ہوتا ہے۔[93]

آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی کہانی

موصوف نے سورج کے 18درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کے بارے 3 باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔

1: سورج کے 18درجے زیر افق جو روشنی نمودار ہوتی ہے وہ روشنی بقول موصوف تادیر اپنی جگہ رکی رہتی ہے یعنی منتشر نہیں ہوتی اور یہی صبح کاذب کی علامت ہے، کیونکہ "لاینتشر" صبح کاذب ہی کی صفت تو ہے۔

جبکہ شرعی صبح صادق کی روشنی نمودار ہونے کے بعد تا دیر قائم نہیں ہوتی بلکہ مسلسل بڑھتی ہے اور یہ کیفیت بقول موصوف 15درجے زیر افق ہوتی ہے۔

---

[93] رسالہ زیر تبصرہ1431 صفحہ 121تا126

2: سورج کے 18 درجے زیر افق جو روشنی نمودار ہوتی ہے وہ روشنی نہایت کم ہوتی ہے جبکہ شرعی صبح صادق کی روشنی نہایت کم نہیں بلکہ "ظھورا بیناً" اچھی خاصی واضح ہوتی ہے۔

3: سورج کے 15 درجے زیرافق کے وقت روشنی میں انتشار کا عمل شروع ہوتا ہے اور یہی شرعی صبح صادق ہے۔

معلوم ہوا کہ سورج کے 15 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی ہی صبح صادق ہے کیونکہ نہ تو وہ نمودار ہونے کے بعد رکتی ہے اور نہ ہی اتنی کم ہوتی ہے کہ فقط مانوس آنکھیں ہی دیکھ سکیں اور باقی امت مسلمہ محروم رہے۔

تعجب

موصوف ایک طرف تو یہ بات تسلیم بھی کرتے ہیں کہ روشنی میں انتشار 18 درجے زیر افق نہیں بلکہ 15 درجے زیر افق ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف 18 درجے زیرافق اسٹرونومیکل ٹویلائٹ کو صبح صادق بھی کہتے ہیں۔ **فیاللعجب**

ختامہ مسک

حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت پورب (مشرق) کی طرف

یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سپیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سپیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے[94]

حقیقت

حقیقت تو یہ ہے کہ صبح صادق کوئی ایسی مبہم شے نہیں جیسے خیال کیا گیا بلکہ صبح صادق کی روشنی نمودار ہونے کے بعد نہ تو تادیر قائم اپنے حدود قائم رکھتی ہے اور نہ ہی روشنی اتنی کم ہوتی ہے کہ عامۃ المسلمین اس کے دیکھنے سے محروم ہوں البتہ صبح صادق کی روشنی آناً فاناً بڑھ کر تھوڑی دیر میں اجالا ہو جاتا ہے۔

صبح صادق کی تیسری نشانی

مائل بسرخی ہونا: مائل بسرخی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شرعی صبح صادق کی روشنی مرکری بلب کی طرح بالکل سفید نہیں ہوتی بلکہ اس روشنی میں سرخی کی جھلک یا سرخی کی آمیزش بھی ہوتی ہے

[94] حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ بہشتی زیور ص 130

جبکہ یہ اہل فن قدیم وجدید کا اجماعی مسئلہ ہے کہ سورج کے 18 درجے زیر افق پر ظاہر ہونے والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ دن کی اولین روشنی ہے { یعنی فرسٹ لائٹ آف دی ڈے } اس سے قبل شرقی افق پر کسی قسم کی روشنی نہیں ہوتی۔ کما سیاتی بیانہ انشاء اللہ،اوریہ اولین روشنی سفید اس لئے ہو گی کہ فجرین کا معاملہ شفقین کا عکس ہے اور اتنی بات تو امید ہے کہ موصوف کو بھی تسلیم ہو گی۔

سرخی کی جھلک

معلوم ہوا کہ شرعی صبح صادق کی روشنی میں سرخی کی جھلک جبکہ سورج کے 18 درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی روشنی سفید ہے لہٰذا اسے صبح صادق کا نام دینا اصول فن کے بھی خلاف ہے،ہاں سورج کے 15 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی میں سرخی کی جھلک کا موجود ہونا ایک نا قابل انکار حقیقت ہے۔

صبح صادق کی چوتھی نشانی

صبح کاذب کے انتہائی قریب { کالمتصل } ہونا

جیسا کہ بحث صبح کاذب اور مفسرین ومحدثین وفقہاء کرام کے عبارات سے ہم نے یہ بات ثابت کی ہے کہ فجرین کے درمیان

کوئی خاص وقفہ نہیں کیونکہ "زمن یسیر" ساعۃ لطیفۃ "وغیرہ کے الفاظ سے عربی زبان سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان الفاظ سے نہ ہونے کے برابر وقفہ مراد ہے، یعنی دونوں فجر باہم اتنے قریب ہیں کہ انہیں متصل کہنا بھی بے جا نہیں، یاد رہے کہ یہ اتصال باعتبار انتہائے کاذب وابتدائے صادق کے ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ سورج کے 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی آسٹر ونومیکل ٹویلائٹ { جو موصوف کے خیال میں صبح صادق ہے } اور رات کو بعض ازمنہ واکمنہ میں نظر آنے والی زوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی { جو موصوف کے خیال میں صبح کاذب ہے } میں بھی اتصال ہے یا نہیں؟

ملاحظہ فرمائیں:

1: Astronomical Twilight: the time at which the sun is 18 degrees below the horizon.It is that point in time at which the sun start lightening the sky. Prior to this time during, the morning, the sky is completely dark.During the evening, this is the

point where the sky completely turns dark.[95]

ترجمہ: آسٹرونومیکل ٹویلائٹ: جب سورج 18 درجے زیرِ افق ہوتا ہے تو یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب سورج آسمان کو روشن کرنا شروع کردیتا ہے، صبح کے وقت اس (لمحے) سے پہلے پورے آسمان پر مکمل اندھیرا ہوتا ہے اور شام کو (افق غربی پر) یہی وہ لمحہ ہوتا ہے کہ آسمان پر مکمل اندھیرا چھا جاتا ہے۔

2. Before the beginning of astronomical twilight in the morning and after the end of astronomical twilight in the evening the sun does not contribute to sky illuminaton.[96]

ترجمہ: صبح کے وقت آسٹرونومیکل ٹویلائٹ شروع ہونے سے پہلے اور شام کو اس کے ختم ہونے کے بعد سورج آسمان پر کسی قسم کی روشنی کے آثار کو ظاہر نہیں کرتا۔

3: Astronomical dawn is the time at which the sun is 18 degrees below the horizon in the morning. Astronomical dawn is that point in

---

[95] NOAA's National Weather Service Weather Forecast (Office)

[96] As above

time at which the sun starts lightening the sky. Priorto this time, the sky is completely dark.[97]

ترجمہ: آسٹرونومیکل ڈان وہ وقت ہے جس وقت سورج صبح کے وقت افق سے 18 درجے نیچے ہوتا ہے، آسٹرونومیکل ڈان وہ لمحہ ہے کہ اس وقت سورج آسمان پر اپنی روشنی کے اثرات ظاہر کرنے کا آغاز کرتا ہے، اس سے پہلے پورے آسمان پر مکمل طور پر اندھیرا چھایا ہوتا ہے۔

4. Dr.Shaukat Khalid has sent me by E-mail as under:

ڈاکٹر خالد شوکت امریکہ، فاونڈر آف مون سائیٹنگ، سے ڈاکٹر مفتی ڈاکٹر شوکت صاحب کا سوال وجواب

Question: (1) Is there some another light before the Astronomical twilight or there is totally darkness (in the sky)?

سوال : کیا آسمان پر آسٹرونومیکل ٹویلائٹ سے پہلے کوئی اور قسم کی روشنی ہوتی ہے یا آسمان مکمل طور پر تاریک ہوتا ہے۔

---

[97] http://en. Wikipedia. org/wiki/Dawn# note-NOAA Astro Terms)

Answer: It is agreed by all astronomers that generally, the sky is totally dark at or before astronomical twilight. But this is not true at high laitudes.

جواب : اس بات پر تمام فلکیین متفق ہیں کہ عموماً آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کے دوران یا اس سے پہلے پورے آسمان پر اندھیرا چھایا ہوا ہوتا ہے، لیکن اعلی عروض البلاد میں ایسا نہیں ہوتا۔

مکمل اندھیرے سے ظہور

مذکورہ تمام حوالہ جات میں یہ بات وضاحت سے موجود ہے کہ سورج کے 18 درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ سے پہلے شرقی افق پر کسی قسم کی روشنی نہیں ہوتی بلکہ یہی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ ہی وہ پہلی روشنی ہے جس کا ظہور مکمل اندھیرے سے ہوتا ہے، اگر موصوف کی طرح اسے شرعی صبح صادق تسلیم کرلیا جائے تو اس سے قبل صبح کاذب کہاں گئی؟

کیونکہ ماہرین شرع مفسرین، محدثین اور فقہاء کی تصریحات کے مطابق تو اندھیرے سے نکلنے والی پہلی روشنی صبح کاذب کی ہے جس سے متصل صبح صادق ہوتی ہے، نیز سورج کے 18 درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ اور ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی کے

درمیان بھی خاصہ وقفہ ہے، معلوم ہوا کہ سورج کے 18 درجے زیرِ افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ صبح صادق تو نہیں سکتی ہاں اسے صبح کاذب کہنا ماہرین شرع کے تصریحات کے عین مطابق ہے کیونکہ سورج کے 15 درجے زیرِ افق صبح صادق اس کے بالکل متصل ہے۔

صبح صادق کی پانچویں نشانی

واضح ہونا: جیسا کہ ہم نے تفصیل میں یہ بات ثابت کی ہے کہ صبح صادق کی روشنی اچھی خاصی واضح اور نمایاں ہوتی ہے، آیئے دیکھتے ہیں کہ 18 درجے زیرِ افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی روشنی کتنی واضح اور نمایاں ہوتی ہے؟

مولانا یعقوب قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

"اس وقت یہ روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ وہ ستاروں کی روشنی اور دوسری کسی بھی عارضی روشنی سے مغلوب ہو جاتی ہے یہ روشنی بہت ہی ہلکی اور غیر نمایاں ہوتی ہے''۔[98]

2. For a considerable interval after the beginning of morning

[98] مولانا یعقوب قاسمی برطانیہ اور اعلیٰ عروض البلاد میں صبح صادق و شفق کی تحقیق" صفحہ 43

twilight and before the end of evening twilight, sky illumination is so faint that is practically imperceptible.[99]

ترجمہ: ایک معتدبہ دورانیہ کے لئے صبح کے وقت ٹویلائٹ شروع ہونے کے بعد اور شام کو اس کے ختم ہونے سے پہلے آسمان پر روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ پریکٹیکلی اس کا نظر آنا نہایت خفیف ہوتا ہے۔

3. Sky illumination from the sun is so faint that it is practicallty imperceptible.[100]

ترجمہ: (سورج کے 18 درجے زیرافق کے دوران) آسمان پر روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ پریکٹیکلی اس کا نظر آنا نہایت خفیف ہوتا ہے۔

4. After the begining of morning twilight and before the end of evening twilight sky illumination is so faint that is practically impe- rceptible.[101]

---

[99] Http://blg.oce.orst.edu/misc/USNO_SunriseSetDef.html

[100] Http://www.wwu.edu/drpts/skywise/twilight.html

[101] http:// www.nightwise.org/twilight htm

ترجمہ: صبح کے وقت ٹویلائٹ شروع ہونے کے بعد اور شام کو اس کے ختم ہونے سے پہلے آسمان پر روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ پریکٹیکلی اس کا نظر آنا نہایت خفیف ہوتا ہے۔

فنی حوالہ جات کا خلاصہ

درجہ بالا تمام فنی حوالہ جات سے یہ بات اظہر من الشّمس ہو گئی کہ سورج کے 18 درجے زیر افق نظر آنے والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی روشنی نہایت مدہم، کم، اور پریکٹیکلی نظر آنا مشکل ہوتا ہے جب کہ شرعی صبح صادق کی روشنی خوب واضح ہوتی ہے سوچنے کی بات ہے کہ ایسی دو متضاد صفات کی روشنیوں کو ایک ہی روشنی کے دو نام سمجھنا کیسے درست تسلیم کیا جاسکتا ہے، البتہ ایسی مدہم روشنی صبح کاذب یعنی جھوٹی صبح کی روشنی ہو سکتی ہے۔

معلوم ہوا کہ سورج کے 18 درجے زیر افق نظر آنے والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی غیر واضح روشنی شرعی صبح صادق نہیں بلکہ سورج کے 15 درجے زیر افق نمودار ہونے والی واضح روشنی صبح صادق ہے۔

اشکال

بعض لوگ کو یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب سورج 15 درجے زیر افق پہنچتا ہے اس وقت روشنی اچھی خاصی واضح ہوتی ہے جو ہر کسی کو نظر آجاتی ہے۔

رفع اشکال

جواباً عرض ہے کہ یہی تو صبح صادق کی علامت ہے کہ اس کی روشنی "حتی یتبین" کے مطابق اتنی واضح ہوتی ہے کہ نابینا کہ علاوہ ہر کوئی دیکھ سکے نیز شرع میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ صبح صادق ایسی مبہم و مجمل روشنی کا نام رکھا جائے جو فقط مخصوص لوگ ہی دیکھ سکیں کیونکہ عبادات کا تعلق صرف مخصوص لوگوں سے نہیں بلکہ تمام امت مسلمہ کے ساتھ ہے۔

خلاصہ کلام

اس بحث میں ہم نے بڑی تفصیل کے ساتھ شرعی صبح صادق کی نشانیاں ماہرین شرع کی تصریحات و تحقیقات کی روشنی میں بیان کیں جبکہ سورج کے 18 درجے زیر افق پر ظاہر ہونے والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی صفات کو موصوف اور ان کے پیش رو و دیگر اہل فن کی تصریحات کی روشنی میں بیان کیا جس سے صراحۃً

معلوم ہوا کہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ صبح صادق نہیں بلکہ صبح کاذب ہے اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو شرعی ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے مشاہدہ کرے انشاء اللہ اسی حقیقت کو پائے گا۔

تقابلی جائزہ

اس حصہ میں جو تفصیل ہم نے پیش کی ہے اس سے درجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

1: ماہرین شرع کی تصریحات کے مطابق صبح صادق کی روشنی افق پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے جبکہ 18 درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی روشنی ظاہر ہونے کے بعد اونچائی کی طرف بڑھتی ہے۔

2: ماہرین شرع کی تصریحات کے مطابق صبح صادق روشنی کا وہ لمحہ کہلاتا ہے جس لمحہ اس میں انتشار کا عمل شروع ہو اور پھر رکے بغیر مسلسل بڑھتی رہے جبکہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی روشنی ظاہر ہونے کے بعد بقول موصوف تا دیر اپنی جگہ قائم رہتی ہے یعنی رکی رہتی ہے۔

3: صبح صادق کی روشنی میں سرخی کی ہلکی سی آمیزش ہوتی ہے، جبکہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی روشنی کا بلکل سفید ہونا امر لازم ہے۔

4: صبح صادق صبح کاذب کے ساتھ متصل ہوتی ہے جبکہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ صبح کاذب کے ساتھ متصل نہیں۔

5: صبح صادق کی روشنی نہایت واضح ہوتی ہے جسے ہر بینا شخص صاف موسم میں بآسانی دیکھ سکتا ہے جبکہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی روشنی انتہائی مدہم اور غیر واضح ہوتی ہے۔

6: سورج کے 15 درجے زیر افق نظر آنے والی روشنی [حقیقی وشرعی صبح صادق] شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور واضح ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں سرخی کی آمیزش بھی شامل ہوتی ہے نیز صبح صادق کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور ظاہر ہونے کے بعد تادیر قائم نہیں رہتی بلکہ مسلسل بڑھتی ہے اور یہ تمام شرعی صبح صادق کی علامات ہیں۔

معلوم ہوا کہ موصوف کا دعوی "کہ 18 درجے زیر افق والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ صبح صادق ہے "ایسا دعوی ہے جو حقائق کے بالکل برعکس ہونے ساتھ شرعی ماہرین فقہاء مفسرین ومحدثین کی تصریحات کے بالکل خلاف ہے، لہٰذا قلب میں موصوف کا احترام رکھتے ہوئے بھی ہم ان کی اس انوکھی تحقیق کو تسلیم کرنے سے قاصر ہیں۔

موصوف کے مشاہدات

موصوف نے تحقیق کے ضمن میں دوسرا دعوی کیا ہے کہ میرا مشاہدہ 18 درجے زیرافق صبح صادق کا ہے،

چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:

"راقم نے تقریباً ایک مہینہ صبح صادق کے مشاہدات کئے جس میں ہفتہ دس دن کے مشاہدات کے بعد یہ واضح ہوا کہ 18 درجے کی تحقیق صحیح ہے"[102]

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"کہ راقم نے اپنے مشاہدات میں کم از کم دو دفعہ شفق احمر کو 15 درجے کے بعد غائب ہوتے دیکھا ہے چونکہ شفق احمر کبھی بھی شفق ابیض کے بعد غائب نہیں ہو سکتی اس لئے 15 درجے کا قول صحیح نہیں ہو سکتا البتہ 18 درجے کا قول صحیح ہو سکتا ہے"[103]

مزید لکھتے ہیں:

"ممکن ہے اسکو 15 درجے سے زیادہ والا مشاہدہ نہ ہو سکے کہ ایسا تو کبھی کبھی ہوتا ہے"[104]

---

[102] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126

[103] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126

[104] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126

گزارش

موصوف کے ان مجمل مشاہدات اور اس طرح کے دیگر مشاہدات کے بارے میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں،

کسی کے مشاہدات اگر ان کے ذات تک محدود ہوں تو یہ ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے لیکن جب کوئی شخص اپنے مشاہدات کو ایک اصول کے طور پر پیش کرتا ہے تو پھر شرعی اعتبار سے اس کا تجزیہ ضروری ہو جاتا ہے۔

1: صبح صادق کا مشاہدہ کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ مقام مشاہدہ پر جانے سے قبل اس کے ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ جس روشنی کو میں دیکھنے کے لئے جارہا ہوں اس روشنی کی شرعی نشانیاں کیا ہیں؟

2: نیز یہ بھی اس کے ذہن میں ہو کہ چونکہ صبح کاذب اور صادق باہم متصل ہیں اس لئے میں نے پہچان کرنا ہے کہ صبح کاذب کونسی روشنی ہے اور صبح صادق کونسی روشنی ہے؟

3: اسی طرح یہ بات بھی اس کے مدنظر ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تنبیہ فرمائی ہے کہ دھوکے میں پڑھ کر صبح کاذب کو صبح صادق نہ سمجھ لینا۔

4: اسی طرح یہ بھی عزم ہو کہ میں نے فقط روشنی دیکھنے نہیں جانا بلکہ صبح کاذب اور صبح صادق دونوں کی روشنیوں کو دیکھنا ہے کہ ماہرین شرع کی بتائی ہوئی علامات کس وقت کس روشنی میں پائی جاتی ہیں۔

لیکن فقط موصوف ہی نہیں بلکہ 18 درجے زیر افق پر صبح صادق کے قائلین کے مشاہدات میں اس حوالے سے کئی پہلو مفقود نظر آتے ہیں، مثلاً یہ حضرات جب مشاہدہ کرنے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے روشنی دیکھنی ہے[کیونکہ ان حضرات نے زوڈیکل لائٹ کو صبح کاذب مان لیا ہے] اور جب مکمل اندھیرے سے فرسٹ لائٹ آف دی ڈے یعنی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ نمودار ہوتی ہے تو یہ حضرات اسے صبح صادق قرار دیتے ہیں۔، یہ حضرات اس بات سے بالکل بے فکر ہو جاتے ہیں کہ مشاہدہ کا جزء لاینفك صبح کاذب اور صبح صادق میں تمیز کرنا اب باقی ہے حالانکہ مشاہدہ تو فجرین میں تمیز کے لئے ہے اگر صبح صادق فقط اندھیرے سے روشنی نمودار ہونے کا نام ہوتا تو پھر تو مشاہدہ کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

تردد

جہاں تک موصوف کے مذکورہ مشاہدات کا تعلق ہے تو ان میں بھی موصوف متردد نظر آتے ہیں چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ " راقم نے اپنے مشاہدات میں کم از کم دو دفعہ شفق احمر کو 15 درجے کے بعد غائب ہوتے دیکھا ہے"[105]

جبکہ چند سطر بعد لکھتے ہیں:

"کہ ایسا تو کبھی کبھی ہوتا ہے"[106]

ہماری گزارش ہے کہ جس طرح اصولی طور پر صبح صادق میں 18 درجے زیر افق کا مشاہدہ شرعی ماہرین کے نزدیک درست نہیں [کیونکہ وہ فجرین کی تمیز کے لیے نہیں ہوتا] اسی طرح موصوف کے مذکورہ متردد مشاہدات کا بھی بطور اصول کے کوئی اعتبار نہیں، جیسا کہ موصوف ارشاد فرماتے ہیں: " صبح صادق اور شفق ابیض کا اصول ایک ہی ہوتا ہے " معلوم ہوا کہ موصوف کا دوسرا دعوی منشاء ماہرین شرع کے خلاف ہے اس لئے تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ اس کے مقابلے میں قائلین 15 درجے والوں کے مشاہدات چونکہ فجرین میں تمیز اور فرق کے لئے ہیں اس لئے موصوف اور

---

[105] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126

[106] ایضاً

ان کے ہم خیال احباب کی نیت پر کوئی شک کئے بغیر قائلین 15 درجے والوں کے مشاہدات کو تسلیم کرنے میں کوئی مانع نہیں ہونا چاہیئے۔

صبح صادق کی تحقیق اور فنی سہو

موصوف کا تیسرا دعوی ہے کہ پندرہ {15} درجے زیر فق صبح صادق کی تحقیق فنی سہو کے بنیاد پر ہے۔

جواباً عرض ہے کہ 15 درجے زیر افق صبح صادق کی تحقیق کا بنیاد فنی اصول نہیں بلکہ شرعی اصول ہیں فنی باتوں کو بعض مقامات پر تبعاً لایا گیا ہے اصالۃً نہیں جب ایک تحقیق کی بنیاد فن پر ہے ہی نہیں تو اس کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ تحقیق فنی سہو کے بنیاد پر ہے کیسے درست ہو سکتا ہے اور شرعی اصولوں کے مطابق 15 والی تحقیق بالکل صحیح اور قابل اعتبار ہے۔

باب چہارم

اس باب میں موصوف کی بعض جزوی باتوں کا جائزہ لیں گے۔انشاء اللہ

مانوس و غیر مانوس

موصوف نے اپنی تحریر میں جگہ جگہ کچھ نرالا انداز اختیار فرمایا ہے، مثلاً لکھتے ہیں:

ا: " جو حضرات مشاہدات زیادہ دنوں تک نہیں کرتے ان کی آنکھیں اس پہلی روشنی کے احساس سے عاری ہوتی ہیں "[107]

ب: " اس لئے وہ اس قوس کے حدود سے ناآشنا رہتے ہیں "[108]

ج: " جس کا مشاہدہ وہی آنکھیں کر سکتی ہیں جو ایسے مشاہدات سے مانوس ہوں ورنہ عام آنکھیں اس سے محروم ہوتی ہیں "[109]

د: " جن کی آنکھیں اس سے مانوس نہ ہوں "[110]

---

[107] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126

[108] ایضاً

[109] یضاً

[110] ایضاً

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ محترم سید اس نرالے انداز کے ذریعے اپنے قارئین ایک اور ٹریک پر ڈالنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ قارئین کے ذہن میں پہلے سے یہ بات بٹھادی جائے کہ مشاہدہ کرنا آپ کا کام نہیں، یہ تو بڑا مشکل کام ہے، آپ نے چونکہ مسلسل مشاہدات نہیں کئے اس لئے آپ کی آنکھیں صبح صادق کی روشنی دیکھنے سے عاری ہیں {یعنی صبح صادق کو نہیں دیکھ سکتیں کیونکہ آپ ابھی تک قوس کے حدود سے ناآشنا ہیں آپ کو پہلے ریاضی کے قواعد سیکھنے ہوں گے کہ قوس کیا اور کیسے ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

جب کسی قاری کے ذہن میں پہلے سے یہ تصورات بیٹھ جائیں گے تو وہ مشاہدہ کرنے کی ہمت ہی نہیں کرے گا بلکہ یہ سوچے گا کہ صبح صادق کا مشاہدہ تو بڑا مشکل کام ہے اور یہ فقط مانوس آنکھوں والے ہی کر سکتے ہیں اور یہ تصور بٹھانے میں موصوف کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں [اسی لیے بہت سے حضرات یہ فرماتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ ہم تو ماہر فن نہیں لہٰذا ہم مشاہدہ نہیں کر سکتے]،اور اگر کسی نے ہمت کرکے شرعی نشانیوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مشاہدہ کر بھی لیا اور وہ مشاہدہ 18 درجے کے خلاف نکلا تو اس کی آنکھوں کو نامانوس قرار دے کر اس کا مشاہدہ رد کر دیا جائے گا۔

حقیقت

اصل حقیقت یہ ہے کہ عمومی طور پر مشاہدہ کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

ا: صبح صادق وکاذب کی شرعی علامات کا پہچاننا کیونکہ شرعی علامات معلوم کئے بغیر شرعی صبح کاذب وصادق کا مشاہدہ ممکن نہیں۔

ب: بینائی کا درست ہونا کیونکہ نابینا آدمی مشاہدہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی وہ اس کا مکلّف ہے۔

ج: مطلع صاف ہونا کیونکہ ابر اور غبار آلود مطلع کا مشاہدہ معتبر نہیں۔

تعجب کی بات ہے کہ ایک متقی پرہیزگار، سنجیدہ و سمجھدار اور باعمل و باکردار شخص جو صبح صادق وکاذب کے شرعی علامات کو جانتا ہے بینائی کی نعمت اللہ نے عطا فرمائی ہے، مطلع آبر آلود نہیں بلکہ صاف شفاف ہے، جب وہ اپنا مشاہدہ 15 درجے کے مطابق بیان کرتا ہے تو فقط اس لئے اسے رد کیا جائے کہ اس کی آنکھیں افق سے مانوس نہیں یا یہ ریاضی کے قوس کے طول وعرض سے واقف نہیں یا اس کی آنکھیں احساس سے عاری ہیں وغیرہ وغیرہ سراسر ناانصافی ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا، جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

عالمگیری کا حوالہ

وقت الفجر من الصبح الصادق وهو البیاض المنتشر فی الافق الی طلوع الشمس ولا عبرة بالکاذب الذی یبدو طولاً ثم یعقبه الظلام فبالکاذب لا یدخل وقت الصلوة ولا یحرم الاکل علی الصائم هکذا فی الکافی اختلف المشائخ فی ان العبرة اول الطلوع الفجر الثانی اولاستطارته وانتشاره کذا فی المحیط والثانی اوسع والیه مال اکثر علماء هکذا فی المختار الفتاوی والاحوط فی الصوم والعشاء اعتبار الاول وفی الفجر اعتبار الثانی کذا فی الشرح النقایة للشیخ ابی المکارم۔[111]

نوٹ: یہاں ہم پہلے فتاوی عالمگیری کی اس عبارت کی وضاحت پیش کریں گے اور پھر انشاء اللہ موصوف کے استدلالات پر بات کریں گے۔

[111] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121 تا 126

شرح عبارت: فتاوی عالمگیری کی اس عبارت میں صبح صادق کے متعلق درجہ ذیل باتیں مذکور ہیں۔

صبح صادق کا وقت: 1: وقت فجر صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، ولا خلاف فیہ۔

یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے کہ وقت فجر صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور احکام شرعیہ میں صبح صادق ہی کا اعتبار ہے مثلاً اختتام سحر ،اذان فجر اور نماز فجر وغیرہ۔

صبح صادق کا صفت خاصہ

2: صاحب فتاوی عالمگیری فرماتے ہیں کہ:

صبح صادق منتشر روشنی کا نام ہے کما دل علیہ **وھو البیاض المنتشر فی الافق**۔

فقہ حنفی کی تمام معتبر کتابوں میں یہ بات مذکور ہے کہ صبح صادق کی روشنی افق پر منتشر ہوتی ہے اور منتشر ایک ایسا لفظ ہے جو اردو عربی دونوں زبانوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے منتشر کے معنی ہیں پھیلنے والا یا بکھرنے والا وغیرہ یعنی احادیث مبارکہ میں صبح صادق کی جو صفت بیان ہوئی ہے "**حتی یستطیر**" وغیرہ کے الفاظ سے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فقہاء نے یہ بات صراحت کے ساتھ

لکھی ہے کہ صبح صادق افق پر منتشر روشنی کا نام ہے اور لازمی بات ہے کہ یہ صبح صادق کے اول ظہور ،اول طلوع یعنی پہلے لمحے کی علامت ہے کیونکہ احکام شرعیہ میں اول طلوع یا پہلے لمحے کا اعتبار کرنا ہی احناف کے ہاں معتبر ہے۔ جیسے

1 : الصبح الصادق وھو البیاض المنتشر فی الافق الی طلوع الشمس[112]

ترجمہ : صبح صادق افق پر سفید منتشر روشنی کا نام ہے اور یہ طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

2 : فَالْمُعْتَبَرُ الْفَجْرُ الصادق وَهُوَ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ: أَيْ الَّذِي يَنْتَشِرُ ضَوْءُهُ فِي أَطْرَافِ السَّمَاءِ[113]

ترجمہ : احکام شرعی میں فجر صادق کا اعتبار ہے اور فجر صادق کی روشنی افق پر مستطیر یعنی پھیلی ہوئی ہوتی ہے : یعنی صبح صادق وہ ہے جس کی روشنی آسمان کے کناروں میں منتشر ہو۔

3 : كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ» يَعْنِي الْمُنْتَشِرُ فِي الْأُفُقِ[114]

---

[112] رسالہ زیر تبصرہ 1431ھ صفحہ 121تا126

[113] الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار) ج1ص 359

[114] المبسوط للسرخسی ج1ص 141

ترجمہ: پھیلی ہوئی صبح تک کھاو پیو یعنی افق پر منتشر فجر تک۔

4: وَقَوْلُهُ (وَالْخَيْطَانِ) يَعْنِي أَنَّ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ هُوَ أَوَّلُ مَا يَبْدُو مِنْ الْفَجْرِ الصادق وَهُوَ الْمُسْتَطِيرُ: أَيْ الْمُنْتَشِرُ الْمُعْتَرِضُ فِي الْأُفُقِ[115]

یعنی صبح صادق سے مراد مستطیر ہے یعنی افق پر منتشر و معترض روشنی۔

5 : ومقصوده ھاھنا بیان الفجر الثانی، وھو الفجر الصادق الذی یدخل به وقت صلاۃ الصبح، وھو الفجر المعترض أی المنتشر فی الأفق عرضا لا یزال یزداد۔[116]

ترجمہ: یہاں فجر ثانی کا بیان مقصود ہے اور فجر ثانی یعنی صبح صادق افق پر معترض و منتشر مسلسل بڑھنے والی روشنی کا نام ہے۔

6 : والفجر المستطیر ھو الفجر الصادق، وقد فسره المصنف بقوله: (أی المنتشر فیھا): أی فی الأفق[117]

فجر مستطیر یعنی صبح صادق کی روشنی منتشر ہوتی ہے۔

---

[115] العنایۃ شرح الہدایۃ ج2 ص326

[116] البنایۃ شرح الہدایۃ ج2 ص9

[117] مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص72

7: الفجر "الصادق" وھو الذی یطلع عرضا منتشرا[118]

ترجمہ: صبح صادق وہ روشنی ہے جو شمالا جنوباً بکیفیت انتشار طلوع ہوتی ہے۔

8: لاَ خِلاَفَ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ فِي أَنَّ مَبْدَأَ وَقْتِ الصُّبْحِ طُلُوعُ الْفَجْرِ الصادق وَيُسَمَّى الْفَجْرُ الثَّانِي، وَسُمِّيَ صادقا؛ لأَنَّهُ بَيَّنَ وَجْهَ الصُّبْحِ وَوَضَّحَهُ، وَعَلاَمَتُهُ بَيَاضٌ يَنْتَشِرُ فِي الأُفُقِ عُرْضًا[119]

ترجمہ: اس بات میں فقہاء کا کوئی اختلاف نہیں کہ صبح کا وقت طلوع فجر صادق سے شروع ہوتا ہے اور اسے فجر ثانی بھی کہتے ہیں صادق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ صبح کو واضح کر دیتا ہے اور اس کی علامت افق پر شمالاً جنوباً منتشر سفید روشنی ہے۔

9: [قَوْلُهُ: بِالضِّيَاءِ] الْبَاءُ لِلتَّصْوِيرِ لِأَنَّ الْفَجْرَ الصادق هُوَ الضِّيَاءُ الْمُنْتَشِرُ لَا أَنَّهُ شَيْءٌ آخَرُ كَمَا تُفِيدُهُ الْعِبَارَةُ لَوْ لَمْ تُجْعَلْ الْبَاءُ لِلتَّصْوِيرِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ نَصُّ الْخَطَّابِ

---

[118] الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ ج1 ص171

[119] الفقہ الاسلامی وادلتہ للزحیلی ج1 ص664

حَیْثُ قَالَ: وَلَا خِلَافَ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِهَا طُلُوعُ الْفَجْرِ الصادق وَهُوَ الضِّيَاءُ الْمُعْتَرِضُ فِي الْأُفُقِ[120]

مفہوم: صبح صادق منتشر روشنی کا نام ہے۔

مذکورہ عبارات بشمول فتاوی عالمگیری فقہ حنفی کی تمام معتبر کتابوں سے یہ بات واضح ہے کہ فجر ثانی، فجر مستطیر، فجر منتشر اور فجر صادق ایک ہی روشنی کے مختلف نام ہیں جسے ہم صبح صادق کہتے ہیں اور احکام شرعیہ کا تعلق اسی روشنی یعنی صبح صادق کے ساتھ ہیں۔

مشائخ کا اختلاف

3: صاحب فتاوی عالمگیری بحوالہ محیط فرماتے ہیں کہ مشائخ کا اس بات میں اختلاف ہے کہ {احکام میں} صبح صادق کے اول طلوع کا اعتبار ہے؟ {یعنی صبح صادق کا پہلا لمحہ جو بیاض مستطیر و منتشر ہے اس کا اعتبار ہے؟} یا اس کے استطارت و انتشار کا اعتبار ہے؟ {یعنی مزید مستطیر و منتشر ہونے کا اعتبار ہے؟}

---

[120] حاشیۃ العدوی علی شرح کفایۃ الطالب الربانی، ابو الحسن، دار الفکر بیروت، 1994 ج1 ص242

یہاں پر فتاوی عالمگیری میں کچھ مشائخ کے اختلاف کی طرف اشارہ ہے کہ بعض مشائخ صبح صادق کے اول طلوع کا اعتبار کرتے ہیں اور بعض اس کے انتشار واستطارت کا اعتبار کرتے ہیں۔
لیکن سوال یہ ہے کہ فقہاء کے نزدیک ان کی تصریحات کے مطابق { کما مر انفاً } جب اول طلوع ہے ہی منتشر تو پھر اختلاف مشائخ میں اول طلوع اور استطارت وانتشار کا کیا مطلب؟

دفع توہم

جس طرح اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ احکام شرعیہ کا تعلق صبح صادق سے ہے اسی طرح یہ بات بھی مستند اور محقق ہے کہ صبح صادق کی روشنی ظہور کے ساتھ ہی منتشر ہونا شروع ہو جاتی ہے کیونکہ صبح صادق کا اطلاق تب ہوگا جب مسلسل نور بڑھتا جائے گا ،لہٰذا فتاوی عالمگیری کی عبارت "**واختلف المشائخ**" میں جس اختلاف کا ذکر ہے اس مطلب یہ ہوا کہ اصل تو یہ ہے کہ صبح صادق کا اول طلوع بھی منتشر ہے البتہ بعض مشائخ مزید انتشار کا بھی اعتبار کرتے تھے، چونکہ انتشار یعنی اول طلوع کے بعد مزید انتشار کو معتبر قرار دینے میں احتیاط تامہ کا پہلو مفقود تھا اسی لئے اصول فتوی کے مطابق صوم و عشاء میں چونکہ مشائخ کا پہلا

قول جو فقہ حنفی کے اصول کے زیادہ قریب تھا اختیار کیا اور بحوالہ فجر دوسرا قول اختیار کیا اور فرمایا: **والاحوط فی الصوم والعشاء اعتبار الاول وفی الفجر اعتبار الثانی۔**

اشکال

اگر صاحب فتاوی عالمگیری کے نزدیک صبح صادق کا پہلا لمحہ ہی منتشر ہے تو پھر اختلاف مشائخ ذکر کرتے ہوئے "اول طلوع" کے ساتھ اس کا تذکرہ کیوں نہیں کیا؟

رفع اشکال

اس لئے کہ عبارت کے شروع میں صاحب فتاوی عالمگیری نے صبح صادق کی تعریف کی ہے جس میں صبح صادق کا منتشر ہونا مذکور ہے اور وہ اول طلوع ہی کا ذکر ہے لہٰذا دوبارہ ضرورت نہیں تھی، اس لئے کہ تقریباً تمام معتبر فقہائے احناف سے بمقتضائے احادیث مبارکہ صبح صادق کا اول طلوع مستطیر ومنتشر ہونا منقول ہے لہٰذا "المعروف کالمنقول" کے پیش نظر دوبارہ ذکر کی ضرورت نہیں تھی۔

لہٰذا فتاوی عالمگیری کی عبارت سے یہ سمجھنا کہ ان کے نزدیک صبح صادق کا اول طلوع غیر منتشر ہے درست نہیں کیونکہ وہ خود

تصریح فرمارہے ہیں کہ **وقت الفجر من الصبح الصادق وھو البیاض المنتشر فی الافق الی طلوع الشمس۔**

چنانچہ صاحب محیط برہان الدین الحنفی فرماتے ہیں کہ :

فنقول: أول وقت الفجر من حین یطلع الفجر الثانی، وهو الفجر المستطیر المنتشر فی الأفق، فإذا طلع الفجر الثانی خرج وقت العشاء، ودخل وقت الفجر هذا هو المنقول عن أصحابنا رحمهم الله، ولم ینقل عنهم أن العبرة لأول طلوع الفجر الثانی أو لاستطاره وانتشاره[121]

ترجمہ : پس ہم کہتے ہیں: کہ وقت فجر کی ابتداء طلوع فجر ثانی سے ہوتی ہےاور {فجر ثانی} افق پر مستطیر منتشر ہوتی ہے پس جب فجر ثانی طلوع ہواتو عشاء کا وقت ختم اور فجر کا شروع ہوگیا ہمارے اصحاب {فقہائے احناف} سے بس اتنی بات منقول ہےاور "فجر ثانی میں مشائخ کا یہ اختلاف ہمارے اصحاب سے منقول نہیں"۔

---

[121] المحیط البرہانی، ابو المعالی برہان الدین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت –لبنان، طبع اولی 2004م ج2 ص373

فجر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

سوال(٦):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: آپ نے فجر کے وقت کے متعلق تصحیح جواب میں ارشاد فرمایا کہ صبح کے ساتھ ہی فجر کا وقت شروع ہوجاتا ہے، اور ”فتاویٰ عالمگیری“ میں ہے: **وقت الفجر من الصبح الصادق،** پھر بعد میں مرقوم ہے: **واختلف المشائخ فی أن العبرة لأول طلوع الفجر الثانی أو لاستطارته وانتشاره کذا فی المحیط. والثانی أوسع وإلیه مال أکثر العلماء هٰکذا فی مختار الفتاویٰ.** اس عبارت سے اکثر علماء حضرات کا اول طلوع کا اختیار نہ کرنا معلوم ہوتا ہے، اس کا کیا جواب ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ فتاویٰ رحیمیہ میں نہ کرنا معلوم ہوتا ہے، اس کا کیا جواب ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ ”فتاویٰ رحیمیہ“ میں اکثر کے قول کو اختیار کیا گیا ہے، بہرحال کس قول کو ترجیح ہوگی یا کوئی صورت جمع کی ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ الجواب وباللّٰہ التوفیق: محقق رائے یہی ہے کہ صبح صادق ہوتے ہی روزہ اور فجر کا وقت شروع ہوجاتا ہے، اور آپ نے ”عالمگیری“ کے حوالہ سے اکثر علماء کا جو قول نقل کیا ہے،

علامہ شامیؒ نے ''النہر الفائق'' کے حوالہ سے اس کی تردید فرمائی ہے، اور اول طلوع صبح صادق ہی کو معیار قرار دینے کو ترجیح دی ہے، اور دلائل کی رو سے یہی بات اقرب الی الصواب ہے، اس لئے روزہ دار کو صبح صادق ہوتے ہی کھانے پینے سے رک جانا چاہئے؛ البتہ فجر کی اذان دینے میں احتیاطی طور پر کچھ تاخیر کی جائے تو بہتر ہے؛ تاکہ کوئی شبہ نہ رہے، خود آپ کی نقل کردہ ''عالمگیری'' کی عبارت کے بعد یہ جزئیہ بھی منقول ہے:

والأحوط فی الصوم والعشاء اعتبار الأول وفی الفجر اعتبار الثانی۔ (الفتاویٰ الہندیۃ ۱؍۵۱) نعم فی کون العبرۃ بأول طلوعه أو استطارته أو انتشاره اختلاف المشائخ کما فی شرح الزاهدی من المحیط، وفی خزانة الفتاویٰ عن شرح السرخسی علی الکافی، وذکر فیها أن الأول أحوط والثانی أوسع، قال فی البحر: والظاهر الأخیر لتعریفهم الفجر الصادق به کما یأتی ورده فی النهر بأن الظاهر الأول لما فی حدیث جبرئیل الذی هو أصل الباب ''ثم صلی بی الفجر'' یعنی فی الیوم الأول حین بزق وحرم الطعام علی الصائم وبزق بمعنی بزغ

وهو أول طلوعه ومثله فی الشرنبلالية، وزاد: ولا ينافيه التعريف؛ لأن من شأنه الانتشار فلا يتوقف على انتشاره بأن يكون بعد مضی جانب فيه بدليل لفظ الحديث قال ح: وأظن أن الاستطارة والانتشار بمعنى واحد يغيره كلام الشارح الآتی منهما قولان لا ثلاثة، وبما تقرر علم أن المراد أنه لا خلاف فی أوله وهو أصل طلوع الفجر الثانی، وإنما الخلاف فی المراد من الطلوع۔ (شامی ۲؍۱۲ زکریا)أول وقت الفجر إذا طلع الفجر الثانی، وهو البياض المعترض فی الأفق لحديث أمامة جبرئيل عليه السلام فإنه أم رسول الله صلی الله عليه وسلم فيها فی اليوم الأول حين طلع الفجر۔ (هداية ۱؍۱۴۱ مکتبة البشریٰ کراتشی، والحديث أخرجه الترمذی عن ابن عباس بسند حسن صحيح ۱؍۱۱۹ رقم: ۱۴۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۴؍۱؍۱۴۳۳ھ الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ[122]

---

[122] کتاب النوازل ج3 ص217، ناشر المرکز العلمی لال باغ مراد آباد

یوں معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے عالمگیری کی اس عبارت سے اپنے فنی مزاج کے مطابق درجہ ذیل باتیں سمجھی ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ موصوف کے فنی مزاج اور فتاوی عالمگیری کی اس عبارت میں کہاں تک یکسانیت پائی جاتی ہے؟

پہلی بات

موصوف لکھتے ہیں کہ:

{ فتاوی عالمگیری } "میں یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ عشاء اور روزہ کے لئے تو پہلے وقت سے استفادہ کیا جائے اور فجر کی نماز کے لئے دوسرے قول سے"۔[123]

وضاحت

موصوف نے قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش فرمائی ہے کہ اس عبارت میں 18اور 15 درجے کے اختلاف کا ذکر ہے اور صاحب عالمگیری بھی اس بات کا مشورہ دے رہے ہیں کہ روزہ تو18 درجے یعنی پرانے نقشوں میں دیے گئے وقت فجر کے مطابق بند کیا جائے اور اذان فجر 15 درجے یعنی نئے نقشوں میں دیے گئے وقت فجر کے مطابق دی جائے۔

[123] رسالہ زیر تبصرہ1431 صفحہ 121تا126

ہمارا نقطہ نظر

ا: قطع نظر اس بات سے کہ موجودہ اختلاف میں یہ احتیاطی پہلو شرعاً کیا حکم رکھتا ہے لیکن عالمگیری کی اس عبارت میں 15 یا 18 درجے کا ذکر تو دور کی بات اشارہ تک بھی موجود نہیں کیونکہ عالمگیری میں فجر ثانی یعنی صبح صادق کے دو حصوں کا ذکر ہے اور پہلے حصے کو معتبر واحوط قرار دیا ہے اور الحمد للہ قائلین 15 درجے والے بھی فجر ثانی کے اول طلوع کا اعتبار کرتے ہیں لیکن بشمول عالمگیری دیگر فقہائے احناف کی طرح فجر ثانی کے اول طلوع میں ہی انتشار کے قائل ہیں، کما مر انفاً

معلوم ہوا کہ فتاوی عالمگیری کی مذکورہ عبارت قائلین 15 درجے والوں کے مؤقف کے خلاف نہیں بلکہ عین مطابق ہے نیز جب قائلین 15 درجے والوں کو 18 درجے زیر افق صبح صادق تسلیم ہی نہیں بلکہ وہ اسے صبح کاذب سمجھتے ہیں تو خوا مخواہ کھینچ تان کر خلاف واقع باتیں ان کے کھاتے میں ڈالنا کونسا انصاف ہے؟

خلاف واقع کی تفصیل

موصوف نے ساڑھے پانچ صفحات کی تحقیق میں بڑی کاریگری

سے قائلین 15 درجے والوں کا مؤقف پیش فرمایا ہے۔

موصوف نے یہ تاثر دیا ہے کہ صبح صادق کا پہلا لمحہ 18 درجے زیر افق نمودار ہو جاتا ہے اور پھر روشنی کی یہ کیفیت تادیر قائم رہتی ہے پھر اس کے بعد روشنی میں انتشار کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے لہٰذا اختلاف مشائخ میں جس طرح مذکور ہے اس کے مطابق قائلین 18 درجے والے صبح صادق کے پہلے لمحے کا اعتبار کرتے ہیں اور قائلین 15 درجے والے دوسرے لمحے {مزید انتشار} کا اعتبار کرتے ہیں۔

ذمہ داری

البتہ ایک بات موصوف کے ذمے ہے کہ فتاوی عالمگیری میں بصراحت کہاں لکھا ہے کہ صبح صادق کا پہلا لمحہ غیر منتشر ہے۔

گزارش

ہماری گزارش یہ ہے کہ موصوف کا یہ خیالی فلسفہ اس وقت درست ہوتا کہ قائلین 15 درجے والوں کو 18 درجے زیر افق صبح صادق تسلیم ہوتا جب قائلین 15 درجے والے 18 درجے زیر افق صبح صادق تسلیم ہی نہیں کرتے بلکہ ان کا مؤقف یہ ہے کہ

15 درجے زیر افق صبح صادق کا پہلا لمحہ ہے اور اس لمحے روشنی کی کیفیت فقہاء کے ہاں منتشر ہی ہے۔ فافہم وتدبر

دوسری بات

موصوف لکھتے ہیں کہ:

اس {عبارت} میں .. فجر ثانی جس کو صبح صادق کہتے ہیں کی علامت جو دی گئی ہے اس سے وہی 18 درجہ کا قول ہی صحیح ثابت ہوتا ہے۔[124]

وضاحت

موصوف نے اس عبارت کی روشنی میں قارئین کو ایک اور تاثر بھی دیا ہے کہ صاحب فتاوی عالمگیری نے صبح صادق کی جو علامت بتائی ہے اس کے مطابق سورج کے 18 درجے زیر افق پر نمودار ہونے والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ ہی صبح صادق ہے۔

تعجب

نہ معلوم فتاوی عالمگیری کی اس عبارت میں موصوف نے کہاں سے یہ بات سمجھ لی، کیونکہ اس عبارت میں تو عالمگیری نے دیگر

---

[124] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126

فقہائے حنفیہّ کی طرح بڑے واضح الفاظ میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:

الصبح الصادق وهو البياض المنتشر فی الافق الی طلوع الشمس[125]

ترجمہ: صبح صادق افق پر سفید منتشر روشنی کا نام ہے اور یہ طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

یعنی انتشار ضوء صبح صادق کی صفت خاصہ ہے جس کے بارے میں فقہاء فرماتے ہیں لان من شانہ الانتشار اور یہ بات صرف عالمگیری کی نہیں بلکہ تمام معتبر فقہائے احناف کی کتابوں میں موجود ہے۔

اب اگر بقول موصوف کے 18 درجے زیر افق والی آسٹر ونومیکل ٹویلائٹ کو صبح تسلیم کیا جائے تو یہ بات بشمول فتاوی عالمگیری دیگر {فقہائے احناف} کے تصریحات کے بھی خلا ف ہے نیز موصوف کے مشاہدے کے بھی خلاف ہے کیونکہ بشمول فتاوی عالمگیری دیگر فقہائے احناف کے نزدیک صبح صادق بیاض منتشر کا

---

125 عالمگیری بحوالہ فہم الفلکیات

نام ہے اور موصوف نے جس روشنی کا نام صبح صادق رکھا ہے اس کے بارے میں خود لکھتے ہیں کہ:

"{آسٹرونومیکل ٹویلائٹ} کے وقت روشنی کی جو حدود قائم ہوتی ہیں وہ تادیر قائم رہتی ہیں لیکن پہلے اس قوس کے اندر روشنی کم ہوتی ہے۔[126]

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اس قوس کے اندر روشنی بہت کم ہوتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا ہے حتی کہ یہ روشنی اتنی زیادہ ہوتی کہ اس کے کناروں سے روشنی پھیلنے لگتی ہے یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب سورج افق سے 15 درجہ نیچے پہنچ چکا ہوتا ہے"۔[127]

موصوف نے جس روشنی {18 درجے زیر افق والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ} کا نام صبح صادق رکھا ہے اس کے بارے میں درجہ ذیل باتیں خود بھی تسلیم فرماتے ہیں،

1: {اس} وقت روشنی کی جو حدود قائم ہوتی ہیں وہ تادیر قائم رہتی ہیں، یعنی روشنی اپنی جگہ رکی رہتی ہے جو عدم استطارت وعدم انتشار کی بین دلیل ہے۔

[126] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121 تا 126

[127] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121 تا 126

2: اس قوس کے اندر روشنی کم ہوتی ہے، یعنی غیر واضح ہوتی ہے جو حتی یتبین کے برعکس ہے۔

اب انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ روشنی جس کا مشاہدہ موصوف نے 18 درجے زیرِ افق کیا، جو موصوف ہی کے بیان کے مطابق غیر واضح ہے [یعنی اس میں استطارت وانتشار موجود نہیں] صبح کاذب قرار دیا جائے کیونکہ "لاینتشر" صبح کاذب کی صفت ہے نہ کہ صبح صادق کی، البتہ وہ روشنی جس کا مشاہدہ موصوف نے سورج کے 15 درجے زیرِ افق کیا جس میں وضاحت کے ساتھ ساتھ صفت استطارت وانتشار بھی موجود ہے اسے صبح صادق قرار دیا جائے۔

چنانچہ موصوف 15 درجے زیرِ افق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"حتی کہ یہ روشنی اتنی زیادہ ہوتی کہ اس کے کناروں سے روشنی پھیلنے لگتی ہے یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب سورج افق سے 15 درجہ نیچے پہنچ چکا ہوتا ہے"۔

لہٰذا تحقیق وشرع کا تقاضا یہ ہے کہ بشمول موصوف قائلین 18 درجے والوں کو مخلص سمجھتے ہوئے قائلین 15 درجے والوں کی بات تسلیم کی جائے کیونکہ 15 درجے زیر افق روشنی کی جن کیفیات کا ذکر موصوف کے مشاہدات میں ملتا ہے اس

سے 15 درجے والا قول ہی صحیح ثابت ہوتا ہے نیز اس میں اذان فجر و نماز فجر کی حفاظت بھی ہے۔

نیز موصوف کا یہ کہنا کہ فتاوی عالمگیری نے یہ مشورہ دیا ہے کہ روزہ 18 درجے کے مطابق بند کیا جائے اور اذان فجر 15 درجے کے مطابق دی جائے درست نہیں کیونکہ فتاوی عالمگیری میں صبح صادق کی جو علامت بتائی گئی ہے وہ موصوف کی تصریح کے مطابق 18 درجے زیر افق روشنی میں مفقود ہے، جس سے یہ بات عیاں ہے کہ 18 درجے زیر افق صبح صادق کا قول فتاوی عالمگیری کے مطابق بھی درست نہیں۔

1 : مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب کا فتوی

سوال {1549} : کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں : ایک مسئلہ کی تحقیق کے لئے حضرت والا کی خدمت میں یہ عریضہ پیش کر رہا ہوں جو مسئلہ فی الحال بنگلہ دیش میں معرکۃ الآراء بحث بن چکا ہے، وہ مسئلہ ہے کہ سحری وافطار کے بارے میں پرانے جتنے کیلنڈر ہیں، صبح صادق کے بارے میں سب کی بنیاد 18 ڈگری پر ہے، یعنی آفتاب مطلع سے جب 18 ڈگری نیچے رہتا ہے اسی وقت صبح صادق ہوتی ہے،

حالانکہ ہیئت کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ 18 ڈگری صبح کاذب کا وقت ہے اور صبح صادق اس کے تین ڈگری کے بعد یعنی 15 ڈگری کے وقت ہورہا ہے، شاذ ونادر ایک دو قول اس کے خلاف بھی ہیں، "فتاوی شامی" کی عبارت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ 15 ڈگری پر صبح صادق ہوتی ہے اور دونوں صبح کے درمیان فرق 3 ڈگری ہے، بندہ نے بذات خود مشاہدہ کی کوشش کی ہے، ڈھاکہ شہر سے تقریباً30 میل دور ایک گاؤں میں جاکر مشاہدہ کیا، تو پرانے کیلنڈر کے مطابق جو صبح صادق کا وقت ہے اس وقت ایسی کوئی روشنی نظر نہیں آئی جس پر صبح صادق کی تعریف صادق آتی ہو، تو حضرت والا ہم جیسے عاجز و نااہل کی رہنمائی فرمائیں کہ ہم مذکورہ صورت حال میں کیا کریں؟ 18 ڈگری والے پرانے کیلنڈر پر عمل جاری رکھیں اور کتب ہیئت و فتاوی کو چھوڑ دیں یا مذکورہ کتابوں پر عمل کرتے ہوئے پرانے کیلنڈروں کو چھوڑ دیں،

المستفتی: منصور الحق، خادم التدریس والافتاء بالجامعۃ الرحمانیہ، ڈھاکہ بنگلہ دیش باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق

18 ڈگری پر صبح صادق نہیں ہوتی, بلکہ 15 ڈگری پر صبح صادق ہوتی ہے، پرانے نقشے سب قرآن، حدیث، فقہ اور اجماعِ امت کے

خلاف ہیں, اس لئے ان کا ترک لازم ہے، کتاب وسنت کی منشا اور ان کی تعلیمات کے مطاق 15 ڈگری سے قبل صبح صادق تسلیم نہ کی جائے، اس سلسلہ میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم اور مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات زیادہ اچھی ہیں، (مستفاد احسن الفتاوی، زکریا ۲/ ۱۵۹) کا مطالعہ کیا جائے۔

إذا صارت الشمس قريبة من الأفق بقدر ثمانية عشر جزءا -إلى- يرى البياض الطويل فى جانب المشرق، هو يسمى بالصبح الكاذب، كأن كون الأفق بعده مظلما يكذب كونه نور الشمس والمنتشر فى الأفق بعده بزمان يسمى بالصبح الصادق، لكونه ظهورا من الأول، قيل: ابتدائه حين انحطاط الشمس "خمسة عشر جزءا". (تحفة أولى الألباب شرح بست باب للعلامة عبد الباقى الكتوازى بحوالہ احسن الفتاوی، زکریا ۲/ ۱۶۵)

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ ۵ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ [128]

---

[128] فتاوی قاسمیہ ج ۵ ص ۲۶۹ (الف فتویٰ نمبر: ۳۳/ ۵۱۰۴)

2 : مفتی مختار اللہ حقانی صاحب کا فتوی

محترم المقام حضرت مولانا مفتی مختار اللہ صاحب مدظلہ العال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس فقیر نے اوقات نماز کے پرانے نقشہ جات جن کو ماہرین فلکیات نے صبح صادق اور غروب شفق ابیض کے حوالے سے 18 درجے زیر اُفق کے بنیاد پر مرتب کئے ہیں کے بارے میں تحقیق کرتے ہوئے ان مرتبین حضرات اور وطن عزیز پاکستان کے مستند دار الافتاوں سے روابط کے علاوہ متعدد بار عینی مشاہدات کئے جس کے نتیجے میں اس حقیقت تک پہنچ گیا ہوں کہ پرانے نقشے جن میں صبح صادق اور غروب شفق ابیض کے اوقات سورج کے 18 درجے زیر افق کے بنیاد پر تخریج کئے گئے ہیں بلکل غلط ہیں بلکہ صحیح صبح صادق اس وقت طلوع ہوتی ہے، جب سورج 15 درجے زیر افق پر موجود ہو، لہٰذا ناچیز 15 درجے کے مطابق ضلع صوابی کے لئے ایک دائمی نقشہ اوقات نماز مرتب کرکے خدمت میں ارسال کر رہا ہے اور ساتھ وہ تمام تحقیقی کام جو اس موضوع پر کیا گیا ہے بھی ارسال خدمت ہے آپ حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ

گزارش ہے کہ جو نقشہ درست اور قابل استعمال ہو اس کی نشاندہی فرمائیں۔

احقر شوکت علی قاسمی

محلّہ شمشہ خیل ضلع و تحصیل صوابی 6 ربیع الثانی 1428ھ

الجواب وباللہ التوفیق

بندہ ناچیز کے ذہن میں ان نقشہ اوقات کے بارے میں پہلے بھی کچھ اشکالات پائے جاتے ہیں لیکن کم فرصتی کی وجہ سے اس طرف کوئی خاص توجہ کا موقع نہیں ملا اب آپ نے ان دونوں نقشوں کے حوالے سے تحقیق کر کے وہ تمام خطوط وروابط اور مختلف کتب کے حوالہ جات ارسال کئے تو یہ اس بات کا باعث بن گیا کہ ان نقشوں کے بارے میں فیصلہ کن رائے قائم کی جائے لہٰذا بندہ نے اپنی بساط کے مطابق غور و تجسّس کرتے ہوئے دونوں نقشوں کے اوقات ملاحظہ کئے جس کے نتیجے میں وہ نقشہ جس میں صبح صادق کے اوقات 15 درجے زیر اُفق کے بنیاد پر مندرج ہیں بالکل درست معلوم ہوتا ہے اس کے علاوہ فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت مولانا محمد فرید صاحب دامت برکاتہم کے فتاوی فریدیہ جلد دوم میں آپ کے ذاتی مشاہدات اور تجربے کی بنیاد پر صبح صادق کے

حوالے سے جو فتویٰ تحریر ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ 15 درجے والا نقشہ درست ہے۔
تحریر فرماتے ہیں" ریاضی کے اصول کے مطابق یہ وقت 15 درجہ یعنی 15×4=60 منٹ مگر غروب شمس کے بعد مکرر مشاہدہ سے سوا گھنٹہ ثابت ہے اور صبح صادق کا وقت بھی اسی مقدار سے زاید نہیں، فتاویٰ فریدیہ ج2 ص153
ھٰذا ماظہرلی واللہ اعلم بالصواب 24،4،2007[129]

3: جامعۃ الرشید کراچی کا فتوی

السلام علیکم
نقشہ اوقات جس میں اوقات نماز کی تخریج 15 درجے زیر افق کے مطابق کی گئی ہے حاضر خدمت ہے اس کے بارے میں درجہ ذیل امور میں رہنمائی فرمائیں۔
چونکہ یہ مسئلہ علم فلکیات کے متعلق ہے اور فلکیات میں جامعۃ الرشید اپنی خدمات کی روشنی میں ایک ممتاز مقام رکھتا ہے اس لئے آپکی رہنمائی ہمارے لئے مشعل راہ ثابت ہو گی۔
ا: کیا یہ [جدید] نقشہ اوقات نماز درست ہے یا نہیں؟

---

[129] مختار اللہ حقانی مفتی ومدرس جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

۲: اگر رمضان المبارک میں ختم سحر قدیم نقشہ کے مطابق اور اذان فجر جدید نقشہ جات کے مطابق ہو یہ درست ہے یا نہیں؟

۳، کیا اذان فجر قبل از وقت دی جا سکتی ہے یا نہیں اور اگر کسی نے قبل از وقت دیے گئے اذان کو سن کر سنن فجر یا فرائض ادا کیں تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ بینوا

المستفتی مصباح الدین سرحدی

الجواب حامداً ومصلیاً

ا: جامعۃ الرشید کی تحقیق کے مطابق فجر کا وقت پندرہ درجے زیر اُفق پر ہوتا ہے یہ نقشہ اسی وقت کے مطابق ہے لہٰذا ہمارے نزدیک فنی طور پر درست ہے، البتہ عملی طور پر ادارہ سوال ۲: میں ذکر کئے گئے احتیاط والے نقشے جاری کرتا ہے اور اسی کی ترغیب بھی دیتا ہے۔

۲: مذکورہ صورت درست اور مستحسن ہے اور اس میں زیادہ احتیاط بھی ہے ضروری ہے کہ اس کی وضاحت علاقے کے علماء کرام اور ائمہ مساجد کو کر دی جائے تاکہ عوام شکوک وشبہات کا شکار نہ ہوں۔

۳: حنفیہ کے مفتی بہ قول کے مطابق اگر فجر کی اذان قبل از وقت دی گئی تو یہ اذان درست نہ ہو گی بلکہ فجر کا وقت داخل ہونے کے

بعد دوبارہ اذان کہی جائے اگر وقت داخل ہونے سے پہلے سنت فجر یا فرض ادا کئے گئے تو وہ ادا نہ ہوئے وقت داخل ہونے پر لوٹانا ضروری ہے البتہ اگر وقت داخل ہونے کے بعد پڑھے ہیں تو ادا ہو جائیں گے، واللہ اعلم بالصواب

(ولا یؤذن قبل وقت ،ویعاد فیه)ای فی الوقت اذا اذن قبله لان یراد الاعلام بالوقت فلا یجوز قبله بلاخلاف فی غیر الفجر وعبر بالکراهة فی فتح القدیر والظاهر انها تحریمة واما فیه فیجوزه ابو یوسف ومالك والشافعی لحدیث الصحیحین،،،وعند ابی حنیفة ومحمد لا یوذن فی الفجر قبله لما رواه البیقهی انه علیه الصلوٰة والسلام قال:یا بلا لاتوذن حتی یطلع الفجر[البحر الرائق:1،277]

محمد خلیق دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی 1432،5،5
الجواب الصحیح محمد فیصل الجواب الصحیح شہباز عفی عنہ[130]

تیسری بات

موصوف لکھتے ہیں کہ:

[130] فتوی نمبر:ج5،48125

وہ یہ کہ اس میں صرف حضرت مفتی رشید احمد دامت برکاتہم کو غلط فہمی نہیں ہوئی بلکہ اس سے پہلے بھی علماء کو یہ غلط فہمی ہو چکی ہے اس لئے حضرت مفتی صاحب کی تمام دوسرے تحقیقات کو اس جزوی اختلاف کی وجہ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔[131]

موصوف کے ان جملوں میں بھی وہی خیال کارفرما ہے کہ 18 درجے پر صبح صادق کا اول طلوع ہے حالانکہ یہ حقائق کے یکسر خلاف ہے۔

بلکہ باب دوم میں ہم نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب ہے نہ کہ صبح صادق لہٰذا اس غلط فہمی کی نسبت قائلین 15 درجے یا فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ کی طرف کرنا سوائے خلط مبحث کے اور کچھ نہیں کیونکہ قائلین 15 درجے والے بشمول فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوِی رحمہ اللہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب ہونے کے قائل ہیں اور 15 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی کو اول طلوع صبح صادق سمجھتے ہیں جو بتصریح فقہاء مستطیر ومنتشر ہے، نیز اطلاعاً عرض ہے کہ اہل علم نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی دیگر

[131] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121 تا 126

تحقیقات کی طرح اس لاجواب تحقیق کو بھی نہیں چھوڑا لہٰذا موصوف کواس حوالے سے فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں

نوٹ: موصوف نے اس جگہ علاہ آلوسی کا بھی ایک حوالہ نقل کیا ہے جس کے لئے بھی ہماری سابقہ بحث کافی وشافی ہے کیونکہ علامہ آلوسی بھی دیگر فقہائے احناف کے ساتھ صبح صادق کے منتشر ہونے میں متفق ہیں چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:

الصبح صبحان، صادق وهو المنتشر ضوءه معترضا بالأفق۔

ترجمہ: صبح صادق افق پر پھیلی ہوئی منتشر روشنی کا نام ہے۔

نیزجب ایک مسئلہ اس حد تک مختلف فیہ ہوجائے تو انصاف اور دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ اقوال وغیرہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس مسئلہ کے بنیادوں کو ٹٹولا جائے اگر بنیاد میں کچھ فنی باتیں ہیں تو وہ سامنے لائی جائیں اور اگر شرعی باتیں ہیں تو وہ سامنے لائی جائیں پھر شرعی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے دلائل شرعیہ کے مطابق فیصلہ کیا جائے جو دلائل شرعیہ کے موافق ہوں اسے تسلیم کرنے میں عار محسوس نہ کیا جائے اور جو دلائل شرعیہ سے موافقت نہ رکھیں اسے کسی علمی شخصیت یا بزرگ کا قول قرار دیتے ہوئے

اسی درجہ میں رکھا جائے،مزید تفصیل کے لئے کشف الغشاء کا مطالعہ فرمائیں۔[132]

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ[آمین]

مسئلہ احتیاط

موصوف محققین وغیر محققین کی بحث میں ایک گروہ کی نشاندہی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اس کے درمیان بھی ایک گروہ ہے جو محققین کا تو نہیں لیکن وہ محتاط حضرات ہیں انہوں نے یہ فتوی دیا کہ پہلے قول کی رعایت کے لئے فجر کی نماز تو وقت ثانی کے مطابق یعنی 15 درجہ کی قول پر پڑھی جائے لیکن عشاء اور روزہ میں وقت اول یعنی 18 درجے کی قول رعایت کی جائے"[133]

وضاحت

اگر چہ موصوف نے اس مقام پر {شیخ السلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ وغیرہ} جیسے بزرگوں کو بھی دبے انداز میں محققین کی فہرست سے خارج کر دیا لیکن ہم اگر چہ اس احتیاطی

---

[132] کشف الغشاء عن اوقات الفجر والعشاء ص161

[133] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121تا126

مشورے کی وجہ سے ان حضرات کو محققین کی فہرست سے خارج کرنے کی جسارت تو نہیں کر سکتے البتہ مسئلہ مذکورہ کے مستقل حل نکلنے تک اس احتیاط پر عمل کرنے میں رکاوٹ بھی نہیں بننا چاہتے۔

دارالعلوم کراچی کا فتوی

"اور جہاں تک احتیاط پر عمل کرنے کی بات ہے تو جامعہ دارالعلوم کراچی میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے وقت سے احتیاط پر عمل ہوتا ہے، کہ روزہ 18 درجے کے مطابق بند کیا جاتا ہے اور اذان 15 درجے کے بعد دی جاتی ہے اور دوسروں کو بھی یہی مشورہ دیا جاتا ہے۔[134]

جامعۃ الرشید کا فتوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ادباً گزارش ہے کہ ہمارے ہاں ضلع ایبٹ آباد میں اوقات نماز کے لئے دو جدول رائج ہیں ایک جدول میں اوقات نماز (فجر وعشاء) کی تخریج سورج کے 15 درجے زیر اُفق کے مطابق کی گئی ہے جبکہ دوسرے جدول میں 18 زیر افق کے مطابق، پورا سال دونوں جداول پر پُر سکون ماحول میں عمل ہوتا ہے بلکہ عملاً تو غیر رمضان

[134] فتوی نمبر 830/1

میں اذانِ فجر عموماً اس وقت دی جاتی ہے جبکہ سورج 15 درجے زیرِ اُفق پہنچ چکا ہوتا ہے لیکن جوں ہی رمضان کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے تو اختلافات کا ایک طوفان کھڑا ہو جاتا ہے کچھ عرصہ قبل علماء نے رمضان المبارک کے حوالے سے احتیاط کا پہلو اختیار کرتے ہوئے ختم سحر کے لئے پرانے جدول کا وقت جبکہ اذان فجر کے لئے جدید جدول کا وقت متعین کیا ہے کہ ختم سحر 18 درجے کے مطابق کیا جائے اور اذان فجر 15 درجے کے مطابق دیا جائے۔

(۱) کیا یہ مذکورہ صورت درست اور مستحسن ہے یا نہیں؟

(۲) کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ مذکورہ صورت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتھم العالیہ نہیں مانتے یہ بات کہاں تک درست ہے؟

(۳) رمضان اور غیر رمضان میں اذان و نماز کے لئے 15 درجے والا نقشہ درست ہے یا نہیں؟

(۴) کیا جامعۃ الرشید کے موجودہ ذمہ داران حضرت مفتی رشید احمدؒ کے 15 درجے والے تحقیق سے متفق ہیں یا نہیں؟

(۵) ہمارے ضلع ایبٹ آباد کا طول بلد 73:12 شرقی جبکہ عرض بلد 34:6 شمالی ہے جس کے مطابق یکم جنوری کے اوقات درجہ ذیل ہیں:

فجر 5:58 طلوع 7:12 زوال 12:10 عصر شافعی 2:50 عصر حنفی 3:30 غروب 5:08 عشاء 6:22 کیا یہ اوقات درست ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

۱: مذکورۃ صورت مستحسن اور احتیاط کے زیادہ قریب ہے، تفصیل کے لئے رجوع فرمائیں: احسن الفتاویٰ: ج ۲

۲: دارالعلوم کراچی سے قدیم زمانے سے بناء بر احتیاط اس صورت کی رائے دی جاتی ہے اور یہی معمول بہا ہے آپ کے استفتاء کے بعد بھی وہاں کے دار الافتاء سے رجوع کیا گیا جس پر انہوں نے اسی رائے کا اظہار کیا۔

۳: جامعۃ الرشید کی تحقیق کے مطابق رمضان وغیر رمضان دونوں کے لئے ۱۵ درجے والا نقشہ درست ہے۔

۴: جامعۃ الرشید کے موجودہ ذمہ داران حضرت مفتی رشید احمدؒ کی تحقیق سے مکمل طور پر متفق ہیں، مع ھٰذا حضرتؒ ہی کے عمل کے مطابق احتیاط پر عمل کو بہتر جانتے ہیں۔

۵: درست ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد خلیق دار الافتاء جامعہ الرشید کراچی

الجواب الصحیح محمد فیصل، الجواب الصحیح شہباز عفی عنہ [135]

احتیاط پر عمل

مذکورہ احتیاط یعنی پرانے نقشوں کے مطابق روزہ بند کیا جائے اور نئے نقشے میں دیے گئے وقت فجر کے مطابق اذان دی جائے یقیناً مسئلہ کے مستقل حل تک ایک نہایت عمدہ احتیاطی پہلو ہے کیونکہ اس میں فریقین کے وہ افراد جنہیں اپنے مؤقف پر شرح صدر ہے وہ تو اپنے شرح صدر کے مطابق عمل کریں گے لیکن عوامی طبقہ میں ایک اتفاقی صورت سامنے آجائے گی جو نہایت ہی احسن اقدام ہے۔

متشدد کون

بعض احباب اعتراض کرتے ہیں کہ قائلین 15 درجے والے متشدد ہیں یعنی سختی کرتے ہیں کہ صرف 15 درجے والے نقشے پر ہی عمل کریں لیکن معذرت کے ساتھ یہ تشدد صرف قائلین 15 درجے والوں کے کھاتے میں ڈالنا سراسر ناانصافی ہے کیونکہ جسطرح قائلین 15 درجے والے کہتے ہیں کہ 15 درجے سے پہلے نماز واذان نہیں ہوتی اسی طرح قائلین 18 درجے والے

---

[135] 1432،4،25ھ فتویٰ نمبر 48،59۔ج5

بھی کہتے ہیں کہ 18 درجے کے بعد اگر کسی نے کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ نہیں ہوتا تو سختی تو دونوں جانب ایک جیسی ہے پھر بھی اگر تشدد صرف قائلین 15 درجے والوں کے کھاتے میں ہے تو فالی اللہ المشتکی،واللہ یعلم علی ما نقول وکیل،

علماء بورڈ کے مشاہدات

موصوف لکھتے ہیں:

" کراچی کے علماء کرام کے ایک بورڈ نے حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اور حضرت مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ کی سرکردگی میں جو آخری مشاہدات کئے تھے اس کے مطابق یہ زاویہ زیر افق 18 درجے ہے"۔[136]

تبصرہ

موصوف نے ان جملوں میں جن مشاہدات کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس کے پیچھے بھی ایک لمبی کہانی ہے جس کی وضاحت فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے احسن الفتاوی جلد 2 میں تحریر فرمائی ہے۔

---

[136] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121 تا 126

یہاں ہم حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ ہی کی زبانی اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ احسن الفتاوی میں ارشاد فرماتے ہیں:

"بندہ نے مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر اس کی انفرادی اشاعت کی بجائے اس کو دار العلوم ،مدرسہ عربیہ نیوٹاون اور دار الافتاء والارشاد کی مشترکہ مجلس تحقیق میں پیش کیا جو استاد محترم مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا محمد یوسف بنوری رحمہما اللہ تعالی کی سرپرستی میں مسائل حاضرہ کی تنقیح و تحقیق کے لئے قائم کی گئی تھی مجلس کے سرپرستوں اور ارکان کے متفقہ فیصلے کے بعد یہ مسئلہ عوام کے سامنے لایا گیا اور سب کے دستخطوں کے ساتھ شائع ہوا، حضرت مفتی صاحب کی سرکردگی میں تین روز تک مشاہدات ہوئے جن کی روئیداد مفتی صاحب نے خواپنے قلم سے لکھی جس میں تین بار یہ تصریح فرمائی ہے کہ ان مشاہدات پر سب شرکاء کا اتفاق رہا ان ذاتی مشاہدات کی بناء پر حضرت مفتی صاحب نے اس کی تائید میں بعض فتاوی بھی تحریر فرمائے پھر مجلس تحقیق نے دوبارہ بالاتفاق اپنے سابق فیصلے کی توثیق کی ان جملہ امور کی تفصیل گذر چکی ہے

اس ساری سرگذشت کے بعد حضرت مفتی صاحب اور مولانا بنوری صاحب نے اس تحقیق سے رجوع فرمالیا۔

قلب میں اکابر کی محبت و عظمت اور ان کے علمی و عملی بلند مقام کی وقعت کے باوجود مسائل شرعیہ میں دلائل کے پیش نظر ان سے اختلاف رائے واجب ہے اس لئے ان دونوں بزرگوں کے رجوع سے متعلق چند امور پیش کرنے پر مجبور ہوں:

1: جب اس مسئلہ کو ابتداءً میں نے ہی مجلس تحقیق میں پیش کیا تھا اور میری ہی تحریک پر مشاہدات اور مجلس تحقیق کے فیصلے ہوتے رہے تو اس کا مقتضی یہ تھا کہ اگر کوئی نیا انکشاف ہوا تھا تو اس سے مجھے بھی آگاہ کیا جاتا اور اس پر اجتماعی غور کے لئے مجھے شریک کیا جاتا مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ میرے دریافت کرنے پر بھی سابق فیصلوں سے رجوع کی وجہ نہیں بتائی گئی۔

2: حقیقت یہ ہے کہ ایک فتین فطین نے میری ہی تحریر میں ایک انگریزی کتاب کے حوالہ سے ذوڈیکل لائٹ کا بیان دیکھا تو یہ کتاب ان اکابر کو دکھا کر یہ باور کرانے میں کامیاب ہو گیا کہ ذوڈیکل لائٹ ہی صبح کاذب ہے، حالانکہ میں بہت پہلے دلائل سے یہ ثابت کر چکا تھا کہ ذوڈیکل لائٹ کا صبح کاذب سے کوئی تعلق نہیں غالباً میری یہ تحریر ان اکابر کی نظر سے نہیں گزری ہو گی۔

3: دونوں حضرات کی تحریر بلکل مجمل بلکہ مبہم ہے ان میں نہ تو میری کسی دلیل کے جواب کی طرف کوئی اشارہ ہے اور نہ ہی اپنی تائید میں کوئی دلیل ہے، دونوں بزرگوں کی تحریروں میں جس جدید انکشاف کا ذکر ہے وہ وہی ذوڈیکل لائٹ ہے جس کی حقیقت میں بہت پہلے لکھ چکا تھا۔

4: دلائل پر مبنی فیصلہ سے تو رجوع ممکن ہے مگر تین روز تک گیارہ علماء کے متفقہ عینی مشاہدات سے رجوع کے کیا معنی؟

5: ان حضرات کے بلا دلیل اختلاف سے اس متفقہ مسئلہ کو مسائل اختلافیہ کے فہرست میں لانے کا کوئی جواز نہیں اس لئے کہ 18 درجے زیر افق صبح صادق کا دنیا میں آج تک کوئی ایک فرد بھی قائل نہیں ہوا، ایسی متفق علیہ حقیقت سے انکار کو اختلاف نہیں کہا جاتا بلکہ یہ خلاف بلا دلیل کہلاتا ہے"۔[137]

مزید تفصیل کے لئے درجہ ذیل کتاب کا مطالعہ فرمائیں جس میں اس عنوان کے تمام پہلوؤں کا احاطہ بڑے احسن انداز میں کیا گیاہے، "اختلاف اکابر کی حقیقت اور جمہور کا عمل، مصنف ڈاکٹر مفتی شوکت علی قاسمی، ناشر مکتبہ فریدیہ محلّہ جھنگی پشاور"

---

[137] لدھیانوی، مفتی رشید احمد، ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم 1425ھ، ج2 ص191

مغالطہ

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ فقیہ العصر مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے اپنے مؤقف میں نرمی اختیار کی تھی اور آج جو حضرات 15 درجے زیر افق تحقیق کی بات کرتے ہیں تو یہ انتشار ہے۔

مؤدبانہ گزارش ہے کہ اگر نرمی اختیار کرنے سے مراد حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کی رجوع ہو تو یہ حقائق سے اغماض کے مترادف ہے کیونکہ الحمد للہ حضرت مفتی صاحب آخری وقت تک اپنے مؤقف کو درست اور صحیح سمجھتے رہے جس کی بین دلیل ان کا رسالہ صبح صادق اور ان کے شاگردوں کی ایک معتد بہ تعداد ہے نیز اس حوالے سے جب ہم نے جامعۃ الرشید سے استفتاء کیا تو ان حضرات نے بھی بڑے واضح الفاظ میں جواب دیا کہ جامعۃ الرشید کے موجودہ ذمہ اران حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی تحقیق سے مکمل اتفاق رکھتے ہیں [جیسے کہ جامعۃ الرشید کے فتوی میں بیان کیا گیا]، لہٰذا نرمی اختیار کرنا کہ مطلب یہ ہر گز نہیں کہ حضرت اپنی تحقیق سے مطمئن نہ تھے یا کمزور سمجھتے تھے بلکہ نرمی کا مطلب فقط اتنا ہی ہے کہ ہمارا کام مسئلہ بتانا ہے منوانا نہیں۔

اور الحمد للہ قائلین 15 درجے والے بھی یہی مؤقف رکھتے ہیں کہ اگر کسی کو ہمارے نقشے سے اطمینان نہیں تو بے شک مسجد میں نہ لگائیں لیکن کم از کم اتنی مہربانی ضرور فرمائیں کہ دلائل پر مبنی مؤقف کو انتشار سے تعبیر نہ فرمائیں۔

مسلک پر زور نہ دینا

موصوف لکھتے ہیں کہ:

"راقم نے اس تفصیل کی اطلاع حضرت مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ کو 1984 میں کر دی تھی جس میں حضرت والا دامت برکاتہم نے راقم کی تحقیق کا خیال کرکے اپنے مسلک پر زور نہ دینے کا اعلان فرمایا تھا اور جو مشورہ فتاوی عالمگیری نے دیا اس پر ہی صادر فرما کر یہ فرمایا کہ عشاء اور روزہ کے لئے 18 درجے کا قول لیا جائے اور فجر کی نماز کے لئے 15 درجے کا"[138]

اس وہم کا جواب

موصوف کے اس مجمل تحریر سے بھی بعض احباب یہ مطلب اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد

[138] رسالہ زیر تبصرہ 1431 صفحہ 121 تا 126

رحمہ اللہ نے موصوف کے مشاہدات وغیرہ سے متاثر ہو کر اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

ہماری گزارش ہے کہ اگر واقعی رجوع والی کوئی ایسی بات ہوتی تو حضرت کے قابل اعتماد شاگرد اس بات کو ضرور نقل فرماتے، یا ان کی کسی کتاب یا احسن الفتاوی میں اسکا ذکر ہوتا، بہر کیف آیئے دیکھتے ہیں کہ موصوف کی اس تحریر کے حوالے سے ان کے جانشین اور قابل اعتماد شاگرد اور ان کا ادارہ کیا موقف رکھتا ہے؟

جامعۃ الرشید کا موقف

1: مولانا مفتی سلطان عالم استاذ و رئیس شعبہ فلکیات جامعۃ الرشید کراچی فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ا: "یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہمارے حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالی نے اپنے 15 درجہ کے موقف سے رجوع فرما لیا تھا"

ب: "جامعۃ الرشید کی طرف سے فجر میں 18 اور 15 دونوں وقت دینے کا مقصد عوام کو انتشار سے بچانا اور احتیاط پر عمل کی ترغیب ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ جامعۃ الرشید حضرت مفتی

رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے 15 درجہ کی تحقیق کو چھوڑ چکا ہے"[139]

2: مفتی سلطان عالم زید مجدہ دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"شبیر کاکاخیل سے ہمارے حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے کیا فرمایا تھا؟ یہ بات حضرت رحمہ اللہ سے معلوم کرنے پر موقوف ہے، جس کی حضرت رحمہ اللہ کی وصال کی وجہ سے اب کوئی صورت باقی نہیں رہی۔

چونکہ یہ بات 100 فیصد یقینی ہے کہ حضرت رحمہ اللہ نے اپنے 15 درجہ کی تحقیق سے رجوع نہیں فرمایا تھا اس لئے شبیر کاکاخیل سے ہونے والی حضرت رحمہ اللہ کی گفتگو تفصیل معلوم کرنے کی بھی ہمیں {حضرت رحمہ اللہ کے ہر وقت قریب رہنے والے تلامذہ، خلفاء اور خدام} کو کوئی ضرورت نہیں"[140]

3: مفتی سلطان عالم دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے حضرت فقیہ العصر مفتی اعظم رحمہ اللہ نے کبھی یہ اعلان نہیں فرمایا کہ 18 درجے پر سحری بند کرنا لازمی ہے"[141]

---

[139] خط بنام پروفیسر عبد الطیف، بدھ 13 شعبان 1433ھ، از بندہ سلطان عالم

[140] ای میل ٹو پروفیسر عبد الطیف 6 جولائی 2012، 1:45AM

[141] ای میل ٹو پروفیسر عبد الطیف 28 اپریل 2013، 4:58PM

4: رئیس شعبہ فلکیات مولانا سلطان عالم فرماتے ہیں کہ:

جامعۃ الرشید سے شائع ہونے والے سحر وافطار کے چارٹ پر جو لکھا ہے کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کم از کم پانچ منٹ پہلے احتیاط کو ضروری قرار دیتے تھے نیز حضرت کی طرف سے یہ مشورہ اور ہدایت تھی کہ سحری اتنی دیر پہلے بند کرنا ضروری ہے جس سے روزہ مشکوک نہ ہو جائے۔

وضاحت

فرماتے ہیں کہ ہمارے چارٹ میں مذکورہ ہدایات کا مطلب یہ ہے کہ حضرت کی ہدایت کے مطابق حضرت کے نقشہ یعنی 15 درجے والے نقشہ میں درج وقت سے چند منٹ پہلے سحری بند کرنا ضروری ہے یہ طلب نہیں ہے کہ 18 درجے کے وقت پر سحری بند نہیں کی تو روزہ مشکوک ہو جائے گا، یہ مطلب نہیں۔[142]

خلاصہ

مذکورہ حوالوں سے بات بالکل واضح ہے کہ حضرت مفتی صاحب کا موقف آخر تک 15 درجے زیر افق رہا نہ انھوں نے رجوع کی

---

[142] ای میل ٹو پروفیسر عبد الطیف 24 جمادی الثانی 1434ھ

تھی اور نہ ہی کسی کی باتوں سے متاثر ہو کر اپنے موقف میں نرمی کی تھی نیز سلطان عالم صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "مسلک پر زور نہ دینے" کی بات کا تعلق شبیر کاکاخیل کے ساتھ ہونے والی گفتگو سے ہے ہی نہیں بلکہ اس کا تعلق 1974 کی گفتگو کے ساتھ ہے۔

اتنی وضاحت کے باوجود بھی اگر کوئی من پسند تعبیر کرتا ہے تو یہ اس کی اپنی اختراع تو ہو سکتی ہے حضرت مفتی صاحب کا موقف نہیں نیز اس حوالے سے مفتی سلطان عالم صاحب کی گفتگو یقیناً قابل اعتماد اور قابل استدلال ہے کیونکہ محترم حضرت مفتی صاحب کے خاص شاگرد اور جامعۃ الرشید میں حضرت مفتی صاحب کے موقف کے ترجمان ہیں۔

آخر کلام

اس تجزیئے میں جو مؤقف ہم نے پیش کیا ہے کہ صبح صادق سورج کے 15 درجے زیر افق ہوتا ہے جبکہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب کا وقت ہے نہ کہ صبح صادق کا، اس کی اصل تو یہ ہے کہ 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی میں صبح صادق کی نشانیاں موجود نہیں لہٰذا کوئی ہزار بار بھی اسے صبح صادق کہے کسی کے کہنے کا اعتبار نہیں ہو گا بلکہ شرع کا اعتبار ہوگا، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ

قائلین 18 درجے والوں میں سے آج تک کوئی ایسا حوالہ متقدمین ماہرین فلکیات کا پیش نہ کر سکا جس میں بصراحت لکھا ہو کہ 18 درجے زیر افق صبح صادق ہے البتہ اس کے مقابلے میں قائلین 15 درجے والوں نے ایک نہیں درجنوں ایسے حوالے پیش کئے ہیں جن میں بصراحت موجود ہے کہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب کا وقت ہے، چنانچہ نمونے کے طور پر ذیل میں کچھ حوالے پیش خدمت ہیں۔

شرح چغمینی کا حوالہ

فاضل رومی لکھتے ہیں:

1 : فان کانت الشمس تحت الارض قریبة من الافق کان مخروط الظل مائلاً عن سمت الراس الی مقابلة الشمس وسطحه الذی فی جهتها مائل الینا وکان الهواء المستضیء بضیاءالشمس لکثافته الحاصلة بسبب المجاورة للارض والماء یعنی الهواءالمستضیء من کرة البخار فان الهواءالذی فوقها لاتقبل الاستضاءللطافته قریباً منا فیظهر فی الافق بل فوقه

النور فالبیاض المستطیل المستدق الظاھر فوق الارض اولاً یسمی بالصبح الکاذب ا لـخ [143]

وضاحت

فاضل رومی نے یہ ثابت کیا ہے کہ رات کے اختتام پر سب سے پہلے جو سفید روشنی ظاہر ہوتی ہے یہی صبح کاذب ہےلازمی بات ہے کہ صبح صادق اس کے بعد ہو گی اور وہ 15 درجے زیر افق ہے۔

یاد رہے کہ 18درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ دن کی اولین روشنی ہے اس سے قبل باجماع فلکیین افق پر کسی قسم کی روشنی نہیں ہوتی اور یہی اولین روشنی صبح کاذب کی ہے جسے قائلین 18درجے والے صبح صادق سمجھ بیٹھے۔

تشریح الافلاک کا حوالہ

محمد بن حسین بہاء الدین العاملی لکھتے ہیں:

2: وقد علم بالتجربة ان انحطاط الشمس عن الافق فی اول الصبح الکاذب وفی آخر الشفق ثمانی عشرة درجة[144]

---

[143] فاضل رومی، محمود بن محمد بن عمر، م840ھ، شرح چغمینی ص، 122

[144] العاملی، محمد بن حسین بھاء الدین، 1301ھ تشریح الافلاک، مخطوطہ، ص120 تا 123

نہایۃ الادراک کا حوالہ

3 : وقد علم بالتجربة ای بالآلات الصالحة لمعرفة انحطاط الکواکب ان انحطاط الشمس عند اول طلوع الصبح الکاذب وفی آخر غروب الشفق ثمانیة عشر درجة[145]

تصریح کا حوالہ

امام الدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

4 : اذ قد علم بالتجربة ان انحطاط الشمس اول الصبح الکاذب وآخر الشفق ثمانیة عشر درجة[146]

محشیٰ تصریح کا حوالہ

ابوالفضل محمد حفیظ اللہ اسی عبارت پر تبصرہ فرماتے ہیں:

5 : ان انحطاط الشمس من الافق عند اول طلوع الصبح وهو البیاض المستطیل المسمی بالکاذب وآخر غروب الشمس وهو البیاض المستدق المستطیل الذی قلما یدرك صفاءه لوقوعه فی وقت

---

[145] نہایۃ الادراک فی شرح تشریح الافلاک مخطوطہ، ص 114

[146] امام الدین بن لطف اللہ، التصریح فی شرح التشریح، ص 68

النوم ورجوع الناس الی مساکنهم للاستراحة
بخلاف اول الصبح فانه وقت استکمال الراحة
والاستعداد للمصالح فالناس ینتظرون فیه طلیقة
النهار بطلوع الفجر لینتشروا لابتغاء حوائجهم
یکون ثمانیة عشر جزء من دائرة الارتفاع[147]

معارف السنن کا حوالہ

6 : ذکر علماء الهیئة الریاضیة ان الصبح الکاذب
لیطلع حین انحطاط الشمس ثمانی عشرة درجة
والصادق حین کان خمس عشر درجة[148]

اعلاء السنن کا حوالہ

7: وقال فی الشرح: وقد عرف بالتجربة ان اول الصبح
وآخر الشفق انما یکون اذا کان انحطاط الشمس ثمانیة
عشر جزء قال المحشی: هٰذا هو المشهور ووقع فی کتب
ابی ریحان انه سبعة عشر جزا،وقیل : انه تسعة عشر
جزا وهٰذا فی ابتداء الصبح الکاذب[149]

---

[147] ایضاً ص 68 حاشیہ 5

[148] معارف السنن للشیخ محمد یوسف البنوری،ج 2 ص 28

[149] اعلاء السنن للشیخ ظفر احمد العثمانی ج 2 ص 15 ادارۃ القرآن کراچی

شرح نظام الاعرج کا حوالہ

شیخ عبدالوہاب القندہاري لکھتے ہیں:

8: قد علم بالتجربة ان انحطاط الشمس عن الافق عند اول طلوع الصبح وآخر غروب الشفق ثمانية عشر جزءففی البلاد التی تکون عروضها ثمانية واربعين ونصفا يتصل الشفق بالصبح الكاذب اذا كان الشمس فی المنقلب الصيفی[150]

مولانا عبدالحلیم لکھنویؒ اسی عبارت پر تبصرہ فرماتے ہیں:

9 : ثمانية عشر جزءً هٰذا هو المشهور ووقع فی بعض كتب ابی ريحان انه سبعة عشر جزءوقيل انه تسعة عشر جزءوهٰذا فی ابتداء الصبح الكاذب[151]

شرح بیست باب کا حوالہ

علامہ عبدالباقی لکھتے ہیں:

10 : اذا صارت الشمس قريبة من الافق بقدر ثمانية عشر جزءاً (الی) يری البياض الطويل فی جانب

[150] شرح نظام الاعرج للشیخ عبدالوہاب القندہاری مخطوطہ ص 140

[151] حاشیہ 9 شرح چغمینی ص 122 مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

المشرق هو یسمی بالصبح الکاذب کان کون الافق بعده مظلما یکذب کونه نور الشمس والمنتشر فی الافق بعده بزمان یسمی بالصبح الصادق لکونه اصدق ظهورا من الاول قیل ابتدائه حین انحطاط الشمس خمسة عشر جزءاً[152]

مولانا محمد عبید اللہ ایوبی قندہاری بیست باب کے حاشیے میں لکھتے ہیں:

11: اقول قد علمت من بیان المصنف فی ہذا الباب ان المقدار الفاصل بین طلوع الصبح الکاذب وطلوع الشمس ۱۸ درجة[153]

اسی طرح حاشیہ نمبر 1 میں ہے:

12: انه قد علم بالتجربة ان اول الصبح الکاذب انما یکون اذا کان انحطاط الشمس من الافق الشرقی ثمانیة عشر جزء

---

[152] تحفۃ اولی الالباب شرح بیست باب للعلامہ عبد الباقی الکتوازی، بحوالہ احسن الفتاویٰ ج2 ص165

[153] محقق طوسی، مولانا نصیر الدین (م672ھ) بیست باب، ص: 16 حاشیہ 3

خلاصہ کلام

بطور نمونہ چند حوالہ جات پیش کئے ہیں جس میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ 18 درجے زیر افق صبح صادق کا وقت نہیں بلکہ صبح کاذب کا وقت ہے اور یہ حوالہ جات بھی ان بزرگوں کے ہیں جو ماہرین شرع کے ساتھ ساتھ ماہرین فن بھی تھے۔

اب بھی اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں جی 18 درجے زیر افق صبح صادق کا وقت ہے تو یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے دلائل کی روشنی میں اس شخص کا یہ مؤقف ہر گز قابل تسلیم نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب